عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۱۳ • شمارہ نمبر : ۸

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

عورتوں کا

عالمی دن

بمقابلہ اسلام

بھکر کے صحافیوں کا

ختم نبوت

کے سلسلہ میں کردار

سسر نبی ﷺ • دامادِ علیؓ • خلیفہ ثانی

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

چیئرمین سینٹ جناب وسیم سجاد صاحب جواب دیں

A QUESTION TO ALL MUSLIM BRETHREN

Do you want:	Your money should be spent on making Muslims into Apostates?
Certainly your answer will be:	No.
But you are!	Unintentionally, unknowingly.
How:	In this way that some of you transact business with Qadianis. You purchase and use their products. You deal with them commercially and don't realise the harm you are doing to Islam.
Do you know:	A large part of the profit, accruing to Qadianis from your deals is deposited by them in their apostatic Centre at Rabwah.
What work this Centre does:	It makes unwary Muslims into Kafirs and Apostates.
Alas:	Your money is used against your very Deen and you are unaware.
Realise:	You are contributing towards apostacising Muslims because you buy, sell, and use the products manufactured by Qadianis.

Mark:

It's your money that is spent on Qadiani apostatic activities.

It's your money that is letting Qadianis print their literature.

It's your money that is abetting publication of Qadianis' distorted translations of Quran.

It's your money that is supporting Qadiani Rabwah Centre.

It's your money that is helping Qadiani preachers to preach Kufr in the world.

It's your money which is spent by Qadianis in spread of their heresy.

O SAVIOURS OF DEEN-E-ISLAM

Rally round the banner of your Prophet Muhammad Rasool Allah Sallal-Lah-o-Alaihe-Wa-Sallam.

Boycott all Qadiani products; don't deal in them, don't buy them, don't use them.

Cut them out at social, commercial, economic levels.

Don't attend their functions, marriages, funerals etc.

Be hostile, you, your friends and your relatives towards these enemies of your Deen for sake of Allah.

See through the fraud of these self-styled "Ahmadis".

Identify them as Kafirs, Apostates and Dualist-infidels.

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

کراچی

انٹرنیشنل

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۳ ● شمارہ نمبر ۸ ● بتاریخ ۱۳ر صفر المظفر تا ۱۹ر صفر المظفر ۱۴۱۵ھ ● بمطابق ۲۲ر جولائی تا ۲۸ر جولائی ۱۹۹۴ء

اس شمارے میں

۱۔ نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ———— ۴
۲۔ اداریہ ———— ۵
۳۔ سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ———— ۶
۴۔ عزیمت واستقامت کی شاندار مثال ———— ۷
۵۔ ام المومنین حضرت صفیہؓ بنت حیی ———— ۸
۶۔ قرآن حسابی نقطہ نظر سے ———— ۱۰
۷۔ بھکر کے صحافیوں کا ختم نبوت کے لئے کردار ———— ۱۱
۸۔ عورتوں کا عالمی دن بمقابلہ اسلام ———— ۱۲
۹۔ جہاد کی اہمیت وافادیت ———— ۱۳
۱۰۔ فتنہ قادیانیت کا پوسٹ مارٹم ———— ۱۶
۱۱۔ آپ کے مسائل اور ان کا حل ———— ۱۹
۱۲۔ اخبار ختم نبوت ———— ۲۱
۱۳۔ قادیانی قاعدہ (تیسری قسط) ———— ۲۳

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا اللہ وسایا ● مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد جمیل خان ● مولانا سعید احمد جلالپوری

مرتب
حافظ محمد حنیف ندیم

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

سرورق
خوشی محمد انصاری

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش
ایم اے جناح روڈ کراچی فون 7780337

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵ روپے
سہ ماہی ۳۵ روپے
فی پرچہ ۳ روپے

بیرون ملک چندہ
امریکہ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا ۱۳۰ ڈالر
یورپ اور افریقہ ۱۰۰ ڈالر
متحدہ عرب امارات وانڈیا ۵۰ ڈالر
چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۲۳۳
کراچی پاکستان ارسال کریں

پبلشر: عبدالرحمن باوا ○ طابع: سید شاہد حسن ○ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ○ مقام اشاعت: ۱۰۳ بزرٹا لائن کراچی

ڈاکٹر مبارک بقاپوری

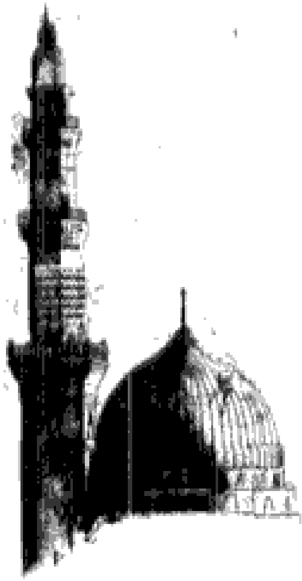

نعتِ رسولِ مقبول

کوئی پرساں نہیں ہے آج احوالِ مسلماں کا
بنایا آپ نے سردار کو تھا قوم کا خادم
یہاں سردار کا مطلب ہے دشمن قوم کی جاں کا
یہ فرمایا ہے جو کہتے ہو کرو اس پر عمل بھی خود
نہیں تنقید کا حق ہی فقط اصحاب ذی شاں کا
مجھے حاصل سکوں ہے گردشِ حالات میں بھی جو
کرم مجھ پہ نبی کا ہے مبارک فیض قرآں کا

مری آنکھوں میں چبھتا ہے یہ نظارہ بیاباں کا
بہار افزا ہو منظر پھر محمد ﷺ کے گلستاں کا
بظاہر تھا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عزم قتل مصطفیٰ لیکن
دعائے مصطفےٰ نے رخ بدل ڈالا اس انساں کا
اجاڑا جارہا ہے مصطفیٰ کا باغ یورپ میں
نہ مٹ جائے نشاں آقا وہاں اس کشت ویراں کا
نبی جلدی خبر لیں کہ رہے ہیں اپنے بیگانے

چیئرمین سینٹ جناب وسیم سجاد صاحب جواب دیں

کچھ عرصہ پہلے ایک تقریب میں جس کا اہتمام اور ہنٹ ایڈورٹائزنگ نے ہالی ڈے ان اسلام آباد میں کیا تھا' اس تقریب میں ایم اے بالاغیات اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے کرنے والے ایک طالب علم کو حمید نظامی گولڈ میڈل اور دس ہزار روپے انعام دیا گیا۔ جس کو انعام دیا گیا اس کا نام محمد محمود طاہر ہے اور یہ تقریب ۸ مئی ۱۹۹۴ء کو منعقد ہوئی۔ قادیانیوں کے اخبار الفضل لندن نے آخری صفحہ پر شائع کیا۔ اس تقریب میں انعام جناب وسیم سجاد صاحب نے دیا جو پاکستان کے ایوان بالا کے چیئرمین ہیں۔ قادیانی اخبار نے مزید تفصیل میں لکھا کہ جس طالب علم کو انعام دیا گیا وہ چودھری محمد صادق کا لڑکا ہے جو قادیانیوں کا مربی ربوہ کا رہنے والا ہے۔ معلوم نہیں کہ پاکستان کے ان بڑے حضرات کو کیا ہو گیا کہ ایک مسلمان ملک کے حکمران بن کر ان میں اسلام اور کفر کی تمیز کی تمام دیواریں ختم ہو گئی ہیں۔ جب ان کو ووٹ کی ضرورت ہوتی ہے تو ملک کی بھولی بھالی عوام کے سامنے اسلام کا نام یوں لیتے ہیں جیسے اسلام کے سب سے زیادہ یہی لوگ محب ہیں' لیکن تعلق ان لوگوں سے جو دشمن اسلام ہیں' دشمن ملک ہیں' جنہوں نے آج تک ملک کو تسلیم نہیں کیا اور ان قادیانیوں کی اسلام دشمنی اور ملک دشمنی دیکھ کر تو پاکستان کی نیشنل اسمبلی نے ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا اور ان کی سرگرمیوں پر ملک پاکستان کی حکومت نے پابندی عائد کی تھی لیکن معلوم نہیں کہ ملک پاکستان کے ایوان بالا کے چیئرمین جناب وسیم سجاد کو کیا سوجھی کہ قادیانیوں کے پروگرام میں شرکت کی اور اپنے ہاتھ سے غدار اسلام' غدار وطن مرزا غلام قادیانی کے ماننے والے کو حمید نظامی گولڈ میڈل اور دس ہزار روپے انعام دیا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان ہی کے ساتھیوں میں سے ہو۔ ہمیں کسی کو قادیانی بنانے کا شوق نہیں۔ ہمارا تو قادیانیوں سے کوئی ذاتی اختلاف نہیں' اگر جھگڑا ہے تو صرف نبی کریم ﷺ کی عزت و ناموس کا ہے کہ قادیانی نبی آخر الزمان ﷺ کے غدار ہیں۔ مسلمانوں کا شیوہ یہ ہونا چاہئے کہ کچھ ہو جائے مگر نبی کریم ﷺ کے غدار کو ہرگز برداشت نہ کرے۔ ہاں جو آدمی کہلاتا مسلمان ہو اور دیدہ دلیری کے ساتھ ان کی حمایت کرے ان کے پروگرام میں شرکت کرے تو انتہائی مجبوری سے ایسی بات کرنی پڑتی ہے حالانکہ جب وسیم سجاد کو جب چیئرمین بننے کے لئے ووٹ کی ضرورت تھی اس وقت بھی جناب مولانا فضل الرحمن کے پاس' کبھی مولانا سمیع الحق کے پاس' کبھی حافظ حسین احمد کی منت سماجت' کبھی کسی مولوی کے پاس' کبھی کسی کے پاس' کبھی جمعہ مولانا سمیع الحق کے پاس اکوڑہ خٹک میں ادا ہو رہا ہے۔ لہٰذا ہماری جناب وسیم سجاد سے دو ٹوک الفاظ میں بات ہے۔ جناب فیصلہ کریں آپ کس طرف ہیں۔ قادیانیوں کی طرف یا مسلمانوں کی طرف۔ جس طرف ہو کھل کر ہو۔ جو بات کرنے میں مزا بھی آئے اور افسوس کی بات تو یہ بھی ہے کہ ایک مسلمان کے نام کا گولڈ میڈل ایک قادیانی کو دیا جائے۔ حمید نظامی مسلمان تھے' ان کے نام کا گولڈ میڈل قادیانی کو دے کر ان کی روح کو تکلیف پہنچائی ہے بات سمجھ میں نہیں آتی۔ کہیں پاکستان کے ہائی کمشنر لندن میں قادیانیوں کے جلسہ میں شرکت کر رہے ہیں۔ کہیں جناب وسیم سجاد قادیانیوں کو انعام دے رہے ہیں۔ پھر ہم اس پر احتجاج کریں تو کہتے ہیں کہ جناب ہم بنیاد پرست نہیں اور اسلام کی آواز صحیح بلند کرنے والوں کو بنیاد پرستی کا طعنہ دیا جاتا ہے حالانکہ مسلمان ہوتا ہی وہ ہے جو بنیاد پرست ہو جو اسلام کی بنیادی نہیں مانتا اس کا اسلام سے کیا تعلق۔ آخر میں جناب وسیم سجاد سے درخواست ہے کہ جناب آپ اپنا دامن صاف کریں اور دو ٹوک الفاظ میں جواب دیں کہ اس میں کیا حکمت تھی کہ آپ نے قادیانیوں کے پروگرام میں شرکت کی۔

نیز مولانا سمیع الحق صاحب' حافظ حسین احمد صاحب' حافظ فضل احمد صاحب اور قاضی حسین احمد صاحب کی خدمت میں گزارش ہے کہ آپ جس ایوان میں موجود ہیں' اس ایوان کے چیئرمین قادیانیوں کو گولڈ میڈل دیں' افسوس کی بات ہے کہ آپ حضرات کے ہوتے ہوئے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ آپ حضرات کو فوری نوٹس لینا چاہئے۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ اس ایوان سے قادیانیوں کی سرگرمیوں پر پابندی عائد ہوتی۔ ڈش انٹینا پر پابندی عائد ہوتی۔ قادیانی ڈش انٹینا کے ذریعہ مرزا طاہر کی تقاریر سنوا کر بھولے بھالے مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں اور دوسرے مسلمانوں کو بھی مجبور کرتے ہیں کہ وہ مرزا طاہر کی تقاریر سنیں لیکن معاملہ برعکس ہے کہ بجائے ان پر پابندی ہونے کے' ان کی تقریبات میں شرکت ہو رہی ہے' ان کو انعامات دیئے جا رہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسلام کو اور ملک عزیز کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے (آمین)۔

سُسرِ نبیؐ ○ دامادِ علیؓ ○ خلیفۂ ثانی

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

ابوالرضا مجیب الرحمن ساجد

اللہ اللہ یہ مقام و مرتبہ فاروق ؓ کا
دل شہ جن و بشر کا اور ارمان عمرؓ
دیکھنے کو تیغ لے کر وہ گئے آقا کے گھر
کون کہہ سکتا تھا ساتھ آیا ہے ایمان عمرؓ

اگر ہماری نگاہیں اپنی تاریخ میں خلافت راشدہ کے زریں باب پر مرتکز ہو جائیں اور خصوصاً ہم دور فاروقی کی سعادت و برکات کا بغور مطالعہ کریں تو ہمیں یہ معلوم ہو گا کہ ۲۵ ہزار مربع میل کا مقتدر فرماں روا پھٹا پرانا لباس پہنے کبھی مسجد کی سیڑھیوں اور کبھی سایہ دیوار میں سوتا نظر آتا ہے۔ ستو یا کھجور کھا کر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے۔ اپنا ہو یا پرایا، گورنر ہو یا مزدور کسی سے کوئی رعایت نہیں کرتا۔ عمال کا باریک کپڑا پہنے چھنا ہوا آٹا کھانے، ترکی گھوڑے پر سوار ہونے اور رہائش گاہ کے سامنے حاجت رکھنے کی اجازت نہیں دیتا۔

کبھی وہ فاقہ زدہ کنبہ کے لئے رات کے وقت اپنی پیٹھ پر غذائی سامان کا بورا اٹھائے لئے جا رہے ہیں، کبھی وہ مدینہ کے نواح میں خیمہ زن مسافروں کا خود پہرہ دے رہے ہیں، کبھی وہ ایک بدو عورت کو مرحلہ زچگی میں مدد دینے کے لئے اپنی زوجہ محترمہ کو لے کر شہر سے باہر پہنچتے ہیں۔ کبھی رات کو گشت کرتے ہوئے ایک نوجوان عورت کے اشعار سن کر یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ مسلمان مجاہدین کو زیادہ مدت تک گھر سے الگ نہیں رہنا چاہئے بلکہ ہر چار ماہ بعد رخصت پر آنا چاہئے کبھی وہ قلم و دوات لے کر مجاہدین کے گھروں کے چکر لگاتے ہیں اور ایک ایک دروازہ پر جا کر اہل خانہ کو پکارتے ہیں کہ آؤ اپنے آدمیوں کے نام خط لکھوا لو۔ سرکاری ہرکارہ میدان جنگ کی طرف جا رہا ہے۔

سیرت فاروق اعظمؓ خود آپ ہی کی زبانی ملاحظہ فرمائیں آپ کا ایک خطبہ اور سب سے پہلا خطبہ جو خطبہ خلافت کے نام سے مشہور ہے اس میں آپ فرماتے ہیں "اے لوگو! میں تمہی میں سے ایک ہوں، اگر میں خلیفہ رسول (حضرت ابوبکر صدیقؓ) کی حکم عدولی کر سکتا تو بار خلافت کبھی نہ اٹھاتا۔ یا اللہ! میں سخت ہوں مجھے نرم کر، کمزور ہوں قوت دے۔ بخیل ہوں سخی بنا، اللہ نے میرے دو رفقاء (حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبرؓ) کو اٹھا کر اور مجھے باقی چھوڑ کر میرے ساتھ تمہیں اور تمہارے ساتھ مجھے امتحان آزمائش میں ڈال دیا ہے۔ خدا کی قسم میں (ماتحت انا سباب) تمہاری ہر مشکل تکلیف کو دور کرنے کی کوشش تادم کروں اور دیانت و امانت کو کسی صورت ہاتھ سے نہیں جانے دوں گا تمہارا ہر کمزور آدمی میرے نزدیک اس وقت تک قوی ہو گا جب تک میں اسے اس کا حق نہ دلا دوں اور ہر طاقت ور اس وقت تک کمزور رہے گا جب تک میں اس سے حق نہ وصول کر لوں گا۔ (طبقات ج ۳ صفحہ ۲۷)

ایک اور خطبہ میں حضرت فاروق اعظمؓ نے گورنروں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ "میں نے انہیں (شہروں کے حکام کو) صرف اس لئے بھیجا ہے کہ وہ لوگوں کو دین سکھائیں ان کے عطیات ان میں تقسیم کریں اور ان کے درمیان معاملات کا تصفیہ کریں۔" اس سے یہ نہ سمجھ لینا چاہئے کہ فاروق اعظمؓ نے اپنے دور خلافت میں صرف مسلمانوں اور اپنے ہم مذہب رعایا کے ساتھ حسن سلوک روا رکھا ہوا تھا اور صرف ان کی دیکھ بھال کا انتظام فرمایا تھا اور باقی غیر مسلم اقوام کے ساتھ ان کا سلوک درست نہیں تھا نہیں بالکل نہیں! بلکہ ان کی سیرت ہمیں یہ بتاتی ہے کہ غیر مسلموں کے ساتھ حسن سلوک کے علاوہ ان کے لئے آپ نے وظائف مقرر فرمائے اور ان کے ساتھ خصوصی رعایت برتی جاتی تھی اس کی تائید میں عمر بن نافع کا ایک بیان بروایت ابوبکر (ابن ابی تحافہ نہیں) ملاحظہ فرمائیں۔

"عمر بن خطابؓ کا گزر کسی دروازے کے سامنے سے ہوا جہاں ایک سائل بھیک مانگ رہا تھا یہ ایک بوڑھا آدمی تھا جس کی بصارت زائل ہو چکی تھی آپ نے پیچھے سے اس کے بدن کو ٹھوکا اور اس سے پوچھا کہ تم کس مذہب کے اہل کتاب ہو؟ اس نے جواب دیا کہ میں یہودی ہوں۔ آپ نے پوچھا تمہیں کس چیز نے ایسا کرنے پر مجبور کیا؟ اس نے جواب دیا کہ میں بڑھاپے، حاجت مندی اور جزیے کے باعث بھیک مانگ رہا ہوں حضرت عمرؓ اسے لا کر کچھ دیا۔ پھر آپ نے بیت المال کے خازن کو بلوایا اور ان سے کہا کہ اس کا اور اس جیسے دوسرے افراد کا خیال رکھو کیونکہ یہ بات انصاف سے بعید ہے کہ ان کی جوانی میں ہم ان سے (جزیہ وصول کر کے) کھائیں اور بڑھاپا آئے تو انہیں بے سہارا چھوڑ دیں عمر بن نافع کی اس روایت کے علاوہ تاریخ ہمیں یہ بھی بتاتی ہے کہ یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ کوئی ذمی اس قدر مقروض ہے کہ اس کے پورے مال پر حاوی ہے تو اس کا جزیہ معاف کر دیتے اس کے علاوہ آپ کے اہل حاجت کی مدد اور مسافروں کی تواضع کے لئے ایک دارالدقیق (آٹا، ستو، کھجور، روغن زیتون اور دوسری اشیاء کا سرکاری اسٹور) بنوایا مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کو ملانے والی شاہراہ پر مسلمانوں کے لئے کھانے پینے اور آرام کے سلسلے میں انتظام فرمایا۔ تباہی اور مصیبت کے مواقع کسی حکمران کے ایمان و کردار کو جانچنے اور اس کی بات حکمت و بصیرت اور اس کی عوام سے محبت کو جانچنے کے لئے بہترین کسوٹی ہوتے ہیں حقیقی بات ہے کہ ایسے مواقع سیدنا حضرت عمر فاروقؓ پر بھی آئے مگر اس وقت اس گلیم پوش، فاتح، عادل، قانون ساز، رعایا پرور، زاہد، صاحب تدبیر اور ایک عظیم عاشق رسول سیاست دان نے ہمارے لئے اپنے ایمان و کردار اور حکمت و بصیرت کے مثالی نقوش چھوڑے ہیں مثال کے طور پر ۱۸ھ کا واقعہ لیجئے مدینہ میں حجاز میں ایک ایسا سخت قحط پڑا جو نو ماہ تک جاری رہا۔ قحط اتنا شدید تھا کہ مویشی ہلاک ہو گئے، انسانی اموات بھی ہوئیں بھوک کے مارے ہوئے جنگلی جانور بھی انسانوں کے پاس آ جاتے۔ لوگ بھی بکری ذبح کرتے تو اس کے شدید دبلے پن کی وجہ کھا نہ سکتے بلکہ ہڈیوں کا سفوف بنا کر کھا گئے اور چوہوں کے بل کھود کھود کر غذا حاصل کرتے مگر قابل رشک ہیں وہ تدابیر جو حضرت عمرؓ نے قحط سے عہدہ برا ہونے کے لئے اختیار کیں لیجئے آپ بھی ملاحظہ فرمالیں۔

۱۔ جو کچھ بیت المال میں تھا فقراء اور مساکین میں تقسیم کر دیا۔
۲۔ دیار و امصار کے عمال و حکام کو فرمان صادر کیا کہ جس قدر غلہ حاصل ہو سکے خرید کر مدینہ طیبہ روانہ کر دیں۔
۳۔ غلے کے تاجروں کو غلے کا ذخیرہ کرنے سے روک دیا۔
۴۔ اپنے اوپر پابندی لگا کر جب تک قحط دور نہ ہو گوشت، روغن، زیتون اور دودھ کا استعمال نہیں کریں گے۔

اور ان تدابیر کے علاوہ خدا کے حضور رو رو کر توبہ کرتے اور تمام مسلمانوں کو تلقین کرتے کہ وہ خدا کی گرفت پر رجوع الی اللہ کریں۔ استغفار کریں، ترک گناہ کریں اور قحط سے نجات کی دعا کریں۔

آج ہم جس طاغوتی ماحول میں اپنی زندگی کے بقیہ ایام پورے کر رہے ہیں اس نے انسانیت کو باطل افکار کی تاریک فصیلوں میں محصور کر کے اس کے گرد اخلاقی ظلمتیں جمع کر رکھی ہیں۔ ہماری آنکھیں نور کی ایک کرن

پروفیسر سید محمد اجتبا ندوی

عزیمت و استقامت کی شاندار مثال

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ

خلیفہ راشد عمر بن عبدالعزیزؒ خلیفہ سلیمان ابن عبدالملک کی تدفین سے فارغ ہوئے تو بے حد تکان، غم اور بوجھ محسوس کیا، کئی راتوں سے جاگے ہونے اور مختلف مسائل کے علاوہ اچانک بار خلافت کے کندھوں پر آپڑنے کی وجہ سے فکر و غم میں اضافہ ہو گیا تھا، خطبہ خلافت ارشاد فرمانے کے بعد گھر کا رخ کیا اور بستر پر ٹیک لگانے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ ان کے صاحبزادے عبدالملک حاضر ہوئے اس وقت ان کی عمر سترہ برس کی تھی، عرض کیا "امیر المومنین کیا کرنے کا ارادہ ہے" فرمایا "بیٹے! ہلکی سی نیند لینا چاہتا ہوں، جسم بہت نڈھال ہو چکا ہے" عرض کیا "امیر المومنین! کیا آپ لوگوں کے دکھ درد دور کئے بغیر سونا چاہتے ہیں؟" فرمایا "بیٹے! تمہارے چچا سلیمان کے ساتھ وفات کی وجہ سے میں کل پوری رات جاگتا رہا ہوں، بس ظہر کی نماز پڑھ کر انشا اللہ لوگوں کے معاملات کے فیصلے کے لئے بیٹھ جاؤں گا" عرض کیا "امیر المومنین! کیا آپ کو اس کا یقین ہے کہ نماز ظہر تک آپ زندہ رہیں گے؟" بیٹے کا یہ جملہ سنتے ہی عمر بن عبدالعزیزؒ کا عزم و حوصلہ جاگ اٹھا اور آنکھوں سے نیند اڑ گئی، جسم میں تازگی اور قویٰ میں توانائی پیدا ہو گئی فرمایا "بیٹے قریب آؤ" عبدالملک جب قریب ہوئے تو ان کو سینے سے لگایا اور پیشانی کو چوما اور فرمایا "خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے ایسا فرزند عطا فرمایا کہ جو میرے دین کے بارے میں میرا مددگار ثابت ہوا" اس کے بعد باہر نکلے اور حکم دیا کہ مظلوموں اور حاجت مندوں کو بلایا جائے تاکہ وہ اپنے مسائل اور ضرورت مندوں کو پیش کریں۔

امیر المومنین عمر بن عبدالعزیزؒ کے متعدد بچے تھے اور سبھی نیکی، صلاح، تقویٰ اور زہد و ورع میں اعلیٰ و امتیازی مقام رکھتے تھے، لیکن ان کے صاحبزادہ عبدالملک کی بات ہی اور تھی وہ جگمگاتا ہوا تارہ اور آفتاب و ماہتاب تھا۔ کم سنی کے باوجود عقل و فہم اور علم و ادب میں بڑا اعلیٰ مقام رکھتے تھے بچپن ہی سے عبادت و طاعت الٰہی کا ذوق و شوق تھا اور تقویٰ و خوف الٰہی میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے بے حد مشابہ تھے ان کے چچا زاد بھائی عاصم کا بیان ہے کہ ایک بار میں دمشق آیا اور اپنے عم زاد عبدالملک کا مہمان ہوا وہ کنوارے تھے اور اکیلے رہتے تھے ہم عشاء کی نماز پڑھ کر اپنے اپنے بستروں پر لیٹ گئے عبدالملک نے شمع گل کر دی اور ہم گہری نیند میں ڈوب گئے، آدھی رات کو میری نیند کھلی تو دیکھا کہ اندھیرے میں عبدالملک نماز پڑھ رہے ہیں اور ان کی زبان پر یہ آیت تھی

افرءیت ان متعنٰھم سنین ثم جاءھم ما کانوا یوعدون ما اغنیٰ عنھم ما کانوا یمتعون

اس آیت کو بار بار دہرا رہے تھے اور رو رہے تھے جس سے میرا دل لرز اٹھا اور خیال ہوا کہ کہیں اس آہ و بکا سے انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچ جائے اس لئے میں نے بلند آواز سے کہا "لا الٰہ الا اللہ والحمد للہ" اور اس انداز سے یہ الفاظ ادا کئے گویا میں نیند سے بیدار ہوا ہوں جب انہوں نے میری آواز سنی تو خاموش ہو گئے اور پھر کوئی آہٹ محسوس نہیں کی، امیر المومنین عمر بن عبدالعزیزؒ نے خلافت کی ذمہ داری سنبھالنے کے بعد شام کے علماء و فقہا سے ملاقات کر کے ان سے کہا کہ میں آپ لوگوں سے ان جائیدادوں اور مال و دولت کے بارے میں مشورہ چاہتا ہوں جو میرے اہل خاندان نے ظلم و زور سے حاصل کر لیا ہے ان لوگوں نے جواب دیا کہ امیر المومنین! یہ معاملہ تو آپ کے زمانہ میں پیش آیا نہیں، اس کی ذمہ داری تو ان لوگوں پر ہے جنہوں نے ظلم و جور کیا ہے امیر المومنین کو اس جواب سے تشفی نہیں ہوئی ایک عالم جو ان دوسرے علماء کی رائے سے متفق نہیں تھے انہوں نے کہا کہ امیر المومنین! آپ عبدالملک کو بلا بھیجیں وہ ان جمع ہونے والے علماء سے کم علم و فہم نہیں رکھتے، چنانچہ جب عبدالملک حاضر ہوئے تو ان سے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے کہا کہ تم ان مال و زر کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو جو ہمارے عم زادوں نے ظالمانہ طور پر اپنے قبضہ میں کر لیا ہے اور وہ لوگ اس کا مطالبہ کر رہے ہیں حالانکہ ہمیں معلوم ہو چکا ہے کہ ان کے اصل مالکان کون لوگ ہیں، عبدالملک نے جواب دیا کہ جب آپ کو مالکان کے بارے میں علم ہو چکا ہے تو پھر وہ تمام جائیدادیں اور مال و زر ان کو واپس کر دیں اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو پھر اس ظلم میں برابر کے شریک ہوں گے اس جواب میں سے امیر المومنین عمرؓ کا چہرہ کھل اٹھا اور انہیں اطمینان حاصل ہو گیا۔

امیر المومنین عمر بن عبدالعزیزؒ نے ان صاحبزادہ عبدالملک کو مال و دولت، جاہ و حشم اور حکمرانی و سلطنت سے نہ کوئی دلچسپی تھی اور نہ سروکار، انہوں نے اس بات کو پسند کی کہ وہ سرحدی علاقہ میں قیام کر کے دعوت و تبلیغ اور جہاد کا مبارک کام انجام دیں، دمشق کے آرام و راحت اور عیش و عشرت کی زندگی کو چھوڑ کر جب وہ روانہ ہو گئے تو ان کے والد امیر المومنین عمرؓ کو اس کی فکر ہوئی کہ کہیں وہ دوسری فضاء میں رہ کر شیطانی فریب کے شکار نہ ہو جائیں تو ان کی برابر نگہداشت کرتے رہتے اور آزماتے رہتے، نصیحت و ہدایت دیتے رہتے تھے ان کے وزیر قاضی اور مشیر کار میمون بن مہران کا بیان ہے کہ ایک دن میں حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ وہ اپنے صاحبزادہ عبدالملک کو ایک نصیحت آمیز خط لکھ رہے ہیں اس میں انہوں نے کبر و غرور خود پسندی اور شیطانی مکر و فریب سے بچنے کی شدید الفاظ میں تلقین کی، پھر مجھے مخاطب کر کے کہا کہ میرا بیٹا عبدالملک مجھے بے حد پسندیدہ ہے مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں میں اس کی محبت میں اس کے اصل حالات سے بے خبر نہ ہو جاؤں اور میں بھی اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جاؤں اور میں بھی اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جاؤں جس میں اور دوسرے باپ مبتلا ہو جایا کرتے ہیں تو تم ایسا کرو کہ اس کے پاس جا کر اس کے حالات کا بطور جائزہ لو، کہیں اس میں کبر و غرور اور فخر تو پیدا نہیں ہو گیا ہے وہ ابھی کمسن بچہ ہے مجھے اس کے بارے میں شیطانی چالوں سے ڈر لگتا ہے میمون نے کہا کہ میں عبدالملک کے پاس پہنچا تو انہیں ایک نو عمر نوجوان پایا، خوبصورت، شریف اور نہایت درجہ متواضع اور منکسر المزاج بالوں کے ایک سفید بستر پر بیٹھے ہوئے تھے میرا خیر مقدم کیا اور کہا کہ میں نے آپ کے بارے میں والد سے تعریف اور اچھے الفاظ سنے ہیں مجھے توقع ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعہ بڑا نفع پہنچائے گا میں نے ان سے پوچھا کہ کیا حال ہے؟ کہا خدا کا شکر ہے میں اچھا اور بہتر حال میں ہوں بس صرف اس کا دھڑکا لگا رہتا ہے کہ میرے والد کو مجھ سے بڑا حسن ظن پیدا ہو گیا ہے حالانکہ مجھ میں وہ خوبیاں نہیں ہیں جن کے بارے میں ان کا خیال ہے مجھے خوف ہے کہ کہیں ان کی محبت میری تربیت اور میرے حالات سے صحیح واقفیت میں حائل نہ ہو جائے اور میں ان کے لئے مصیبت اور آزمائش بن جاؤں، میمون کہتے ہیں کہ مجھے دونوں کے یکساں خیال سے حیرت ہوئی میں نے عبدالملک سے ان کے ذریعہ معاش کے بارے میں پوچھا تو بتایا کہ میں نے ایک زمین ایک ایسے شخص سے خریدی ہے جسے وراثت میں حاصل ہوئی تھی اور اسے اس کی قیمت پاک مال سے ادا کی میں اس زمین کی پیداوار سے گزر بسر کرتا ہوں اور مسلمانوں کے مال غنیمت وغیرہ سے بے نیاز ہو گیا ہوں۔ میمون کا بیان ہے کہ میں نے ان جیسے باپ بیٹے کہیں اور کبھی نہیں دیکھے، خدا تعالیٰ دونوں سے راضی ہو۔

اُمّ المومنین حضرت صفیہؓ بنتِ حیی

صفیہ نام تھا اور حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد سے تھیں۔ سلسلہ نسب یہ ہے۔

صفیہؓ بنت حیی بن اخطب بن سعید بن عامر بن عبید بن خزرج بن ابی حبیب بن نضیر بن نحام بن ینخوم

ماں کا نام برہ (یا ضرہ) تھا جو بنو قریظہ کے ایک نامور سردار سموئیل کی بیٹی تھیں۔ زرقانیؒ کا بیان ہے کہ حضرت صفیہؓ کا اصل نام زینب تھا' عرب میں مال غنیمت کا جو حصہ فاتح سردار کے حصہ میں آئے وہ صفیہ کہلاتا ہے۔ چونکہ وہ غزوہ خیبر کے بعد سرور عالمؐ کے عقد نکاح میں آئیں اس لئے صفیہ کے نام سے مشہور ہوئیں لیکن یہ روایت چنداں معتبر نہیں کیونکہ عرب میں صفیہ نام کی اور بھی بہت سی خواتین تھیں۔ خود حضورؐ کی پھوپھی کا نام صفیہؓ تھا۔

حضرت صفیہؓ کا باپ حیی بن اخطب یہودیوں کے نامور قبیلہ بنو نضیر کا سردار تھا۔ حیی نبی کی اولاد ہونے کی وجہ سے اپنی قوم میں بے حد معزز و محترم تھا اور تمام قوم اس کی وجاہت کے آگے سر جھکاتی تھی۔

چودہ برس کی عمر میں حضرت صفیہؓ کی شادی ایک مشہور اور نامور شہسوار اسلام بن مشکم القرظی سے ہوئی لیکن دونوں میاں بیوی میں بن نہ آئی نتیجتاً سلام بن مشکم نے طلاق دے دی۔ اس طلاق کے بعد حیی بن اخطب نے ان کا نکاح بنی قریظہ کے ایک مقتدر سردار کنانہ بن ابی الحقیق سے کردیا۔ وہ خیبر کے رئیس ابو رافع کا بھتیجا تھا اور خیبر کے قلعہ القموص کا حاکم تھا۔

اوائل ۷ ہجری میں "نبی اکرمؐ نے یہودیوں کی روز روز کی شرارتوں کا قلع قمع کرنے کے لئے ان کے مرکز خیبر پر چڑھائی کی۔ خیبر مدینہ کے شمال مغرب میں ایک نہایت زرخیز مقام تھا۔ جہاں یہودیوں نے چند نہایت مضبوط قلعے بنا رکھے تھے۔ ان کا ارادہ تھا کہ وہ مدینہ پر قبضہ کر کے اسلام کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکیں' چنانچہ اس مقصد کے لئے وہ مدت سے لشکر اور آلات حرب و ضرب جمع کر رہے تھے' اپنی تیاری مکمل کر لینے کے بعد انہوں نے دو اور قبائل بنو غطفان اور بنی اسد کو بھی اس وعدہ پر اپنے ساتھ ملا لیا کہ مدینہ کی فتح کے بعد نصف نخلستان انہیں دے دیا جائے گا۔

جب نبی کریمؐ کو یہودیوں کی اس تیاری کا علم ہوا تو آپؐ نے حضرت سباع بن عرفطہ غفاری کو مدینہ کا حاکم مقرر کیا اور خود چودہ سو صحابہؓ کے ہمراہ خیبر کی طرف روانہ ہوئے۔ منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی نے مسلمانوں کی روانگی کی اطلاع یہودیوں کو دے دی۔ چنانچہ وہ مقابلے کے لئے تیار ہو کر کھلے میدان میں نکل آئے۔ ان کا خیال تھا کہ مسلمانوں کو خیبر پہنچنے میں کافی دن لگیں گے' لیکن اسلامی لشکر نے حضور اکرمؐ کی زیر قیادت نہایت تیزی سے مسافت طے کی اور دن رات سفر کرتے ہوئے ایک دن صبح کے وقت خیبر کے نواح میں پہنچ گیا۔ انہیں دیکھ کر یہودی ششدر رہ گئے۔ ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ مسلمان اتنی جلدی آ پہنچیں گے۔ کھلے میدان میں لڑنا انہوں نے مناسب نہ سمجھا اور قلعہ بند ہو کر مسلمانوں پر تیر اور پتھر برسانے لگے۔ مجاہدین اسلام نے نہایت پامردی سے تیروں اور پتھروں کی بوچھاڑ کا مقابلہ کیا اور جانبازانہ لڑتے ہوئے یہودیوں کے تین قلعوں پر قابض ہو گئے۔ یہودیوں کا سب سے مضبوط قلعہ القموص تھا۔ کئی دن گزر گئے لیکن سرتوڑ کوششوں کے باوجود یہ قلعہ فتح نہ ہوا۔ آخر ایک دن حضورؐ نے حضرت علی کرم اللہ وجہ کو بلا بھیجا۔ وہ آشوب چشم کے عارضہ میں مبتلا تھا' لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب دہن کی برکت اور دعا سے انہیں صحت ہو گئی۔ پھر حضورؐ نے علم دے کر انہیں القموص کی تسخیر پر مامور فرمایا۔ القموص کا دفاع مرحب اور حارث دو یہودی سردار کر رہے تھے۔ وہ نامور جنگجو تھے اور ان کی قوت اور شجاعت کے زمانے بھر میں دھوم تھی۔ سب سے پہلے حارث حضرت علی کرم اللہ وجہ کے سامنے آیا اور فنون جنگ میں اپنی بے مثال مہارت کے باوجود ذوالفقار حیدرؓ کا شکار ہو گیا۔ اس کے بعد اس کا بھائی مرحب غضبناک ہو کر حضرت علی کرم اللہ وجہ پر جھپٹا' لیکن اس کا حشر بھی اپنے بھائی جیسا ہوا۔ حیدر کرارؓ کی اس عدیم النظیر بہادری سے مسلمانوں میں بے پناہ جوش پیدا ہوا اور انہوں نے تکبیر کے فلک شگاف نعرے لگاتے ہوئے پوری قوت سے یہودیوں پر حملہ کیا۔ یہودی سراسیمہ ہو کر قلعہ کے اندر گھس گئے۔ حیدر کرارؓ نے جوش شجاعت میں قلعہ القموص کے پھاٹک کو زور سے ہلایا اور پھر اسے اکھاڑ کر پرے پھینک دیا۔ اب مسلمان قلعہ کے اندر گھس گئے اور یہودیوں کو اپنی تلواروں پر رکھ لیا۔ انہوں نے بہت جلد ہتھیار پھینک دیئے اور عاجزی کے ساتھ صلح کے طالب ہوئے رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر رحم فرمایا اور اس شرط پر صلح کر لی کہ زمین انہی کے پاس رہے۔ البتہ پیداوار کا نصف حصہ وہ مسلمانوں کو دیں گے۔

جنگ خیبر میں ۹۳ یہودی مارے گئے اور ۱۵ مسلمان شہید ہوئے یہ لڑائی یہودیوں کے لئے نہایت تباہ کن ثابت ہوئی ان کے کئی نامور بہادر سردار اس لڑائی میں مارے گئے حضرت صفیہؓ کے خاندان کے سارے افراد میدان جنگ میں کام آئے یا جنگی قیدی بنا لئے گئے مقتولوں میں ان کے باپ بھائی اور شوہر بھی تھے اس طرح وہ نہایت قابل رحم حالت میں تھیں۔

جنگ کے بعد تمام قیدی اور مال غنیمت ایک جگہ جمع کئے گئے۔ سیدنا بلال حبشیؓ حضرت صفیہؓ اور ان کے رشتہ کی ایک بہن کو پکڑ لائے راستے میں یہودی مقتولین کی لاشیں خاک و خون میں لتھڑی پڑی تھیں ان میں حضرت صفیہؓ کے محبوب والد بھائی اور شوہر کی لاشیں بھی تھیں اور خاندان کے بعد دوسرے بزرگ بھی کٹے پڑے تھے حضرت صفیہؓ نے حسرت سے ان لاشوں پر نظر ڈالی اور چپ کی چپ رہ گئیں البتہ ان کی ساتھی بہن بے قابو ہو گئیں اور نہایت شدت سے گریہ و زاری اور سینہ کوبی شروع کر دی جب حضرت بلالؓ نے انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تو سرکار دو عالمؐ اس عورت کے گریہ و زاری سے متاثر ہوئے بی بی صفیہؓ تو خاموشی سے ایک طرف بیٹھ گئیں اور اس عورت کو حضورؐ نے دوسری طرف لے جانے کا حکم دیا اور پھر بلالؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا "بلال تمہارے دل میں رحم نہیں ہے کہ ان عورتوں کو اس راستے سے لائے جہاں ان کے باپ اور بھائی خاک و خون میں لتھڑے پڑے ہیں" جب مال غنیمت کی تقسیم ہونے لگی تو حضرت دحیہؓ کلبی نے حضرت صفیہؓ کو اپنے لئے پسند فرمایا چونکہ وہ تمام اسیران جنگ میں ذی وقعت تھیں اس لئے بعض صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! صفیہ بنی قریظہ اور بنو نضیر کی رئیسہ ہے خاندانی وقار اس کے بشرے سے عیاں ہے وہ ہمارے سردار (یعنی سرکار دو عالمؐ) کے لئے موزوں ہے" حضورؐ نے یہ مشورہ قبول فرما لیا۔ دحیہ کلبیؓ کو دوسری لونڈی عطا فرما کر حضرت صفیہؓ کو آزاد کر دیا اور انہیں یہ اختیار دیا کہ چاہے وہ اپنے گھر چلی جائیں یا پسند کریں تو آپؐ کے نکاح میں آ جائیں۔

حضرت صفیہؓ نے حضورؐ کے نکاح میں آنا پسند کیا اور ان کے حسب منشا حضورؐ نے ان سے نکاح کر لیا صہبا کے مقام پر رسم عروسی ادا کی گئی اور وہیں دعوت ولیمہ بھی ہوئی صہبا سے چلتے وقت حضورؐ نے انہیں خود اپنے اونٹ پر سوار فرمایا اور خود اپنی عبا سے ان پر پردہ کیا حضرت صفیہؓ کی عمر اس وقت سترہ برس کی تھی اس نکاح کے بعد یہودی پھر مسلمانوں کے خلاف کسی لڑائی میں شریک نہیں ہوئے مدینہ

پہنچ کر حضرت صفیہؓ کو حضورؐ نے حضرت حارثؓ بن نعمان انصاری کے مکان پر اتارا۔ ان کے حسن و جمال کا شہرہ سن کر انصار کی عورتیں اور دوسری ازواج مطہراتؓ انہیں دیکھنے آئیں جب دیکھ کر جانے لگیں تو حضورؐ ان کے پیچھے چلے اور حضرت عائشہؓ صدیقہ سے پوچھا "عائشہؓ تم نے اس کو کیسا پایا؟" جواب دیا "یہودیہ ہے۔" حضورؐ نے فرمایا "یہ نہ کہو وہ مسلمان ہو گئی اور اس کا اسلام اچھا اور بہتر ہے۔" حضرت صفیہؓ کے چہرے پر چند ابھرے ہوئے نشانات تھے حضورؐ نے ان سے پوچھا کہ یہ کیسے نشانات ہیں حضرت صفیہؓ نے عرض کیا کہ "میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ آسمان سے چاند ٹوٹا اور میری گود میں آن گرا میں نے یہ خواب اپنے باپ کو سنایا جس سے وہ سخت غضب ناک ہوا اور اتنے زور سے میرے منہ پر تھپڑ مارا کہ چہرے پر اس کی انگلیوں کے نشانات ابھر آئے۔ پھر اس نے کہا کہ کیا تو ملکہ عرب بننے کے خواب دیکھتی ہے؟"

حضرت صفیہؓ نہایت حلیم الطبع، خلیق، کشادہ دل، سیر چشم اور صابر تھیں جب وہ ام المومنین کی حیثیت سے مدینہ تشریف لائیں اور حضرت فاطمۃ الزہراؓ انہیں دیکھنے آئیں تو انہوں نے اپنے بیش قیمت طلائی جھمکے اپنے کانوں سے اتار کر حضرت فاطمۃ الزہراؓ کو دے دیئے اور ان کے ساتھی خواتین کو بھی کوئی نہ کوئی زیور دیا۔ حضورؐ انہیں بہت عزیز رکھتے تھے اور ان کی دل جوئی کا بہت خیال رکھتے تھے ایک بار سفر میں ازواجؓ ساتھ تھیں اتفاق سے حضرت صفیہؓ کا اونٹ بیمار ہو گیا وہ بہت غمگین اور پریشان ہوئیں حضورؐ نے خود تشریف لا کر ان کے دل جوئی کی اور حضرت زینبؓ بنت جحش سے فرمایا "زینب تم صفیہؓ کو ایک اونٹ دے دو۔" حضرت زینبؓ بہت سخی اور بامروت تھیں لیکن نامعلوم کیوں ان کی زبان سے نکل گیا۔ "یا رسول اللہ کیا میں اس یہودیہ کو اپنا اونٹ دے دوں۔" یہ کلمہ رسول کرم صلی اللہ علیہ و سلم کو پسند نہ آیا اور آپؐ نے کچھ عرصہ تک حضرت زینبؓ سے کلام تک نہ کیا۔ پھر حضرت عائشہؓ نے بمشکل ان کا قصور معاف کرایا۔ حضرت زینبؓ بن جحش کا بیان ہے کہ "رسول اللہؐ کی خفگی نے مجھے قریب قریب ناامید کر دیا اور میں نے عہد کر لیا کہ آئندہ کبھی ایسی بات نہ کہوں گی۔" قبول اسلام کے بعد یہودیت کا طعن حضرت صفیہؓ کے لئے بڑی دلآزاری کا موجب ہوتا تھا لیکن وہ نہایت صبر و تحمل سے کام لیتی تھیں اور کبھی کسی کو سخت جواب نہ دیتی تھیں ایک بار "نبی کرم صلی اللہ علیہ و سلم تشریف لائے تو حضرت صفیہؓ رو رہی تھیں وجہ دریافت کی تو کہا "عائشہؓ اور زینبؓ کہتی ہیں کہ ہم تمام ازواج میں افضل ہیں کیونکہ بیوی ہونے کے علاوہ ہم حضورؐ کے قرابت دار بھی ہیں لیکن تم یہودن ہو۔" حضرتؐ نے حضرت صفیہؓ کی دلجوئی کے لئے فرمایا۔ "اگر عائشہؓ اور زینبؓ کہتی ہیں کہ ان کا خاندان نبوت سے تعلق ہے تو تم نے کیوں نہ کہہ دیا کہ میرے باپ ہارونؑ اور چچا موسیٰؑ اور میرے شوہر محمدؐ ہیں۔" ایک دفعہ کسی بات پر حضورؐ حضرت صفیہؓ سے ناخوش ہو گئے۔ حضرت صفیہؓ حضرت عائشہؓ کے پاس گئیں اور کہا "آپ جانتی ہیں کہ میں اپنی باری کسی چیز کے معاوضہ میں نہیں دے سکتی لیکن اگر آپ سرور دو عالم کو مجھ سے راضی کر دیں تو میں اپنی باری کا دن آپ کو دیتی ہوں۔"

حضرت عائشہؓ اس کام کے لئے تیار ہو گئیں اور زعفران کی رنگی ہوئی ایک اوڑھنی لے کر اس پر پانی چھڑکا تاکہ اس کی خوشبو مہک جائے اس کے بعد حضورؐ کی خدمت میں تشریف لے گئیں آپؐ نے فرمایا "عائشہ یہ تمہاری باری کا دن نہیں۔" بولیں "یہ خدا کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔" پھر تمام واقعہ حضورؐ کو سنایا اور حضورؐ حضرت صفیہؓ سے راضی ہو گئے۔ حضرت صفیہؓ کو سرور دو عالم صلی اللہ علیہ و سلم سے بے حد محبت تھی۔ حضورؐ کے مرض الموت میں تمام ازواج مطہراتؓ حضورؐ کی عیادت کے لئے حضرت عائشہؓ کے حجرے میں تشریف لائیں حضرت صفیہؓ نے حضورؐ کو بے چین دیکھا تو عرض کیا "یا رسول اللہ کاش آپؐ کی بیماری مجھے ہو جاتی" دوسری ازواجؓ نے ان کی طرف دیکھا تو حضورؐ نے فرمایا "اللہ وہ سچی ہے۔" یعنی ان کا اظہار عقیدت نمائشی نہیں بلکہ سچے دل سے وہ یہی چاہتی ہیں۔ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ میں نے کوئی عورت صفیہؓ سے اچھا کھانا پکانے والی نہیں دیکھی۔

حضرت عمر فاروقؓ کے زمانہ خلافت میں حضرت صفیہؓ کی ایک لونڈی نے امیر المومنین سے شکایت کی کہ ام المومنینؓ میں ابھی تک یہودیت کی بو پائی جاتی ہے۔ کیونکہ وہ اب بھی ہفتہ (سبت) کو اچھا سمجھتی ہیں اور یہودیوں سے دلی لگاؤ رکھتی ہیں۔ حضرت عمرؓ تحقیق احوال کے لئے خود ام المومنین صفیہؓ کے پاس تشریف لے گئے۔ انہوں نے جواب دیا۔ "جب سے خدا نے مجھے سبت (ہفتہ) کے بدلے جمعہ عنایت فرمایا تو ہفتہ کو دوست رکھنے کی ضرورت نہیں رہی ہاں یہودیوں سے بیشک مجھے لگاؤ ہے کہ وہ میرے قرابت دار ہیں اور مجھے صلہ رحم کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔" حضرت عمرؓ ام المومنینؓ کی حق گوئی سے بہت خوش ہوئے اور واپس تشریف لے گئے۔

اس کے بعد حضرت صفیہؓ نے لونڈی کو بلا کر پوچھا "تجھے امیر المومنین کے پاس میری شکایت کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا۔" اس نے کہا "مجھے شیطان نے بہکایا تھا۔" ام المومنین نے فرمایا "جا میں نے تجھے راہ خدا میں آزاد کیا" علم و فضل میں بھی حضرت صفیہؓ کا مرتبہ بہت بلند تھا کوفہ کی عورتیں اکثر ان کے پاس مسائل دریافت کرنے آتی تھیں۔ امام زین العابدینؒ، اسحاق بن عبد اللہؒ، یزید بن معتبؒ اور مسلم بن صفوانؒ نے چند احادیث بھی حضرت صفیہؓ کی زبانی بیان کی ہیں۔

بے حد دردمند تھیں جب ۳۵ ہجری میں خلیفہ سوم حضرت عثمان ذوالنورینؓ کے مکان کا مفسدوں نے محاصرہ کر لیا تو ان کو بہت رنج ہوا۔ ضعیف العمر امیر المومنینؓ کی مصیبت نے انہیں بے چین کر دیا انہوں نے ایک غلام کو ساتھ لیا اور اپنے خچر پر سوار ہو کر حضرت عثمانؓ کے مکان کی طرف روانہ ہوئیں اشتر نخعی نے ان کے غلام کو دیکھ کر پہچان لیا اور آگے بڑھ کر خچر کو مارنا شروع کر دیا چونکہ حالات بگڑے ہوئے تھے اور اشتر نخعی کے مقابلہ میں کامیابی مشکل تھی اس لئے وہ "معاذ اللہ" واپس چلی گئیں اور حضرت امام حسنؓ بن علی مرتضیٰؓ کے ہاتھ حضرت عثمانؓ کو کھانا بھیجا۔

حضرت صفیہؓ نے رمضان المبارک ۵۰ ہجری میں ساٹھ سال کی عمر میں وفات پائی جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔ انہوں نے اپنا ذاتی مکان اپنی زندگی ہی میں راہ خدا میں دے دیا تھا۔ البتہ ترکہ میں ایک لاکھ درہم نقد چھوڑے اور اس کے ایک تہائی کی وصیت اپنے یہودی بھانجے کے لئے کی۔ لوگوں نے اس کا حصہ دینے میں تامل کیا۔ حضرت عائشہؓ نے سنا تو کہلا بھیجا۔ "لوگو اللہ سے ڈرو اور صفیہؓ کی وصیت پوری کرو۔" ان کے ارشاد کے مطابق وصیت کی تعمیل کر دی گئی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ ●●

ARFI JEWELLERS
عارفی جیولرز
FOR CREATION OF ATTRACTIVE
JEWELLERY PH 6645236
ممتاز زیورات ـــ منفرد ڈیزائن
A Perfect Setting for a perfect Woman
Where trust is a Tradition.
ARFI JEWELLERS
34-MUHAMMADI SHOPING CENTRE
HAIDRY NORTH NAZIMABAD KARACHI PAKISTAN

تحریر محمد آصف نسیم احمد پور شرقیہ

قرآن مجید حسابی نقطہ نظر سے

قرآن دنیا کی وہ واحد الہامی کتاب ہے جو اس وقت اپنی اصلی حالت میں موجود ہے۔ یہ وہ واحد کتاب ہے جو انسان کی بے مثال رہبری کرتی ہے۔ یہ کتاب انسانی سوچ' اخلاق' ثقافت' شریعت' اقتصادیات' سیاسیات' اور روحانیات حتیٰ تمام انسانی زندگی کے پہلوؤں پر بے حد جامعیت کے ساتھ روشنی ڈالتی ہے درحقیقت قرآن رہنمائی کا روحانی سرچشمہ ہے یہ دنیا میں ایک عظیم انقلاب کے لئے وحی ہوا رہنمائی کا اعزاز جو ہمارے نبی کریمؐ کو تمام انبیاء میں حاصل ہے یہی اعزاز قرآن کو تمام آسمانی کتب اور صحائف میں حاصل ہے قرآن مجید رسول اللہؐ کا ایک ایک معجزہ ہے جو رہتی دنیا تک قائم رہے گا۔

لفظ "معجزہ" فرنچ زبان کے ذریعے یونانی زبان سے نکلا۔ اس لفظ کا مطلب ہے کوئی حیران کن چیز یا واقعہ کا رونما ہونا۔ اسلام میں اس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ نشانی یا واقعہ جو اللہ کی طاقت کا نشان ہو اور قرآن نبی کریمؐ کا نہایت حیران کن زندہ معجزہ ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ قرآن ایسے انداز سے ہماری رہنمائی کرتا ہے کہ اس میں غلطی کا کوئی بھی امکان نہیں ہے۔" ایک اور جگہ پر حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اگر میں صرف اس کی ایک آیت "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کی وضاحت کروں تو اتنا کچھ لکھا جائے کہ ۴۰ اونٹ بھی اس کا وزن نہیں اٹھا سکتے۔ اسی طرح حضرت علیؓ نے اپنے خاص شاگرد حضرت عبداللہ بن عباس کو "بسم اللہ الرحمان الرحیم" کے لفظ "ب" کی تشریح فرمانی شروع کی تو عشاء سے فجر تک کا وقت ہو گیا مگر تشریح ختم نہ ہوئی اگر ہم قرآن کے مطلب اور اس کی وضاحت کے لئے قلم اٹھائیں تو اگر اس کے لئے دنیا کے تمام درخت قلم بن جائیں' تمام سمندروں کا پانی روشنائی بن جائے اور تمام زمین و آسمان اوراق بن جائیں تو بھی قرآن کے مطلب اور اس کی وضاحت کے ساتھ مکمل انصاف نہ ہو سکے گا۔ قرآن ایک الہامی کتاب ہے اور اس کے الہامی ہونے کا ثبوت بذات خود اس کی آیات کی وضاحت و بلاغت ہے اس کے علاوہ کچھ اس کی حسابی نقطہ نظر سے ترتیب ہے۔

مثال کے طور پر قرآن مجید کی پہلی آیت "بسم اللہ الرحمن الرحیم" ہے یہ آیت ۱۹ اعداد پر مشتمل ہے اور پورے قرآن میں بطور آیت ۱۹ مرتبہ ہی استعمال ہوئی ہے اسی طرح لاحول ولا قوت الا باللہ العلی العظیم' کے اعداد بھی ۱۹ ہیں' مگر اب ہم اس کے ثبوت میں ایک اور طریقے کی طرف آتے ہیں قرآن مجید ۱۱۴ سورتوں پر مشتمل ہے اور ان میں سے بہت سی سورتیں مفرد عدد سے شروع ہوتی ہیں جیسے سورہ ق وغیرہ۔ اگر کوئی کوئی سورہ اسی طرح مفرد عدد سے شروع ہو تو ہم دیکھیں گے کہ اس سورہ میں وہ مفرد عدد نسبتاً" باقی سورتوں کے زیادہ استعمال ہوا ہے مثلاً" سورہ ق میں لفظ ق دیگر تمام سورتوں کی نسبت زیادہ نمایاں ہے صرف یہی نہیں بلکہ جب آپ "الف' لام' اور میم" حروف ترتیب سے پڑھنا شروع کرتے ہیں تو آپ دیکھیں گے کہ الف زیادہ ہے لام سے اور لام زیادہ ہے میم سے' یہ طریقہ آپ نیچے والی مثال سے زیادہ بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں۔

مثال کے طور پر سورہ بقرہ' ہم الم سے شروع کرتے ہیں اس سورۃ میں حروف کی تعداد کچھ اس طرح سے ہے کہ الف ۴۵۹۲ مرتبہ آیا ہے لام ۳۲۰۴ مرتبہ آیا ہے جب کہ میم ۲۱۹۵ مرتبہ آیا ہے آپ دیکھ رہے ہیں کہ اس سورۃ میں بھی الف زیادہ مرتبہ آیا ہے لام سے اور لام زیادہ مرتبہ آیا ہے میم سے۔ اب اگلی سورتوں کا تقابلی جائزہ بھی ملاحظہ فرمائیں سورۃ بقرہ سے اگلی سورۃ آل عمران ہے جو الم سے شروع ہوتی ہے چونکہ یہ سورہ آل عمران' سورہ بقرہ کے بعد آتی ہے اس لئے اس میں الم کی تعداد کم ہو جاتی ہے جیسے اس سورہ میں الف ۲۵۷۸ مرتبہ آیا ہے' جب کہ لام ۸۵ ۱۸ مرتبہ اور میم ۱۲۵۱ مرتبہ آیا ہے اسی طرح کی ایک اور مثال "سورہ العنکبوت" ہے چونکہ یہ سورہ' سورہ آل عمران کے بعد آتی ہے اس لئے اس سورہ میں بھی الم کی تعداد نسبتاً" پہلے سے کم ہو جاتی ہے جیسا کہ الف ۷۸۱ مرتبہ' لام ۵۵۴ مرتبہ جب کہ میم ۳۴۴ مرتبہ آیا ہے اس سے اگلی سورہ' سورہ روم ہے جو کہ سورہ العنکبوت کے بعد آتی ہے اور الم سے شروع ہوتی ہے اس سورہ میں بھی الم کی تعداد بتدریج کم ہے اور الم سے شروع ہوتی ہے اس سورہ میں بھی الم کی تعداد بتدریج کم ہو جاتی ہے جیسا کہ اس سورہ میں الف ۵۴۷ مرتبہ' لام ۳۹۶ مرتبہ جب کہ میم ۳۱۸ مرتبہ آیا ہے اسی طرح کی بے شمار اور مثالیں بھی قرآن مجید میں موجود ہیں مگر اب ہم اس کے ثبوت میں ایک اور طریقے کی طرف آتے ہیں جو مثال میں اب پیش کرنا چاہ رہا ہوں وہ نہایت غور طلب ہے مثلاً" لفظ زندگی قرآن میں ۱۴۵ مرتبہ آیا ہے اسی طرح لفظ موت بھی قرآن میں ۱۴۵ مرتبہ آیا ہے' لفظ دنیا ۱۱۵ مرتبہ اور لفظ آخرت بھی ۱۱۵ مرتبہ قرآن میں آیا ہے لفظ فرشتہ ۸۸ مرتبہ اور لفظ شیطان بھی ۸۸ مرتبہ قرآن میں آیا ہے" اسی طرح سردی کا ذکر ۴ مرتبہ کیا گیا ہے اور گرمی کا ذکر بھی ۴ مرتبہ کیا گیا ہے روشنی کا ذکر ۲۴ مرتبہ کیا گیا ہے اور اسی طرح اندھیرا بھی ۲۴ مرتبہ' زکوٰۃ کا ذکر ۳۲ مرتبہ اور برکات کا ذکر ۳۲ مرتبہ' شکر گزاری کا ذکر ۷۵ مرتبہ اسی طرح بدبختی یا ناشکر گزاری کا ذکر بھی ۷۵ مرتبہ کیا گیا ہے۔

اللہ نے ہر لفظ اور ہر حروف کو قرآن میں اس طرح ترتیب دیا ہے کہ کوئی انسان حتیٰ کہ کوئی بڑا مفکر بھی اس طرح نہیں سوچ سکتا مثال کے طور پر ایک آیت ایسی ہے کہ جس میں چور کا ذکر کیا گیا ہے اس آیت میں چور کا لفظ یوں لکھا گیا ہے کہ (ترجمہ) "ایک چور مرد اور ایک چور عورت......" یہاں مرد کا ذکر پہلے کیا گیا ہے اور عورت کا ذکر بعد میں' کیونکہ مرد زیادہ نڈر اور بے باک ہوتا ہے اور جلد ہی چوری کرتا ہے جب کہ عورت ڈرپوک اور بزدل ہے نسبتاً" مرد کے اس لئے وہ ایسا کام کرنے سے ڈرتی ہے بالکل اسی طرح بدکاری کا ذکر کرتے ہوئے یہ ترتیب بدل جاتی ہے اور عورت کا ذکر پہلے کیا جاتا ہے اور مرد کا بعد میں کیونکہ عورت وہ ہے جو جذبات کو ابھارتی ہے ایک دوسری مثال یہ ہے کہ قرآن کی آیت "یہ وہی ہے جس نے تمہیں تمہاری ماؤں کے رحموں سے نکالا جب تم کچھ نہ جانتے تھے اور اس نے تمہیں سننے کی طاقت دی' روشنی دی' ذہانت دی اور احساسات دیئے تاکہ تم اس (اللہ) کے بارے میں غور کرو۔" جیسا کہ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ سننا دکھائی دینے سے زیادہ اہم ہے اسی لئے لفظ سننا اس آیت میں لفظ دکھائی دینے سے پہلے آیا ہے۔

آپ بھی اس بات پر متفق ہوں گے کہ کسی بھی ادیب کے لئے یہ بات ناممکن ہے کہ وہ کوئی سبق لکھتے وقت اعداد و حروف کی ایک خاص مقدار استعمال کرے یا وہ اس بات کا خیال رکھ سکے کہ خاص مقدار کو بھی تواتر کے ساتھ لکھ سکے۔ اس کے علاوہ صرف یہی نہیں بلکہ قرآن ایک ہی وقت میں نازل نہیں ہوا بلکہ اللہ نے اپنا یہ مقدس کلام اپنے محبوب ترین رسولؐ پر ۲۳ سال کے عرصے میں نازل کیا اور آپؐ کی بھی سورۃ کے نزول کے وقت اس کی اگلی یا پچھلی آیات متعلق نہ جانتے تھے اور نزول عموماً" سورۃ کے درمیان سے شروع ہوتا بعض اوقات تو ایک سورہ کے نزول میں ۲۰ سال کا عرصہ درکار ہوا قرآن مجید کی تمام خصوصیات کے علاوہ اس کی ایک بہت بڑی معجزہ نما خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ حفظ ہو جاتا ہے لفظ بہ لفظ اس کو یاد کیا جا سکتا ہے جو دنیا کی دوسری الہامی کتابوں کی خصوصیت ہرگز ہرگز نہیں ہے۔

کیا یہ تمام واقعات محض اتفاقی ہیں یا اس کتاب مبین کے سچے الہامی اور معجزہ ہونے کے چند عام اور واضح ثبوت ہیں۔ اللہ ہمیں یہ کتاب سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس

ڈاکٹر دین محمد فریدی بھکر

بھکر کے صحافیوں کا ختمِ نبوت کے سلسلہ میں کردار

بندہ کا تعلق عالمی ختم نبوت سے ہے سارقین ختم نبوت کے تعاقب کے لئے ہمیں ہر طبقہ خیال کو متحرک کرنا اور انہیں اتحاد کو برقرار رکھنا پڑتا ہے الحمد اللہ اس سلسلہ میں میرا طریقہ کار ہمیشہ کامیاب رہا ہے۔ میری آمد بھکر میں ۸ جولائی ۱۹۸۸ء کو ہوئی بھکر کے صحافیوں سے میرا رابطہ ۱۴ جولائی ۱۹۸۸ء کو مولانا اسلم قریشی کیس کے سلسلہ میں ہوا آئی جی پولیس نثار صاحب نے اسلم قریشی کیس کو جس انداز میں ٹی وی پر پیش کیا اس سے ہر مسلمان چونک اٹھا۔ ہر شخص سوال کنندہ تھا اس دوران صحافیوں کا تعاون اچھا رہا عدالتی بیانات ہوئے اس سے جہاں ختم نبوت کا دفاع ہوا وہاں میرا تعارف بھی لازمی تھا تاہم اس تعارف سے پہلے جناب محمد عارف قریشی نے میرے دو ایک مضامین نوائے حق' میں شائع کئے تھے جن کے کچھ اثرات مرتب ہوئے اس سے حوصلہ بڑھا۔ حلقہ احباب وسیع ہوا۔

بھکر میں نوجوان صحافت کے میدان میں نظر آنے لگے۔ میری ہمیشہ سے کوشش رہی ہے کہ ہر مسلمان نوجوان کی ختم نبوت کے محاذ پر رہنمائی کی جائے کیونکہ میرے نزدیک نوجوان انسل ہی نے آئندہ ملکی تعمیرو ترقی میں حصہ دار بننا ہے۔ میں نے ان نوجوان صحافیوں سے روابط بڑھائے اور انہیں بھی باور کرایا کہ ختم نبوت کے محاذ پر آپ بھی اتنے ہی اہم ہیں جتنا کہ میں " تم اپنا کام چاہے جس طریقہ سے جاری رکھو مگر اس مشن سے کبھی غافل نہ ہونا۔" یہ تلقین اس وجہ سے کی تھی کہ قادیانیت مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کے لئے ہر حربہ استعمال کرتی ہے۔ اسی طرح صحافیوں کی صفوں میں ایک قادیانی دیرہ (نمبردار چک نمبر ۶۲ ڈی بی) اخباری نمائندہ بن کر گھسنے کے چکر میں تھا۔ میری نشاندہی پر ان نوجوانوں نے ایس پی تصدق حسین کی صدارت میں ہونے والے ایک نعتیہ مشاعرہ میں موجود قادیانی صحافی کو محفل سے نکال دیا۔

بدقسمتی سے بھکر کے کہنہ مشق " صحافیوں کو ان ہونہار نوجوانوں کا صحافت میں آنا ناگوار گزرا اور بھکر پریس کلب میں شامل نہ ہونے دیا۔ ان نوجوانوں نے جناح پریس کلب کے نام سے علیحدہ پلیٹ فارم قائم کر کے کام شروع کر دیا۔ مجھے یاد ہے کہ کہنہ مشق صحافی کے گروہ کے دو سرخیل ان کا تمسخر اڑاتے تھے مگر یہ اپنا کام پوری لگن سے کرتے رہے۔ ان کے دستور و منشور کو دیکھا جائے تو پاکستان کے صحافتی میدان میں یہ واحد پریس کلب ہے جس

شخص بن سکتا ہے جو ختم نبوت پر غیر مشروط ایمان رکھتا ہو مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ نوجوانوں نے شافع محشرؐ کی عزت کا خیال رکھا۔ ہماری ان سے محبت ختم نبوت کی وجہ سے اور بڑھی تاہم دونوں پریس کلبوں میں ہم نے اپنا دامن بچانے کی بھرپور کوشش کی کہ ہمارا وزن کسی ایک پلڑے میں نہ ہو کیونکہ میری نگاہ میں سب مسلمان برابر ہیں مگر مقابلتاً" بھکر پریس کلب میں دو ایک افراد ایسے ہیں کہ جو مسائل خود پیدا کرتے ہیں مگر وہ دوسروں کے سر پر تھوپنے کا خوب ملکہ رکھتے ہیں یہی وہ صحافی ہیں جنہوں نے مذکورہ نمبردار دیرہ قادیانی کو بغل میں دبا رکھا ہے اور ہر جگہ بطور صحافی اسے متعارف کراتے پھر رہے ہیں ان میں سے ایک صحافی جو ایک مقامی بڑے شخصیت کے زیر شفقت رہتا ہے وہ بہت آگے ہے ملک بھر میں ڈش انٹینا کی وباء پھیلی شروع ہوئی راقم مذکورہ اس شخصیت کی خدمت میں حاضر ہوا کہ ڈش انٹینا کے ذریعے مرزا طاہر کا خطاب خاص اوقات میں دیکھا جاتا ہے۔ بھکر میں مرزائیوں نے اپنے مرزواڑے پر ڈش انٹینا لگا کر تبلیغ کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے اس بارے میں ہمارا کیا طریقہ کار ہونا چاہئے ابھی اس صاحب نے جواب نہیں دیا تھا کہ وہاں مجلس میں موجود مذکورہ صحافی کہنے لگے کہ پہلے فلاں ہوٹل سے تو ڈش انٹینا اتروادو۔ میرے علم میں بھی نہیں تھا کہ وہاں ہوٹل پر ڈش انٹینا ہے' تاہم میں نے تحمل سے کہا کہ میں ایک مشن پر گامزن ہوں غیرت اسلامی کا یہی تقاضہ ہے اور پھر ذمہ داری آپ کی بھی اتنی ہے جتنی کہ میری' آپ بھی آگے بڑھیں جس پر صحافی مذکور نے طیش میں آکر کہا کہ تمہارا نام چند مرتبہ اخبارات میں آیا تو ہوا میں اڑنے لگے ہو' ہم تمہیں بلیک لسٹ کر دیں گے اگر تم نے مرزائیوں کے ڈش انٹینا کی مخالفت کی تو میں مرزائیوں کی حمایت کر دوں گا۔ مرزائیوں کی حمایت کے الفاظ میرے لئے گولی کی مانند تھے میں نے چند لمحے اس شخصیت کی طرف دیکھا مجھے توقع تھی کہ وہ اس غلط بات پر اسے روک دیں گے مگر اسے خاموش پاکر مجھ سے خاموش نہ رہا گیا میں نے صحافی مذکور کو جواب دیا کہ میں قادیانیت کی مخالفت میں سرگرم ہوں تم حمایت میں آؤ تو پھر دیکھو میں تمہارا کیا حشر کرتا ہوں۔ یہاں میں یہ بھی وضاحت کرتا چلوں کہ بحیثیت انسان میری قادیانیوں سے کوئی دشمنی نہیں بحیثیت عقیدہ میں ان کے سخت خلاف ہوں' مختصر الفاظ میں مخالفت کی وجہ یہ ہے کہ قادیانی محمد

کرتے ہیں یہ بات واضح ہے کہ میری غیرت تسلیم نہیں کرتی کہ میں خاندان کے دشمن برادری کے مخالف اور ماں باپ کے مخالف سے تو دور ہوں اور محمد عربیؐ کا امتی ہو کر اس کے دشمن سے تعلق رکھوں میں تو قادیانیوں سے تعلق رکھنے والے کو ایک دو دفعہ سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں اگر اس کے دل میں غیرت اسلامی نہیں جاگتی تو اس سے دور ہو جاتا ہوں۔ اس مجلس میں ہونے والی گفتگو کا جائزہ لیتا رہا کہ شائد میرے صحافی دوست کو اپنے غلط رویے کا احساس ہو جائے مگر دوسری دفعہ پھر اس صحافی نے باہر سے آئے ہوئے معروف عالم دین کی موجودگی میں قادیانیت کی حمایت کا اعادہ کیا تو مجبوراً" میں نے قدم پیچھے ہٹالئے۔

ایک اور صحافی جو اس پریس کلب کا روح رواں ہے' مولانا شاہ احمد نورانی کی بھکر آمد کے موقع پر قادیانی ڈاکٹر راشد لطیف کی محبت میں مجھ سے الجھ پڑے تاہم بعد کی تحقیق میں مذکورہ ڈاکٹر جو کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کا فریشن انچارج بنا تھا' کو بوگس قرار دیا گیا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ راشد لطیف ڈاکٹروں کی آڑ میں مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کا منصوبہ رکھتا تھا۔ مگر مجلس تحفظ ختم نبوت کے اڑنگے پر آیا تو ہسپتال سے فارغ کر دیا گیا اور بھکر سے اپنا کاروبار بند کر کے ایسے بھاگا جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ ہمارے اس صحافی دوست کی ڈاکٹر ارشد لطیف (قادیانی) سے نہ جانے کیوں اتنی محبت تھی کہ ڈاکٹر مذکور کے بھکر سے جانے کے بعد اسے بہت دکھ پہنچا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ وہ مولانا نورانی کی مجلس میں صحافتی ذمہ داری پوری کرتے' راشد لطیف کی دوستی میں ہمارے آڑے آنے کی کوشش کی مگر ہم بخاری کے پروانے کب کسی کو خاطر میں لاتے ہیں' منہ توڑ جواب سن کے وہ خاموش ہو گیا۔

ہم نے بھی ان حالات میں نوجوان نسل کی ختم نبوت کے سلسلے میں تربیت جاری رکھی۔ الحمد اللہ جناح پریس کلب کے زیر اہتمام نکلنے والے پرچوں نے ختم نبوت کے سلسلہ میں ہم سے بہترین تعاون کا مظاہرہ کیا مگر ہم دوسرے پریس کلب سے بھی مایوس نہیں ہوں' ان میں بھی ایسے افراد موجود ہیں جو ختم نبوت کے سلسلہ کو اولیت تصور کرتے ہیں مگر ان "دو" کی چھاپ نے صرف وقتی دوری کر دی ہے۔ یہ صحافتی حضرات مذہبی اختلافات کو تو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں مگر اپنے اختلافات کی خلیج کو اپنا انا کی خاطر بڑھاتے چلے جاتے ہیں آخر میں دعا ہے کہ جناح پریس کلب دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرے بجا ہو گا کہ اس پریس کلب کے زیر اہتمام نکلنے والے اخباروں "سانول" اور "تھل آبزرور" کو خراج تحسین پیش کیا جائے۔ ان دونوں پرچوں نے جہاں ہمارے مشن کو عوامی بنایا وہاں عوام کے مسائل خاص کر بے روزگاری' تعلیم اور سیم و تھور کے مسئلہ کو حکومت کے ایوانوں تک پہنچا کر عوام سے بے تحاشا داد وصول کی۔ خدا کرے یہ پرچے عوام کی خدمت

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

عورتوں کا عالمی دن بمقابلہ اسلام

درج ذیل خبر روزنامہ جنگ کراچی بروز بدھ ۹ مارچ ۹۴ء صفحہ ۲ کی خبر عورتوں کی ایک تقریب اور اس میں اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی کی بڑی بے باکی سے جسارت کی ہمارے ایک محترم حکیم محمد عمران صاحب نے ایک سوال بنا کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کی خدمت میں بھیجا اس پر حضرت اقدس مدظلہ العالی نے اس سوال کا جواب عام فہم زبان میں دیا عوام الناس کے فائدہ کے لئے ہفت روزہ ختم نبوت میں شائع کیا جاتا ہے۔ (محمد علی صدیقی)

کراچی (اسٹاف رپورٹر) حدود آرڈی نینس ۷۹ء اور قانون شہادت ۱۹۸۴ء کے علاوہ قصاص و دیت آرڈی نینس کو فوراً منسوخ کیا جائے۔ یہ مطالبہ منگل کو کراچی پریس کلب میں عورتوں کے عالمی دن کے موقع پر ایکشن فار لیگل ریفارمز کے زیر اہتمام ایک تقریب میں کیا گیا اس موقع پر فہمیدہ ریاض، زاہدہ حنا، نسیم بانو، شاہد حسن، زہرہ نگار اور ظاہر مسرت نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ خواتین کے عالمی دن کے موقع پر مطالبہ کیا گیا کہ قرآن سے شادی، کروکری، سوارا اور ولور جیسی ظالمانہ روایات کو خلاف قانون قرار دے کر قابل تعزیر جرم قرار دیا جائے ایک سے زیادہ شادیوں پر پابندی عائد کر کے انہیں قابل تعزیر بنایا جائے عورتوں کو مردوں کے مساوی وراثت کا حق حاصل ہونا چاہئے مردوں کی طرح عورتوں کو بھی اپنی جائیداد کی ملکیت، کنٹرول اور فروخت کرنے کی آزادانہ حقوق ہونے چاہئیں، شادی، طلاق، نان نفقہ اور بچوں کی نگہبانی سے متعلق تمام امور میں عورتوں اور مردوں کو مساوی حقوق حاصل ہونے چاہئیں اگر کوئی شخص مرد یا عورت دوسرا مذہب اختیار کرے تو اس کا حق وراثت متاثر نہیں ہونا چاہئے ایسی ازدواجی عدالتوں کا جج اقلیتوں کے نمائندوں اور عورتوں کو بنایا جائے پاکستان کے دیوانی اور فوجداری قوانین کا اطلاق قبائلی علاقوں پر بھی ہونا چاہئے مقررین نے کہا کہ عورتوں کے لئے سب سے زیادہ غیر محفوظ خود گھریلو ماحول ہی ہے۔ انہیں شادی، طلاق، بچوں کی نگہبانی، اور وراثت کے قوانین میں مساوی حیثیت نہیں دی جاتی۔ مذہبی تاویلات، اور سماجی رسوم و رواج میں انہیں کمتر سمجھا جاتا ہے اور انہیں شرمناک حد تک بدسلوکی اور تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے عورتوں کے خلاف تمام مذاہب، عقائد اور حتیٰ کہ سیکولر تہذیب کے خاندانی ضوابط میں بھی امتیاز برتا جاتا ہے۔ پاکستان کے عائلی قوانین کے تحت مساوی سلوک کے اصول کے مطابق نہیں اور یہاں مقیم تمام مذہبی گروہوں کے قوانین میں صاف طور پر عورتوں کے خلاف امتیاز اور تعصب پایا جاتا ہے ایسے میں خصوصاً مذہبی اقلیتوں سے متعلق ان قوانین میں اصلاح کی ضرورت ہے تقریب میں بتایا گیا کہ اس سال ۲۵۰۰ خواتین کے ساتھ جنسی تشدد کیا گیا ہے زنا بالجبر کے واقعات میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے اس موقع پر خالد احمد، شیما کرمانی اور دیگر فنکاروں نے خاکے پیش کئے۔ تقریب میں تحریک نسواں، وار، پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف لیبر ایجوکیشن اینڈ ریسرچ ویمن ورکر سینٹر، سیوک، پاکستان ویمن لائرز ایسوسی ایشن، پاکستان ایسوسی ایشن آف ویمن اسٹڈیز، کیتھو، ویمن ایکشن فورم، آل سندھ ویمن ایسوسی ایشن اور ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان اور متعلقہ سیاسی و سماجی تنظیموں کے عہدے داروں نے شرکت کی۔

سوال — گزشتہ دنوں کراچی میں عورتوں کے عالمی دن کے موقع پر مختلف سماجی تنظیموں کی جانب سے تقاریب منعقد ہوئیں جن میں حکومت سے یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ "ایک سے زائد شادیوں پر پابندی عائد کی جائے اور عورتوں کو مردوں کے مساوی وراثت کا حق حاصل ہونا چاہئے۔ اسی طرح شادی اور طلاق میں عورتوں کو مردوں کے مساوی حقوق حاصل ہونے چاہئیں۔

۱۔ اسلامی نقطہ نگاہ سے ان مطالبات کی کیا اہمیت ہے؟

۲۔ ایسے مطالبے کرنے والے شرعی نقطہ نگاہ سے کیا اب تک دائرہ اسلام میں داخل ہیں۔

۳۔ رسول اللہ ﷺ کے احکامات کا مذاق اڑانے والے اور آپ ﷺ کے احکامات کے خلاف آواز اٹھانے والوں کی اسلام میں کیا سزا ہے؟

سائل حکیم محمد عمران خان۔

جواب — ان بے چاری خواتین نے جن کے مطالبات آپ نے نقل کئے ہیں یہ دعویٰ کب کیا ہے کہ وہ اسلام کی ترجمانی کر رہی ہیں تاکہ آپ یہ سوال کریں کہ وہ دائرہ اسلام میں رہیں یا نہیں؟ رہا یہ کہ اسلامی نقطہ نظر سے ان مطالبات کی کیا اہمیت ہے؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا جواب ہر مسلمان کو معلوم ہے کون نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مرد کو بشرط عدل چار شادیاں کرنے کی اجازت دی ہے۔ عورت کو چار شوہر کرنے کی اجازت اللہ تعالیٰ نے تو کجا؟ کسی ادنیٰ عقل و فہم کے شخص نے بھی نہیں دی اور یہ بھی سب جانتے ہیں کہ قرآن کریم نے وراثت اور شہادت میں عورت کا حصہ مرد سے نصف رکھا ہے۔ اور طلاق کا اختیار مرد کو دیا ہے جب کہ عورت کو طلاق مانگنے کا اختیار دیا ہے طلاق دینے کا نہیں اب فرمان الٰہی سے بڑھ کر اسلامی نقطہ نظر کی وضاحت کون کرے گا؟ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ مسلم معاشرہ میں بڑی بھاری اکثریت ایسی باعفت، باسلیقہ اور اطاعت شعار خواتین کی رہی ہے جنہوں نے اپنے گھروں کو جنت کا نمونہ بنا رکھا ہے واقعتاً حوران بہشتی کو بھی ان کی جنت پر رشک آتا ہے اور یہ باکباز خواتین اپنے گھر کی جنگ کی حکمران ہیں اور اپنی اولاد اور شوہروں کے دلوں پر حکومت کر رہی ہیں لیکن اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ بعض گھروں میں مرد بڑے ظالم ہوتے ہیں اور ان کی خواتین ان سے بڑھ کر بے سلیقہ اور آداب زندگی سے ناآشنا۔ ایسے گھروں میں میاں بیوی کی "جنگ انا" ہمیشہ برپا رہتی ہے اور اس کے شور شرابے سے ان کے آس پڑوس کے ہمسایوں کی زندگی بھی اجیرن ہو جاتی ہے معلوم ایسا ہوتا ہے کہ "عورتوں کے عالمی دن" کے موقع پر جن بیگمات نے اپنے مطالبات کی فہرست پیش کی ہے ان کا تعلق بھی خواتین کے اسی طبقہ سے ہے جن کا گھر جہنم کا نمونہ پیش کر رہا ہے اور اس کے جگر شگاف شعلے اخبارات کی سطح تک بلند ہو رہے ہیں اور چونکہ یہ انسانی فطرت کی کمزوری ہے کہ وہ دوسروں کو بھی اپنے جیسا سمجھا کرتا ہے اس لئے اپنے گھروں کو جہنم کی آگ میں جلتے ہوئے دیکھ کر یہ بیگمات سمجھتی ہوں گی کہ جس طرح وہ خود مظلوم و مقہور اور اپنے ظالم شوہروں کے ظلم سے تنگ آ چکی ہیں کچھ یہی کیفیت مسلمانوں کے دوسرے گھروں میں بھی ہو گی اس لئے وہ بزعم خود تمام مسلمان خواتین کی طرف سے مطالبات پیش کر رہی ہیں حالانکہ یہ ان کی "آپ بیتی" ہے "جگ بیتی" نہیں سو ایسی خواتین واقعی لائق رحم ہیں ہر نیک دل انسان کو ان سے ہمدردی ہونی چاہئے اور حکومت سے مطالبہ کیا جانا چاہئے اور ان مظلوم بیگمات کو ان کے درندہ صفت شوہروں کے چنگل سے فوراً نجات دلائے۔

میں ایسے مطالبے کرنے والی خواتین کو مشورہ دوں گا کہ وہ اپنی برادری کی خواتین میں یہ تحریک چلائیں کہ جبر

باقی ص ۲۵ پر

مولانا محمد یعقوب عابد رحمۃ اللہ علیہ

مولانا محمد معاویہ امجد

اس جہاں کے اندر کتنے لوگ روزانہ جنم لیتے ہیں اور کتنے انتقال کرتے ہیں جن کا اندازہ لگانا بہت ہی مشکل ہے لیکن کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اپنے کردار' عمل کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں صدیوں زندہ رہتے ہیں اور ان کی مختصری زندگی صدیوں زندہ رہنے والے لوگوں سے بہتر ہوتی ہے۔ ایک عارف ربانی کا مقولہ ہے کہ بہت سے زندہ آدمی ایسے ہیں کہ ان کے ذکر سے دلوں میں قساوت اور ظلمت پیدا ہوتی ہے اور بہت سے مردے ایسے ہیں کہ ان کے ذکر سے دل زندہ ہوتے ہیں۔ مولانا محمد یعقوب عابد رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بھی انہیں میں سے ہوتا ہے۔

مختصر تعارف

آپ نے اپنی تعلیم اور دورۂ حدیث شریف ملک کی ممتاز دینی درس گاہ جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ سے کیا۔ آپ" استاذ العلماء' شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صاحب مدظلہ کے خاص تلامذہ میں سے تھے۔ سند فراغت کے بعد گوجرانوالہ' اوکاڑہ اور خانیوال میں عرصہ دراز تک خطابت اور دیگر دینی خدمات سرانجام دیتے رہے۔

سنہ ۱۹۷۸ء میں جہانیاں کی مرکزی جامع مسجد رحمانیہ (اللہ اور ٹرسٹ) میں بطور خطیب تشریف لائے تصور بھی نہ تھا کہ عام سا نظر آنے والا یہ شخص مستقبل میں ایک عظیم ادارہ کی نشاۃ ثانیہ کا سبب بنے گا اور بیک وقت خطیب' مدیر' مدرس اور استاذ الحدیث بھی ہوگا۔ شاگردوں کے لئے بہترین معلم اور دوستوں کے لئے پیکر وفا ثابت ہوگا۔ بہرحال جہانیاں پنجاب کا ایک شاداب شہر ہے۔ میرے خیال میں جہانیاں کے تعارف کے لئے قادر الکلام شاعر مولانا ظفر علی خان کا یہ ایک شعر کافی ہے۔

جو دیدہ ور ہیں ان کو دکھائے جہانیاں
دین محمد ﷺ عربی کی نشانیاں

جامع مسجد رحمانیہ (اللہ داد ٹرسٹ) جہانیاں میں دیگر دینی خدمات کے علاوہ عرصہ سترہ سال تک قرآن پاک کا درس دیتے رہے اور خلوص کے ساتھ ادارہ کی ترقی کے لئے دن رات کوشاں رہے۔ آخرکار آپ کی محنت اور جدوجہد رنگ لائی۔ ۱۹۷۹ء میں مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود" کے دست مبارک اور دعا سے جامعہ رحمانیہ کے نقش دوم کا افتتاح ہوا جو گلشن برسوں سے اجڑا ہوا تھا اللہ نے اس کا باغباں حضرت" کو بنایا۔ دن رات فرزندان اسلام کی فکری تعلیم' تربیت کے لئے سعی کرتے رہے (حضرت دورۂ حدیث شریف کے ساتھیوں کو بخاری' مسلم شریف پڑھاتے تھے) آپ کی انہی کوششوں کے نتیجے میں آج جامعہ رحمانیہ کا شمار ملک کے ممتاز ترین اداروں میں ہوتا ہے۔

علاقہ کے اندر تمام چھوٹے دینی مدارس' دینی تحریکوں کے سرپرستی آپ ہی کیا کرتے تھے آج اہلیان جہانیاں حضرت کی وفات حسرت آیات کے بعد اپنے آپ کو یتیم تصور کرتے ہیں۔ بقول عارف،

تجھی تم سی نہیں جاتی
دل کی حالت کسی نہیں جاتی

وفات

حضرت" تقریباً دو سال سے دل کے مریض تھے۔ آرام کے مشورہ کے باوجود مہمانان رسول ﷺ کی خدمت کے لئے آخری وقت تک مصروف رہے۔ اخلاق اس حد تک تھا کہ جس سے بھی ملتے چہرے پر مسکراہٹ ہوتی حتیٰ کہ وفات پاجانے کے بعد بھی چہرہ اس انداز میں کھلا ہوا تھا کہ موت کا استقبال بھی مسکراہٹ کے ساتھ کیا۔

نشان مرد مومن با تو گویم
چوں مرگ آید تبسم بر لب او

۸/ ذی الحجہ ۱۴۱۴ھ مطابق ۳۰/ مئی ۱۹۹۴ء بروز پیر نماز مغرب باجماعت بروز پیر نماز مغرب باجماعت اپنے صاحبزادہ حافظ حفظ الرحمن صاحب کے اقتداء میں ادا فرمائی اور عشاء کی نماز کا وقت آنے سے قبل آیۃ الکرسی اور کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے جان آفرین کے سپرد کردی اور خالق حقیقی سے جاملے۔

آہ وہ عاشق کلام اللہ
عالم و فاضل و ولی اللہ
دیکھ کس شان سے ہوا رخصت
بر زباں لا الہ الا اللہ

صاحبزدگان

آپ" نے پسماندگان میں چھ بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ الحمدللہ پانچ بیٹے حافظ قرآن ہیں اور دینی تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ بڑے صاحبزادے مولانا حافظ وجیہ الرحمن صاحب ہیں جو اپنے والد مرحوم کے جانشین جامعہ رحمانیہ جہانیاں کے خطیب' مہتمم ہیں۔

چہرے کے ڈنٹ دور کیجئے فون 690800 690801
پچکے گال چہرے کے ڈنٹ کمزور دبلا پتلا جسم مذاق و پریشانی کا سبب ہیں جسم کو موٹا مضبوط طاقتور سرخ خوبصورت سمارٹ دلکش بنانے' بھوک کی کمی' بدہضمی' پٹھوں جگر و معدہ کی کمزوری گرمی پرانی دردیں نزلہ کیسرا' بلغم
ناسور کا علاج بغیر اپریشن بواسیر پرانی خارش' یادداشت کی کمزوری اور موٹاپے سے نجات
قد بڑھایئے ○ گنجاپن
لڑکے لڑکیاں قد بڑھانے' پُروقار شخصیت بنانے' گرتے بال روکنے نئے بال اگانے گنجاپن دور کرنے بالوں کو سیاہ لمبا گھنا ملائم چمکدار خوبصورت بنانے سکری خشکی دور کرنے' چہرے کے کیل پھنسیاں چھائیاں بدنما داغ دور کرنے چہرے کو صاف اور ملائم بنانے
پتھری کا علاج بغیر اپریشن نسوانی حسن مخصوص امراض
نسوانی حسن کی نشوونما' اولاد نہ ہونا' زنانہ و مردانہ امراض نسوانی و جنسی کمزوری مثانے کی گرمی جوان اور طاقتور بننے کیلئے ہم سے مشورہ کریں۔ پرانی پیچیدہ امراض کا علاج آٹومیٹک الیکٹرک کمپیوٹر سے کیا جاتا ہے
دیسی ہومیو علاج
ہومیو ڈاکٹر جمیل احمد حلیمی آر ایچ ایم پی غلام محمد آباد فیصل آباد پوسٹ کوڈ نمبر

از۔ محمد کامران ریاض گوشی، جھنگ

جہاد کی اہمیت و افادیت

جہاد کے معانی

لفظ جہاد جہد سے نکلا ہے۔ جس کے معانی عربی لغت میں محنت اور کوشش کے ہیں۔ امام راغب جہاد کے معانی دشمن اور دفاع کے لئے طاقت خرچ کرنا لکھتے ہیں۔ مذہبی اصطلاح میں جہاد دین کی سربلندی، ملت اسلامیہ کے دفاع اور نیکی کی اشاعت کے لئے کوشش اور اسلام کی راہ روکنے والوں کے خلاف مسلح جنگ کا نام ہے جو شخص خدا کا کلمہ بلند کرنے کے لئے روپے سے، زبان سے، قلم سے، ہاتھ سے کوششیں کرتا ہے وہ بھی جہاد ہے مگر خاص طور پر لفظ جہاد اس لڑائی کے لئے استعمال ہوتا ہے جو دنیاوی اغراض سے پاک ہو کر خدا کی رضا اور اسلام کی سربلندی کے لئے کیا جائے۔ شریعت میں جہاد کو فرض کفایہ کہتے ہیں یہ ایک ایسا فرض ہے جو کہ تمام مسلمانوں پر فرض ہے لیکن اگر کوئی ایک جماعت یا گروہ جہاد کرے تو تمام لوگوں کی طرف سے جہاد ہو جاتا ہے جیسا کہ نماز جنازہ ہے اگر کوئی دشمن ملک پر حملہ کرے تو نماز روزہ کی طرح یہ بھی سب عوام پر فرض ہو جاتا ہے۔

قرآن مجید میں جہاد کی اہمیت

قرآن مجید میں آتا ہے۔

ترجمہ۔ "اے ایمان والو! خدا سے ڈرو اور اس کے قرب کا ذریعہ تلاش کرو۔ اس کے دین کی راہ جدوجہد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔"

(سورۃ المائدہ)

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ۔ "یعنی اللہ کی راہ میں جدوجہد کرو جیسا کہ اس کا حق ہے۔ اس نے تم کو چن لیا۔"

(سورۃ الحج)

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ۔ "اے لوگو! جو ایمان لائے ہو کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت سے آگاہ کروں جو دردناک عذاب سے تمہیں نجات دلائے وہ یہ ہے کہ تم ایمان لاؤ اس کے رسول ﷺ پر اور اپنی جان و مال سے اللہ کے راستے میں جدوجہد کرو یہ تمہارے لئے سراسر بھلائی ہے۔ بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔"

(سورۃ الصف)

ایک اور جگہ ارشاد آتا ہے۔

ترجمہ "اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں اس کا شعور نہیں۔"

(البقرہ)

احادیث کی روشنی میں

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ترجمہ۔ "ایک دفعہ صبح کو اللہ کے راستے میں نکلنا یا ایک دفعہ شام کو نکلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔"

ایک اور حدیث میں ہے۔

ترجمہ۔ "خدا کی راہ میں ایک دن کی چوکیداری (حفاظت) دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔"

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ۔ "جس شخص کے پاؤں خدا کی راہ میں غبار آلود ہو جائیں پھر ان کو دوزخ کی آگ نہیں چھو سکتی۔"

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے۔

"جنت میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص دنیا میں اس خیال سے واپس آنے کو پسند نہ کرے کہ زمین پر جو کچھ ہے اسکو پھر مل جائے مگر شہید یہ آرزو کرے گا کہ وہ واپس جائے اور دس مرتبہ خدا کی راہ میں مارا جائے۔ اس لئے کہ وہ شہادت کا رتبہ، عظمت اور ثواب جان جاتا ہے۔"

اسلام کب جہاد کی اجازت دیتا ہے

ا۔ مدافعت اور حفاظت خود اختیاری :۔

اسلام صرف مدافعت اور حفاظت اور خود اختیاری کے لئے لڑائی کی اجازت دیتا ہے۔ قرآن مجید میں آتا ہے۔

ترجمہ۔ "ان لوگوں کو اجازت دی گئی ہے جن سے لڑائی کی جاتی ہے اسی لئے کہ ان کے اوپر ظلم کیا گیا اور یقیناً اللہ ان کی مدد پر قادر ہے۔"

یہ آیت ظاہر کرتی ہے کہ مسلمانوں کی جنگیں دفاعی تھیں۔

۲۔ معاہدات کا توڑنا :۔

اسلام نے ان لوگوں سے جنگ کرنے کی اجازت دی ہے جو نقض عہد کرتے ہیں۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ نقض عہد دنیا کے امن کو برباد کر دیتے ہیں۔ دنیا میں اس وقت تک امن قائم نہیں ہو سکتا جب تک معاہدات کی پابندی نہ کی جائے۔ اسلام نے معاہدات کی پابندی پر زور دیا ہے۔ قرآن مجید میں آتا ہے۔

ترجمہ۔ "ان لوگوں سے کیوں جنگ نہیں کرتے جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑا اور رسول ﷺ کے نکالنے کا قصد کیا اور انہوں نے پہلے ابتداء کی۔"

احترام انسانیت اور مظلوموں کی دستگیری

اسلام نے صرف ظلم کرنے سے نہیں روکا بلکہ مظلوم کی حمایت اور ظالم کو ظلم سے روکنے کی تعلیم بھی دی ہے۔ جب دنیا سے ظلم کا قلع قمع نہ کیا جائے دنیا میں نہ انسانیت کا احترام باقی رہ سکتا ہے اور نہ امن قائم ہو سکتا ہے۔

قرآن مجید میں آتا ہے۔

"اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کے راستہ میں جنگ نہیں کرتے اور کمزور مردوں اور عورتوں اور بچوں کے لئے جو کہتے ہیں اے ہمارے رب ہم کو اس بستی سے نکال جس کے رہنے والے ظالم ہیں اور اپنی جناب سے ہمارا کوئی دوست بنا اور اپنی جناب سے ہمارا کوئی مددگار اور معاون بنا۔"

حریت اور آزادی کے لئے

اسلام حریت اور آزادی کا پیغام لے کر آیا ہے۔ اسلام طاقت سے کمزور پر غلبہ حاصل کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ دنیا کے امن کی بربادی کا سبب ہی یہی ہے کہ طاقتور حکومتیں ملک گیری کی ہوس کی وجہ سے کمزور حکومتوں پر چڑھائی کر دیتی ہیں۔ اسلام نے اس قسم کی فتنہ سازی اور استعماریت کے خلاف جنگ کرنے کی تعلیم دی ہے۔

جہاد کی اقسام

ا۔ جہاد بالسیف :۔ اس سے مراد ہے کہ جان کے ذریعے جہاد کرنا۔ جان کے ذریعے جہاد یہ ہے کہ دین کی حفاظت اور سربلندی کے لئے ہر قسم کی جانی تکلیف اٹھائی جائے اور انسان اپنی جان جوکھوں میں ڈالنے، پھانسی پر چڑھنے، تیر اور نیزوں سے چھد جانے، تلوار سے کٹنے اور توپ و بندوق سے ہلاک ہونے کے لئے ہر وقت آمادہ و تیار رہے۔

۲۔ جہاد بالمال :۔ مال سے جہاد کا مطلب یہ ہے کہ دین کی اشاعت اور حق کی حمایت و کامیابی کی خاطر اپنی جائیداد وقف کرنے اور اپنی دولت لٹانے سے دریغ نہ کیا جائے دنیا میں ترقی اور کامیابی حاصل کرنے کے راستے میں دو رکاوٹیں ہیں۔ ایک جان کی محبت اور دوسری مال کی محبت جو قوم ان رکاوٹوں کو دور کرنے میں کامیاب ہوتی ہے اور جان و مال کو موقع محل پر صرف کرنے سے نہیں رکتی وہ قوم دنیا میں ضرور سرخرو ہوتی ہے۔

دیگر اقسام

جہاد کئی طریقوں سے بھی ہو سکتا ہے۔ مثلاً زبان و قلم سے بھی جہاد کیا جا سکتا ہے۔

جیسا کہ ایک حدیث میں ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ۔ "مشرکین سے اپنی جان و مال اور زبانوں کے ذریعے جہاد کرو۔"

تقریر یا تحریر کے ذریعے اسلام کی حقانیت بیان کرنا اور کفر

جہاد میں کامیابی کے اصول

۱۔ اطاعت امیر :- قرآن مجید اور احادیث میں اطاعت امیر پر بہت زور دیا گیا ہے۔ ارشاد الٰہی ہے کہ۔

ترجمہ۔ "اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے میں سے حاکم کی اطاعت کرو اگر تمہارا کسی امر پر حاکم سے اختلاف ہو جائے تو اس کا فیصلہ اللہ اور اس کی تعلیم کے مطابق کرو۔"

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔

ترجمہ۔ "سنو اور اطاعت کرو اگر تم پر حبشی غلام بھی امیر مقرر کر دیا جائے جس کا سر کشش کے دانے کی طرح ہو۔"

۲۔ اتحاد :- کامیابی کا دوسرا اصول اتحاد ہے۔ اتحاد اور اتفاق پر قرآن مجید نے بہت زور دیا ہے۔

ارشاد الٰہی ہے۔

ترجمہ۔ "اور سب کے سب اللہ کی رسی کو تھامے رکھو اور تفرقہ نہ کرو۔"

دوسری جگہ آتا ہے۔

ترجمہ۔ "اے مسلمانو! آپس میں تنازعہ سے بچو کیونکہ تنازعہ اور انتشار سے بزدلی اور کمزوری کا شکار ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔"

۳۔ اللہ پر بھروسہ :- اسباب اور ذرائع سے پورا کام لیتے ہوئے کامیابی کی امید اللہ سے وابستہ کرنی چاہئے اور اپنی طاقت پر غرور نہیں کرنا چاہئے۔

ارشاد الٰہی ہے۔

ترجمہ۔ "یعنی ان لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جو اپنے شہروں سے تکبر کرتے ہوئے اور اپنی طاقت کی نمائش کرتے ہوئے نکلے۔"

۴۔ ذکر الٰہی :- جب دشمن سے مقابلہ آن پڑے تو اللہ کو کثرت سے یاد کرنا چاہئے۔

ارشاد الٰہی ہے۔

ترجمہ۔ "اے مومنو! جب تمہارا کسی گروہ سے مقابلہ آن پڑے تو تم ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرو تاکہ تم کامیابی حاصل کر لو۔"

۵۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا :- جہاد کی تیاری پر دل کھول کر خرچ کرنا ضروری ہے۔ ارشاد الٰہی ہے۔

ترجمہ۔ "مومن صرف وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر کچھ شک نہیں کرتے اور اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں یہی لوگ سچے ہیں۔"

۶۔ صبر :- ﷺ قرآن مجید میں صبر پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اللہ کی راہ میں تکالیف کا خوشی سے برداشت کرنا ہی کامیابی کا راز ہے۔

ترجمہ۔ "اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ صبر کرو اور مقابلہ میں بڑھ کر صبر دکھاؤ اور اپنی سرحدوں کی حفاظت کرو۔"

جہاد کے احکام (جنگی اصلاحات)

اسلام سے قبل جنگ بربریت کا نام تھا۔ اس کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے۔ اسلام نے جنگی اصلاحات کیں۔ بربریت اور وحشت کو ختم کیا۔

۱۔ لڑائی سے پہلے دعوت اسلام دی جائے۔
۲۔ اگر کسی قوم سے خیانت اور بد عہدی کا خوف ہو تو معاہدہ برابری کا ملحوظ رکھ کر ان کی طرف پھینک دیا جائے۔
۳۔ جنگ نہ کرنے والوں کو قتل نہ کیا جائے۔
۴۔ غفلت میں حملہ کرنے سے اجتناب کیا جائے۔
۶۔ دشمنوں کو آگ میں نہ جلایا جائے۔
۷۔ لاشوں کا مثلہ نہ کیا جائے۔
۸۔ میدان جنگ میں دشمن کو دکھ دے دے کر قتل نہ کیا جائے۔
۹۔ باندھ کر قتل نہ کیا جائے۔
۱۰۔ سفیر کو قتل نہ کیا جائے۔
۱۱۔ اسلام کا اقرار کرنے والے کو قتل نہ کیا جائے۔
۱۲۔ مال غنیمت میں خیانت نہ کی جائے
۱۳۔ لوٹ مار' فساد اور عام تباہی نہ مچائی جائے۔
۱۴۔ پھل دار درختوں کو نہ کاٹا جائے۔
۱۵۔ عورتوں' بچوں کو قتل نہ کیا جائے۔
۱۶۔ قیدی ہاتھ آئیں تو ان سے حسن سلوک کیا جائے۔

جہاد کے فضائل اور مقاصد

۱۔ جہاد ایمان کی علامت ہے :- ترجمہ۔ "بے شک مومن وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں اور پھر اس میں ڈگمگائیں نہیں بلکہ خدا کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کریں اور یہی وہ لوگ ہیں جو سچے ہیں۔" (حجرات:۱۵)

۲۔ کامیابی کا ذریعہ :- قوموں کی ترقی کا راز جہاد میں پوشیدہ ہے۔ اس لئے قرآن مجید نے جہاد کو کامیابی کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ ارشاد الٰہی ہے کہ۔

ترجمہ۔ "اور رسول اور وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لائے۔ اپنی جانوں اور مالوں کے ساتھ جہاد کرتے ہیں۔ انہی کے لئے بھلائیاں ہیں اور یہی کامیاب ہونے والے ہیں۔"

۳۔ محبت الٰہی :- جہاد محبت الٰہی کا ذریعہ ہے کیونکہ مجاہد اپنی متاع عزیز یعنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرتا ہے۔ فرمان الٰہی ہے۔

ترجمہ۔ "بے شک اللہ ان لوگوں سے محبت رکھتا ہے جو اس کی راہ میں صف باندھ کر جنگ کرتے ہیں گویا وہ ایک مضبوط دیوار ہے۔"

۴۔ بلندی درجات :- جہاد دنیا اور آخرت میں بلندی درجات کا ذریعہ ہے۔ ارشاد الٰہی ہے۔

ترجمہ۔ "اللہ نے مالوں اور جانوں سے جہاد کرانے والوں کو گھر بیٹھنے والوں پر درجہ کے اعتبار سے فضیلت دی ہے۔"

۵۔ سب سے اچھا عمل :- رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ

"اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا سب سے اچھا عمل ہے۔"

جہاد کے مقاصد

۱۔ اسلام کا دفاع :- جہاد کا اولین مقصد اسلام اور اہل اسلام کا دفاع ہے۔ ارشاد الٰہی ہے۔

ترجمہ۔ "تم اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں۔"

۲۔ قیام امن :- دنیا میں قیام امن جہاد کا ایک نمایاں مقصد ہے۔ ارشاد الٰہی ہے کہ۔

ترجمہ۔ "تم کافروں سے لڑو جب تک فتنہ فساد ختم نہ ہو جائے۔"

۳۔ دین حق کی سربلندی :- جب دین حق کی سربلندی میں باطل قوتیں رکاوٹ بننے لگیں تو جہاد کا حکم دیا جاتا ہے۔ اگر جہاد نہ ہوتا تو تمام مذاہب کی عبادت گاہیں مسمار کر دی جاتیں۔

۴۔ اقامت دین :- جہاد اس لئے کیا جاتا ہے کہ دین حق قائم ہو اور باطل مٹ جائے۔

جہاد کے تقاضے

۱۔ اللہ کی رضا کی خاطر :- جہاد کی پہلی شرط ہے کہ مجاہد اللہ کے راستے میں خدا کی رضا کے لئے نکلے اور اس کا مقصد صرف اللہ کے نام کو بلند کرنا ہو۔

۲۔ شہرت اور اجر کی خواہش سے پاک :- زمانہ جاہلیت میں لوگ جنگیں شہرت اور دنیاوی غرض کے لئے کرتے تھے لیکن حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص شہرت اور ناموری کے لئے لڑتا ہے اسے کوئی اجر نہیں ملے گا۔

جہاد آج کی اہم ضرورت

آج کل جہاد ہر مسلمان پر فرض ہے کیونکہ کشمیر' فلسطین' بوسنیا کے حالات آپ کے سامنے ہیں۔ لیکن مسلمان دنیاوی کاموں میں مصروف ہیں جبکہ دین کی طرف ان کا خیال بھی نہیں جاتا۔ اگر کسی کو نماز پڑھنے کے لئے کہا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ پڑھ لیں گے تم کو کیا۔ اسی طرح جہاد ہے تو نوجوان' بوڑھے' بچے کشمیر کی حمایت میں جلوس تو نکال سکتے ہیں' نعرہ بازی تو کر سکتے ہیں لیکن اپنے بچوں کو جہاد کے لئے نہیں روانہ کرتے اور خوش ہوتے ہیں کہ ہم نے جلوس نکالا اور نعرہ بازی کی۔ اس کا کس کو فائدہ اور کس کو نقصان ہے وہ نہیں سوچتے۔ جہاد آج کے دور کی اہم ضرورت ہے۔ اس لئے ماؤں کو چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کی تربیت ایسے طریقوں سے کریں کہ جب ایسا وقت آئے تو بچے بغیر کسی خوف کے جہاد کریں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ۔

ترجمہ۔ "اگر تم نہ نکلو (جہاد کے لئے) تو وہ تم کو دردناک عذاب دے گا اور تمہاری جگہ دوسرے لوگوں کو لے آئے گا اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔" (توبہ۔۳۹)

نوادرات : مولانا تاج محمود

فتنہ قادیانیت کا پوسٹ مارٹم

و مثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بیتا فاحسنه و اجمل الا موضع لبنته من زاویته فجعل الناس یطوفون به و یعجبون له و یقولون هلا وضعت هذه و انا خاتم النبیین۔ (رواہ البخاری)

میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کے ساتھ ایسی ہے کہ جیسے کسی شخص نے گھر بنایا۔ اس کو بہت عمدہ اور آراستہ و پیراستہ کیا۔ مگر اس کے ایک گوشے میں ایک اینٹ کی جگہ تعمیر سے چھوڑ دی۔ پس لوگ اس کو دیکھنے کے لئے آتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور کہتے ہیں یہ اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی گئی (تاکہ محل کی تعمیر مکمل ہو) چنانچہ میں نے اس جگہ کو پر کیا اور مجھ سے ہی قصر نبوت مکمل ہوا اور میں خاتم النبیین ہوں۔ (صحیح البخاری)

امت محمدیہ کی بنیاد

امت محمدیہ کا ایمان اس اساس اور بنیاد پر مبنی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے آخری نبی اور رسول ہیں اور ان پر سلسلہ وحی اور نبوت ختم ہو چکا ہے اور قرآن مجید اللہ کی آخری وحی اور اس کا آخری کلام ہے۔ دین اسلام جس کی تعلیم پہلے انبیاء کرام کی وساطت سے نوع انسانی کے مختلف گروہوں کو جزواً جزواً پہنچتی رہی۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر آکر کامل و مکمل صورت اختیار کر لی۔ اس کے بعد قیامت تک کے لئے کسی نئے نبی کے آنے اور کسی انسان پر وحی کے نازل ہونے کی ضرورت باقی نہ رہی اور یہ کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص نبوت و رسالت کا مدعی ہو یا سلسلہ وحی کا اجراء کا عقیدہ رکھتا ہو وہ کاذب اور دجال ہے اور تعزیرات اسلامی کی رو سے سزاوار قتل ہے۔ اس کے استناد و استدلال میں کتاب اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے حسب ذیل حوالے پیش کئے جاتے ہیں۔

قرآن کریم

"محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں' بلکہ خدا کے پیغمبر اور نبیوں کی مہر یعنی اس سلسلہ کو ختم کرنے والے ہیں۔"

(۳۳:۴۰)

اس آیت میں یہ بتانا مقصود ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی مرد کے نسبی باپ نہیں۔ جیسے کفار بطور طنز کے کہا کرتے تھے۔ لیکن آپؐ رسول ہونے کی وجہ سے اپنی امت کے روحانی باپ ہیں اور روحانی باپ کی شفقت' نسبی باپ کے مقابلے میں بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ رسول اللہ ہونے کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ وہ روحانی باپ ہیں بلکہ وہ اپنی مخلوق کے روحانی باپ ہیں کہ کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا۔ وہ خاتم النبیین ہیں۔ ان کے بعد کوئی رسول مبعوث ہونے والا نہیں۔ ان

کا سلسلہ نبوت تو قیامت تک چلنے والا ہے اور صبح قیامت تک جتنے لاتعداد مسلمان پیدا ہونے والے ہیں۔ وہ سب آپؐ کی اولاد ہیں۔ ایسی حالت میں ظاہر ہے کہ آپ اپنی امت کی ہمدردی اور خیر خواہی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں گے کیونکہ وہ انبیاء جن کے بعد دوسرے انبیاء و رسل آنے کی توقع ہو ان سے کوئی چیز اگر رہ جائے تو بعد میں آنے والے انبیاء اس کی تکمیل کر سکتے ہیں لیکن جو تمام انبیاء و رسل کا خاتم و آخر ہو اس کو یہ فکر دامن گیر ہوگی کہ مخلوق کے لئے راستہ ایسا صاف کر دیا جائے کہ ان کو کسی وقت گمراہی کا خطرہ نہ ہو چنانچہ ہمارے آقائے نامدار سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے دین اسلام کو کامل اور اکمل طریق پر اس طرح پیش کر دیا ہے کہ آپ کے بعد نہ کسی شریعت سابقہ کی ضرورت ہے' نہ لاحقہ کی۔ اور نہ کسی نبی جدید کی ضرورت ہے اور نہ کسی شریعت جدیدہ کی۔ قرآن مجید نے اس شریعت کی ابدی تکمیل کا اعلان ان الفاظ میں کر دیا ہے۔

"آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا ہے اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کر لیا۔"

(۵:۳)

صرف دو آیات کریمہ پر اکتفا کیا جا رہا ہے۔ قرآن کریم میں ایک سو سے زائد آیات میں ختم نبوت کا ثبوت موجود ہے۔

ارشادات نبویؐ

تاجدار ختم نبوت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتم النبیین کے سلسلے میں ارشاد فرمایا۔

"میں پیدائش میں سب سے پہلے ہوں اور بعثت میں سب سے آخری ہوں۔"

(کنز العمال جلد ۶ ص ۱۱۲' ابن کثیر جلد ۸ ص ۸۹)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"اے ابوذر! سب سے پہلے نبی آدم علیہ السلام اور سب سے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔"

(کنز العمال جلد ۶ ص ۱۳۰)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ بن خطاب ہوتا۔"

(ترمذی ص ۲۰۹)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا۔

"تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔"

(بخاری جلد ۲ ص ۶۳۳' مسلم جلد ۲ ص ۲۷۸)

انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔ پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ نبی۔"

(ترمذی' مسند امام احمد' بحوالہ تفسیر ابن کثیر ص ۹۰ ج ۸)

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے گھر بنایا اور اسے خوب سجایا۔ مگر اس کے کناروں میں سے ایک کنارے میں سے ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ پس لوگ اسے دیکھنے آتے اور خوش ہوتے اور کہتے کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی گئی۔" آپؐ نے فرمایا۔ "میں نے اس خالی جگہ کو پر کر دیا اور میں خاتم النبیین ہوں۔"

(بخاری شریف ج ا ص ۵۰۱)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"یقیناً" میری امت میں تیس کذاب ظاہر ہوں گے۔ ہر ایک کا گمان ہوگا کہ وہ اللہ کا نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۲)

بغرض اختصار صرف سات احادیث مقدسہ درج کی گئیں ورنہ دو سو کے قریب احادیث ہیں۔ جن میں ختم نبوت کی تفسیر اور تشریح موجود ہے۔

اجماع امت

قرآن مجید کی آیات' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات' صحابہ کرامؓ کی تصریحات اور ائمہ دین کی عبارات کی بناء پر امت کا اس پر اجماع ہو چکا ہے کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر سلسلہ نبوت ہر لحاظ سے ختم ہو چکا ہے اور وحی کا آنا مسدود ہو چکا ہے۔ آپؐ کے بعد جو دعویٰ نبوت کرے وہ کاذب اور مفتری علی اللہ ہے۔ چودہ سو سال میں جب بھی کسی شخص نے دعویٰ نبوت کیا۔ جمہور علماء نے اس کے ارتداد کا فتویٰ دیا اور مسلمان ارباب اقتدار نے

چنانچہ صحابہ کرامؓ کا سب سے پہلا اجماع مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے قتل پر ہوا۔ اسلامی تاریخ میں یہ بات درجہ تواتر کو پہنچ چکی ہے کہ مسیلمہ کذاب نے دعویٰ نبوت کیا تھا اور بڑی جماعت اس کی پیرو ہو گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سب سے پہلا جہاد جو حضرت صدیق اکبرؓ نے اپنے عہد خلافت میں کیا تھا۔ تمام صحابہ و تابعین نے مسیلمہ کذاب کو محض دعویٰ نبوت کی بناء پر اور اس کی جماعت کو اس کی تصدیق کی وجہ سے کافر سمجھا اور باجماع صحابہ و تابعین نے ان کے ساتھ وہی معاملہ کیا جو کفار کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ مستند کتب تواریخ اسلام سے ثابت ہے کہ مسیلمہ کذاب نماز پڑھتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا قائل تھا البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان لانے کے ساتھ اپنی نبوت کا بھی مدعی تھا۔ تاریخ ابن جریر طبری میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق اذان میں کرتا تھا۔ اشھد ان محمدا" رسول اللہ کہا کرتا تھا لیکن اس سب کچھ کے باوجود مدعی نبوت تھا۔ اس لئے حضرت صدیق اکبرؓ نے صحابہ کرام 'مہاجرین و انصار اور تابعین کا ایک عظیم الشان لشکر حضرت خالدؓ بن ولید کی قیادت میں مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کے لئے یمامہ کی طرف بھیجا۔ تاریخ طبری میں حضرت صدیق اکبرؓ کا ایک فرمان حضرت خالدؓ بن ولید کے نام سے درج ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو صحابہ و تابعین اس جہاد میں شہید ہوئے ان کی تعداد ۱۲۰۰ ہے۔ نیز اسی تاریخ میں ہے کہ مسیلمہ کی جماعت جو اس وقت مسلمانوں کے مقابلے میں نکلی تھی۔ اس کی تعداد چالیس ہزار مسلح جوان تھی۔ جن میں سے اٹھائیس ہزار مارے گئے اور خود مسیلمہ کذاب بھی اس معرکہ میں ہلاک ہوا۔ باقی ماندہ نے ہتھیار ڈال دیئے اور اطاعت قبول کرلی۔

صحابہ کرام نے نہ وقت کی نزاکت کا خیال کیا اور نہ مسلمانوں کے ضعف اور بے سروسامانی کا اور نہ مسیلمہ اور اس کی جماعت کی نماز و اذان کا اور نہ اقرار نبوت محمدیہ کا۔ اس سے صاف معلوم ہوا کہ صحابہ کرامؓ نے بالاتفاق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے بعد کسی شخص کا دعویٰ نبوت کرنا خواہ وہ کسی تاویل اور کسی پیرائے سے ہو۔ موجب کفر و ارتداد سمجھا۔ نیز واضح ہوا کہ کسی شخص کے اتباع اور پیروؤں کی کثرت اس کی حقانیت کی دلیل نہیں ہو سکتی۔ ورنہ مسیلمہ کذاب کے متبعین کی کثرت اور شوکت و قوت بدرجہ اولیٰ اس کی حقانیت کی دلیل ہوتی۔

ختم نبوت اور وحدت اسلامی

یہودی امت کی بنیاد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت پر تھی۔ عیسائی قوم کی بنیاد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت پر مبنی تھی اور امت محمدیہ کی بنیاد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ہے۔ قیامت تک اس امت کی

[illegible] میں پنہاں ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والا دراصل وحدت اسلامی کو پارہ پارہ کرنے کا مدعی و متمنی ہے۔

اس سلسلہ میں ہم یہاں مفکر اسلام علامہ محمد اقبالؒ جو جدید اور قدیم علوم کے بہت بڑے فاضل مانے جاتے ہیں کا ایک حوالہ من و عن درج کر رہے ہیں۔ جس سے عقیدہ ختم نبوت کی سیاسی اور معاشرتی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔

"ہندوستان کی سرزمین پر بے شمار مذاہب بستے ہیں۔ اسلام دینی حیثیت سے ان تمام مذاہب کی نسبت گہرا ہے کیونکہ ان مذاہب کی بناء کسی حد تک مذہبی ہے اور ایک حد تک نسلی۔ اسلام نسلی تخیل کی سراسر نفی کرتا ہے اور اپنی بنیاد محض مذہبی تخیل پر رکھتا ہے چونکہ اس کی بنیاد صرف دینی ہے۔ اس لئے وہ سراپا روحانیت ہے اور خونی رشتوں سے کہیں زیادہ لطیف بھی ہے۔ اس لئے مسلمان ان تحریکوں کے معاملے میں زیادہ حساس ہیں جو اس وحدت کے لئے خطرناک ہیں چنانچہ ایسی مذہبی جماعت جو تاریخی طور پر اسلام سے وابستہ ہو لیکن اپنی بناء نئی نبوت پر رکھے اور بزعم خود اپنے الہامات پر اعتقاد نہ رکھنے والے تمام مسلمانوں کو کافر سمجھے۔ مسلمان اسے اسلام کی وحدت کے لئے ایک خطرہ تصور کرے گا اور یہ اس لئے کہ اسلامی وحدت ختم نبوت سے ہی استوار ہوتی ہے۔ انسانیت کی تمدنی تاریخ میں غالباً" ختم نبوت کا تخیل سب سے انوکھا ہے۔ اس کا صحیح اندازہ مغربی اور وسط ایشیاء کے موبدانہ تمدن کے تاریخ کے مطالعہ سے ہو سکتا ہے۔

موبدانہ تمدن میں زرتشتی 'یہودی' نصرانی اور صابی تمام مذاہب شامل ہیں۔ ان تمام مذاہب میں نبوت کے اجراء کا تخیل لازم تھا۔ چنانچہ ان پر مستقل انتظار کی کیفیت رہتی تھی۔ غالباً" یہ حالت انتظار نفسیاتی خلا کا باعث تھی۔ عہد جدید کا انسان روحانی طور پر موبد سے بہت زیادہ آزاد منش ہے۔ موبدانہ رویہ کا نتیجہ یہ تھا کہ پرانی جماعتیں ختم ہوتیں اور ان کی جگہ مذہبی عیار نئی جماعتیں لا کھڑی کرتے۔ اسلام کی جدید دنیا میں جاہل اور جوشیلے ملا نے پریس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے قبل اسلامی نظریات کو بیسویں صدی میں رائج کرنا چاہا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ اسلام جو تمام جماعتوں کو ایک رسی میں پرونے کا دعویٰ رکھتا ہے۔ ایسی تحریک کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں رکھ سکتا۔ جو اس کی موجودہ وحدت کے لئے خطرہ ہو اور مستقبل میں اسلامی سوسائٹی کے لئے مزید افتراق کا باعث بنے۔"

(حرف اقبال مجموعہ بیانات و خطبات علامہ اقبال ص ۱۴۲۔۱۴۱)

مرزا غلام احمد قادیانی اور جماعت احمدیہ

برطانوی حکومت میں آج سے تقریباً" ایک صدی قبل متحدہ ہندوستان میں اپنی استعماری مصلحتوں کے تحت جہاد کو حرام قرار دلانے' مسلمانوں میں افتراق و انتشار کی تخم ریزی کرنے اور برطانوی حکومت کے لئے سازگار حالات پیدا کرنے کے لئے اسلام کے بنیادی اور مرکزی عقیدہ ختم نبوت کے خلاف ایک سازش کی اور اس سازش کے تحت مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور تحریک احمدیت کی بنیاد رکھی۔

چنانچہ مرزا صاحب نے اپنی تحریک کو اس دعویٰ پر مبنی کیا کہ۔

"میں اللہ کا نبی اور رسول ہوں اور مجھ پر خدا کی وحی نازل ہوتی ہے اور وہ ایسی ہی پاک وحی ہے جیسے دوسرے نبیوں پر نازل ہوتی رہی اور یہ وحی قرآن مجید کی طرح خدا کا کلام اور خطاؤں سے پاک اور منزہ ہے اور جس طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید پر یقین تھا۔ اسی طرح مجھے اپنی وحی پر یقین ہے اور جو شخص اس وحی کو جھٹلاتا ہے وہ قطعی لعنتی ہے۔"

(نزول المسیح مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی ص ۹۹)

اور یہ الہام شائع کیا کہ۔

"جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔"

(اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی مندرجہ تبلیغ رسالت ج ۹ ص ۲۷)

اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ اعلان بھی کیا کہ۔

"اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا۔"

(اربعین نمبر ۴ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی' حاشیہ ص ۶)

مرزا صاحب نے اپنے آپ کو صاحب شریعت نبی قرار دیتے ہوئے اعلان کیا کہ۔

"ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعے سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب الشریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔"

(اربعین نمبر ۴ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی' ص ۶)

مرزا صاحب نے صرف دعویٰ نبوت پر ہی قناعت نہیں کی بلکہ یہ دعویٰ بھی کیا کہ میں محمد رسول اللہ ہوں۔ قرآن مجید کی آیات ذیل کو حسب عادت اپنے لئے وحی قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ۔

"وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے۔ اس میں ایسے الفاظ رسول' مرسل اور نبی کے موجود ہیں چنانچہ میری نسبت وحی اللہ ہے۔ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا ہے۔ اور رسول بھی۔"

(ایک غلطی کا ازالہ' مصنف مرزا غلام احمد)

تمام مسلمانوں کے لئے فتویٰ کفر

ن تمام دعاوی کے معلوم کرلینے کے بعد بڑی آسانی اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے نبوت کو نہ ماننے والوں کے متعلق قادیانی جماعت کا توٰی ہوسکتا ہے۔ لیکن ہم چند حوالے مختصراً" درج تے ہیں تاکہ اس سے یہ ثابت کیا جاسکے کہ وہ امت ، کے ایک ارب افراد کو کس آسانی سے کافر' جہنمی خارج از اسلام قرار دیتے ہیں۔

"کفر دو قسم پر ہے۔ ایک کفر یہ ہے کہ ایک شخص م سے انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کا رسول نہیں مانتا۔ دوسرے یہ کفر کہ مثلاً" وہ مسیح د کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا ہے۔ جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا رسول نے تاکید کی ہے...... اور پہلے نبیوں کی کتاب بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لئے وہ خدا اور رسول فرمان کا منکر ہے کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو نوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔"

(حقیقت الوحی' صفحہ ۱۷۹' مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

"میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری ت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے۔ مگر یوں (بدکار عورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں ۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۷)

اصل عبارت عربی میں ہے۔ اس کا ترجمہ ہم نے لکھا ہے۔ مرزا صاحب کے الفاظ یہ ہیں۔ **الا ذریتہ البغایا** عربی کا **البغایا** جمع کا صیغہ ہے۔ واحد اس کا **بغیہ** ہے۔ جس کا معنی بدکار' فاحشہ' زانیہ ہے۔ خود مرزا صاحب نے خطبہ الہامیہ ص ۱۷ میں لفظ **بغایا** کا ترجمہ بازاری عورتیں کیا ہے اور ایسے ہی انجام آتھم کے ص ۲۸۲' نور الحق حصہ اول ص ۱۲۳ میں لفظ **بغایا** کا ترجمہ نسل بدکاران' زنا کار' زن بدکار وغیرہ کیا ہے۔

"کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے۔ خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔"

(آئینہ صداقت صفحہ ۳۵' مصنف مرزا محمود احمد)

"ایسا شخص جو موسیٰ کو مانتا ہے' مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد صلعم کو نہیں مانتا یا محمد صلعم کو مانتا ہے مگر مسیح موعود کو (مرزا) کو نہیں مانتا۔ وہ پکا کافر ہے۔"

(کلمتہ الفصل ص ۲۸' مرزا بشیر احمد ابن مرزا غلام احمد قادیانی)

مسلمانوں سے شادی بیاہ کی ممانعت

ان تمام فتاویٰ کفر کے بعد مسلمانوں اور مرزائیوں کے اختلافات کی حقیقت واضح ہوجاتی ہے لیکن مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں کا شادی بیاہ کے سلسلے میں مسلمانوں کے متعلق جو فیصلہ ہے وہ بھی سامنے آجائے۔ اس سے صورت حال اور واضح ہوجائے گی۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے پیرو مسلمانوں سے لڑکیاں لینا جائز سمجھتے ہیں اور مسلمانوں کو لڑکیاں دینا ناجائز خیال کرتے ہیں۔ گویا مسلمانوں کے مقابلے میں اپنے کو وہی پوزیشن دیتے ہیں جو اسلام نے اہل کتاب کو دی ہے۔ شواہد حسب ذیل ہیں۔

"حضرت مسیح موعود نے اس احمدی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے جو اپنی لڑکی غیر احمدی کو دے۔ آپ کو ایک شخص نے بار بار پوچھا اور کئی قسم کی مجبوریوں کو پیش کیا لیکن آپ نے یہی فرمایا کہ لڑکی کو بٹھائے رکھو لیکن غیر احمدیوں میں نہ دو آپ کی وفات کے بعد اس نے غیر احمدیوں کو لڑکی دے دی تو حضرت خلیفہ اول حکیم نور الدین نے اس کو احمدیوں کی امامت سے ہٹا دیا اور جماعت سے خارج کردیا اور اپنی خلافت کے چھ سالوں میں اس کی توبہ قبول نہ کی۔ باوجود کہ وہ بار بار توبہ کرتا رہا۔"

(انوار خلافت' ص ۹۳ مصنف مرزا محمود)

"حضرت مسیح موعود کا حکم اور زبردست حکم ہے کہ کوئی احمدی' غیر احمدی کو اپنی لڑکی نہ دے۔ اس کی تعمیل کرنا بھی ہر احمدی کا فرض ہے۔"

(برکات خلافت' مجموعہ تقاریر محمود' ص ۲۵)

"پانچویں بات جو کہ اس زمانہ میں ہماری جماعت کے لئے نہایت ضروری ہے۔ وہ غیر احمدی کو رشتہ نہ دینا ہے۔ جو شخص غیر احمدی کو رشتہ دیتا ہے۔ وہ یقیناً" حضرت مسیح موعود کو نہیں سمجھتا اور نہ یہ جانتا ہے کہ احمدیت کیا چیز ہے۔ کیا کوئی غیر احمدیوں میں ایسا بے دین ہے جو کسی ہندو یا عیسائی کو اپنی لڑکی دے دے۔ ان لوگوں کو تم کافر سمجھتے ہو مگر اس معاملہ میں وہ تم سے اچھے رہے کہ کافر ہو کر بھی کسی کافر کو لڑکی نہیں دیتے۔ مگر تم احمدی کہلا کر کافر کو دے دیتے ہو۔"

(ملائکتہ اللوہ ص ۴۶' مصنف محمود)

"ہم تو دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے غیر احمدیوں کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز رکھا ہے جو نبی کریم نے عیسائیوں کے ساتھ کیا۔ غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں۔ ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا...... دینی تعلقات کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا

باقی ص ۲۵ پر

جبار کارپیٹس
ڈیلرز
قائدآباد کارپٹ ● مون لائٹ ● بلال کارپٹ ●
یونائیٹڈ کارپٹ ● ڈیکورا کارپٹ ● اولمپیا کارپٹ
مساجد کیلئے خاص رعائت
۴۔ این آر ایونیو نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد فون: 6646888 -

آپ کے مسائل

سوال --- مرزا قادیانی علیہ ماعلیہ نے آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۴ میں لکھا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اللہ تعالیٰ کا عین ہوں اور میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں میں نے زمین آسمان پیدا کئے (کافی طویل خواب ہے) ومشکٰوۃ کتاب الیرین قاضی نذیر مرزائی مبلغ نے اس کی تاویل یہ کی ہے کہ مرزا صاحب کا اپنے کو عین اللہ کہنا بالکل اسی طرح ہے جس طرح بعض صوفیاء کرام سے سبحانی ما اعظم شانی وغیرہ الفاظ منقول ہیں۔ جو تاویل تم ان صوفیوں کو بچانے کے لئے کرتے ہو وہی ہم مرزا صاحب کے لئے کرتے ہیں ماھو جوابکم فھو جوابنا (خلاصہ تعلیمی پاکٹ بک) قاضی نذیر قادیانی کی اس تاویل کا کیا جواب ہے؟

سوال --- مرزا قادیانی کا ایک اور خواب ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو ایک کرسی پر بیٹھا ہوا دیکھا میں نے اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک درخواست پیش کی اللہ تعالیٰ نے سرخ رنگ کے قلم سے دستخط کرنے کے لئے قلم جھاڑا تو سرخی سیاہی کے چند قطرے میری قمیض پر گر گئے میرے پاس میرا مرید میاں عبداللہ سنوری بیٹھا تھا اس نے وہ قطرے اپنی آنکھوں سے گرتے دیکھے لیکن گرانے والا نہ دیکھ سکا میرا وہ قمیض عبداللہ سنوری نے تبرکاً مانگ لیا اور مدت تک اس کے پاس محفوظ رہا (محصلہ سیرت المہدی والبشاری) (تریاق القلوب صفحہ ۳۳۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۵)

اس خواب پر جب علمائے اسلام نے اعتراضات کئے تو قاضی نذیر قادیانی نے حسب ذیل تاویل کی "بعض بزرگوں کی بابت کتب معتبرہ میں منقول ہے کہ انہیں خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے روٹی دی آدھی روٹی انہوں نے کھائی اور جب بیدار ہوئے تو باقی آدھی روٹی ان کے ہاتھ میں تھی۔" مثلاً "فضائل درود شریف (از حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی) میں بھی یہ واقعہ منقول ہے (از راقم) قاضی نذیر کہتا ہے کہ اگر بعض بزرگوں کی بابت یہ واقعات مانے جا سکتے ہیں تو مرزا قادیانی کے لئے کیوں نہیں؟

راقم الحروف کی عرض یہ ہے کہ اس تاویل و قیاس کا کیا جواب ہے؟ **بینوا اوتو جروا۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء**

سوال --- قرآن کریم کی آیت قرآن میں **من اہل الکتاب الالیومنن بہ قبل موتہ** کے بارے میں جمہور مفسرین کا قول ہے کہ حضرت عیسیٰ کے نزول کے بعد تمام اہل کتاب یہود و نصاریٰ ان پر ایمان لائیں گے۔ اس پر ایک قادیانی اشکال ہے کہ اگر مذکورہ آیت کی تفسیر مذکورہ درست ہے تو اس حدیث کا کیا مطلب ہے کہ دجال پر اصفہان کے ستر ہزار یہودی ایمان لائیں گے اور اس کے لشکر میں شامل ہوں گے (یہ حدیث غالباً "صحیح مسلم میں ہے) تفسیر اور حدیث میں تعارض ہے اس تعارض کو دور فرمائیں جزاکم اللہ تعالیٰ فی الدارین

والسلام

اصغر مشتاق احمد مدرس جامعہ عربیہ چنیوٹ ضلع جھنگ

جواب ۲--- اول تو مرزائیوں کا مرزا کو دوسروں پر قیاس کرنا ہی غلط ہے کیونکہ مرزا کہتا ہے۔

فلا تقیسون باحد ولا احدنی (خطبہ الہامیہ۔ خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۵۲)

ترجمہ۔ "پس مجھے کسی دوسرے کے ساتھ قیاس مت کرو، اور نہ کسی دوسرے کو میرے ساتھ" علاوہ ازیں گفتگو اس پر نہیں خواب کا اثر بیداری میں ظاہر ہو سکتا ہے یا نہیں؟ گفتگو اس پر ہے کہ مرزا کے اس خواب کے مطابق اللہ تعالیٰ (نعوذ باللہ) ایک کلرک ہے جو کرسی پر بیٹھا ہے اور روشنائی سے دستخط کر رہا ہے اور وہ روشنائی مرزا کے کرتے پر لگی رہتی ہے سوال یہ ہے کہ کیا مرزائیوں کا خدا بھی اسی طرح کا ہے؟

جواب ۳--- آیت شریفہ میں آخری انجام کو ذکر فرمایا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات سے پہلے تمام اہل کتاب مسلمان ہو جائیں گے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس آخری انجام سے پہلے اہل کتاب میں سے کچھ لوگ مسیح علیہ السلام کے ساتھ مقابلہ میں مارے نہیں جائیں گے خود دجال بھی یہودی ہوگا۔ اس کا حضرت مسیح علیہ السلام کے ہاتھ سے قتل ہونا سب کو معلوم اور مسلم ہے۔

جواب ۱--- بزرگوں کے ایسے کلمات شطحیات کہلاتے ہیں اور شطحیات کے بارے میں اہل علم کا متفقہ فیصلہ ہے کہ ایسے کلمات رد کرنے کے لائق ہیں البتہ حالت سکر اور جذب میں جن بزرگوں کے منہ سے ایسے کلمات نکلے وہ معذور ہیں برعکس اس کے قادیانی مرزا کے اس خواب اور کشف کو وحی الٰہی قرار دیتے ہیں اور اس پر ایمان رکھنا ضروری سمجھتے ہیں۔ ۷۴ء کی قومی اسمبلی کی کمیٹی میں بھی مرزا کا یہ کشف زیر بحث آیا تھا اور مرزا ناصر نے اس کے جواب میں بزرگوں کے حوالہ دیا حضرت مفتی محمود رحمۃ اللہ نے اس کا جواب دیا تھا وہ درج ذیل ہے۔

مولانا مفتی محمود --- یہاں آپ پھر اجازت دیں کہ بزرگوں کی باتوں کو نبیوں کی باتوں پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ بڑے سے بڑے بزرگ کی بات بھی خدا نہ کرے اس میں غلطی کا امکان ہوتا ہے مگر انبیاء علیہم السلام تو غلطی سے پاک ہوتے ہیں ان میں غلطی تسلیم کرنا منصب نبوت کی توہین کے برابر ہے۔

نمبر ۲--- کسی بزرگ کا کوئی شخص خواب بیان کرتا ہے یا اس کا کوئی جذب کی حالت کا قول جو شریعت کے خلاف ہو تو بحیثیت مفتی کے میں فتویٰ دیتا ہوں تمام مکاتب فکر اس مسئلہ میں میرے ساتھ ہیں کہ اگر کسی بزرگ کا قول شریعت کے خلاف ہو تو اس کی دو صورتیں ہوں گی۔ اگر تو وہ مغلوب الحال یا کیفیت جذب میں بے اختیار خلاف شرع کوئی بات کہہ دیں تو وہ معذور ہیں یا جان کر کہا، اگر جان کر خلاف شریعت کہا تو ہم اس پر کفر کا فتویٰ لگائیں گے اب مرزا ناصر صاحب بتائیں کہ مرزا صاحب معذور تھے یا کافر تھے معذور تھے تو بھی نبی نہیں ہو سکتے اور اگر کافر تھے پھر تو مسئلہ ہی حل ہو گیا (ماشاء اللہ، ماشاء اللہ)

مولانا شاہ احمد نورانی --- حضرت مفتی صاحب کی بات کی میں تائید کرتا ہوں کہ شرعی مسئلہ یہی ہے کہ جو خلاف شرع بات کرے وہ معذور نہ ہو گا تو کافر ہو گا۔

کیا خون دینا جائز ہے

سوال--- خانہ کعبہ کو غسل کیوں دیا جاتا ہے؟

جواب--- گرد و غبار صاف کرنے کے لئے۔

سوال--- خانہ کعبہ کے سات چکر کیوں لگائے جاتے ہیں۔

جواب--- حکم الٰہی۔

سوال--- موجودہ دور میں لوگ خون کا اور آنکھوں وغیرہ کا عطیہ دیتے ہیں۔

جواب--- خون دینا جائز ہے آنکھیں دینا ناجائز ہے ایسی صورت میں غیر مسلم کا خون لینا یا آنکھ کا لگانا جو غیر مسلم کی ہو کا لینا اور لگانا جائز ہے شرعی نقطہ سے اس کی وضاحت درکار ہے۔

سوال--- آج کل مہر کی ادائیگی بوقت نکاح موضوع بحث ہے اگر مہر بصورت حکم شریعت شادی کے وقت ادا کرنا ضروری ہے تو اس لحاظ سے شادیاں ہونا مشکل ہو جائیں گی کیونکہ آج کل کسی کی اتنی حالت نہیں ہے کہ مطلوبہ رقم

بطور مہر فوراً ادا کردیا جائے دیگر یہ کہ اگر مہر شریعت کی رو سے باندھا جاتا ہے تو لڑکا اس کو ادا کر کے طلاق با آسانی دے سکتا ہے اور اس طرح لڑکی کی زندگی برباد ہو جاتی ہے جہاں تک جہیز کا تعلق ہے وہ بھی لڑکی والے کی حیثیت سے تجاوز کرتا ہے حالانکہ شرعی طور پر لڑکی کو ضروری سامان دیا جاتا ہے تاکہ وہ اس کو اپنے تصرف میں لاسکے اور یہ اس کی ملکیت ہوتی ہے اس پر لڑکے کا کوئی حق نہیں ہوتا تو پھر لڑکے والے کیوں دنیا بھر کی چیزوں کی طلب کر کے لڑکی والوں کے لئے مصیبت پیدا کرتے ہیں ایسی صورت میں شریعت کا کیا حکم ہے اور اس کا کیا سدباب ہونا چاہئے تاکہ کم مہر اور کم جہیز کی صورت میں لڑکی کو طلاق نہ دی جا سکے اور دونوں خوشی اور خرمی سے زندگی بسر کر سکیں بصورت دیگر ہزاروں لڑکیاں شادی سے محروم رہیں گی اور امت مسلمہ کی تعداد گھٹتی چلی جائے گی اور غیر مسلم حاوی ہوتے چلے جائیں گے۔

جواب — شریعت کا حکم یہ ہے کہ مہر کی رقم شوہر کے ذمہ قرض ہے مہر اتنا رکھا جائے جو بسہولت ادا ہو سکے اور جہیز ماں باپ کی طرف سے بچی پر احسان ہے وہ اتنا دیا جائے جتنی ہمت ہو۔

سوال — اگر مہر بوقت نکاح ادا کرنا ضروری ہے تو پھر جہیز کو معجل اور موجل لکھنا کیوں ضروری ہے اور اس کی کیا وجوہات ہیں؟

جواب — مہر بوقت نکاح ادا کرنا ضروری ہے' معجل کے معنی عندا لطلب اور موجل کے معنی جس کی کوئی میعاد مقرر ہو۔

والدین کی اطاعت کی حدود

(۱) آج کل ٹی وی پر حکومت کی جانب سے کم بچے خوشحال گھرانہ کی ترغیب دی جارہی ہے کیا یہ صحیح ہے؟

جواب — حکومت کا اور کون سا کام صحیح ہے' غیر فطری ترغیب ہے۔

(۲) ماں باپ کی اطاعت و احترام اولاد پر لازم ہے لیکن اگر والدین اولاد کے ساتھ کوئی ایسا رویہ دانستہ یا نادانستہ روا رکھیں تو اس صورت میں کیا وہ اللہ کے سامنے قابل مواخذہ ہوں گے یا نہیں؟ یا اس سے مستثنیٰ ہوں گے جہاں تک مجھے علم ہے اولاد کو انہیں اف تک نہیں کرنی چاہئے بلکہ صرف غیر شرعی حکم کی صورت میں وہ حکم ماننے سے مستثنیٰ ہیں لیکن اولاد کی دل آزاری اگر ہو تو اس صورت میں کیا وہ بھی قابل سرزنش ہوں گے؟ یا ان پر کوئی گناہ یا الزام عائد نہیں ہو سکتا؟

جواب — اولاد کے ساتھ ناانصافی یا غیر منصفانہ سلوک کی جوابدہی والدین کو بھی کرنا ہوگی اولاد معاف کر دے تو دوسری بات ہے۔

فجر کی نماز کے بعد سونا

سوال — مولانا صاحب میرا مسئلہ کچھ یوں ہے کہ میں۔ جمعہ کی اشاعت میں پڑھا تھا کہ فجر کی نماز کے بعد سونا نہیں چاہئے تو اس کی کیا وجہ ہے اور اس کے کیا نقصانات ہیں اسے ذرا مجھے مطلع کر دیجئے

سوال — فرض کریں کہ ایک لڑکے کی شادی اسی پسند سے اپنے خاندان میں ہو جاتی ہے (خاندان میں شادی کرنا شرط ہے) اب صورت حال یہ ہے کہ دونوں میاں بیوی بہت پیار محبت سے رہتے ہیں لیکن لڑکے کی ماں کو یہ بات ناگوار گزری ہے ماں شوہروں کے سامنے بیوی کی برائیاں کرتی ہے (بیوی کا کوئی قصور نہیں ہے) اور لڑکی کے دل بیوی سے برا ہونے لگتا ہے اور محبت نفرت میں بدلنے لگتی ہے اور ماں لڑکی کے میکے کی بھی برائیاں کرتی ہے (جب کہ وہ لوگ بہت اچھے ہوتے ہیں)۔ میرا مسئلہ یہ ہے کہ اسلام نے ماں کا بہت بڑا مرتبہ رکھا ہے لیکن یہاں صورت حال کچھ مختلف ہو جاتی ہے کیونکہ یہاں پر بیوی نہایت اچھی اور شوہر سے پیار کرنے والی ہے اور اس کا کوئی قصور نہیں ہے اور بلا وجہ ان دونوں کے تعلقات خراب ہو رہے ہیں (بیوی کی غیر موجودگی میں) اور شوہر بغیر کسی وجہ کے بدول ہو رہا ہے ماں کی باتوں پر بلا کسی تحقیق کے بھروسہ کر رہا ہے۔ مولانا صاحب اب میرا سوال آپ سے یہ ہے کہ اس صورت حال میں ہمارا مذہب اسلام ہمیں کیا رہنمائی دیتا ہے اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے کہ بہو ساس کو پسند نہیں ہے اور ہمارا اسلام ہمیں اس صورت حال سے نمٹنے کے لئے کیا حکم دیتا ہے۔

جواب ۱ — ایک حدیث شریف پر اس کی ممانعت آئی ہے اس لئے مکروہ ہے۔

جواب ۲ — بہو کا اگر قصور نہ ہو تو ماں کے کہنے پر (بغیر تحقیق کے) اس کے خلاف کارروائی کرنا ناجائز ہے گناہ ہے' ماں کا تقدس و احترام اپنی جگہ' لیکن اگر ماں کسی پر غلط الزام لگاتی ہو تو اس کو صحیح سمجھ لینا جائز نہیں۔

بد نظری کا علاج

سوال — حضرت آج کل بندہ ایک بیماری میں مبتلا ہے اور وہ ہے بد نظری حضرت اس کا کیا علاج ہو سکتا ہے چونکہ بندہ بڑا پریشان ہے اس کے ساتھ ساتھ بندہ کو کچھ نصیحت سے مستفید فرمائیں بندہ ناچیز کو اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھنا۔

جواب — حق تعالیٰ شانہ آپ کو اپنی رضا و محبت نصیب فرمائیں نامحرم پر نظر پڑے تو فوراً نظر ہٹالی جائے اور قصداً نظر نہ کیجائے بس اتنا ہی آدمی کے لئے کافی ہے حق تعالیٰ ہمارا قلب و نظر کی حفاظت فرمائیں۔

انگریزی لباس کا حکم

سوال ۱ — میرے ایک بھائی کی شادی کا ارادہ ہے اور وہ ٹی وی اور وی سی آر دیکھتا ہے اور شادی میں ویڈیو فلم اور فوٹو بنانے کا سختی سے منع کرتا ہے اور اس کا ارادہ شادی میں پینٹ' شرٹ' اور کوٹ زیب تن کرنے کا ارادہ ہے کیا پینٹ شرٹ شادی میں زیب تن سنت کے خلاف ہے کہ نہیں کیا پینٹ شرٹ میں نماز ہو جاتی ہے۔

جواب ۱ — ٹی وی اور وی سی آر دیکھنا گناہ ہے پینٹ شرٹ کافروں کا لباس ہے ویڈیو فلم اور فوٹو بنانے سے منع کرنا بڑی اچھی بات ہے پینٹ شرٹ میں نماز مکروہ ہے۔

سوال ۲ — قصر میں نماز کا کیا طریقہ ہے کیا سنت بھی پڑھی جاتی ہے۔

جواب ۲ — قصر میں چار رکعت والی نماز کی دو رکعتیں پڑھی جاتی ہیں سنتوں کا موقع ہو تو پڑھ لے ورنہ چھوڑ دے۔

سوال ۳ — ایک آدمی تبلیغی جماعت میں بیرون ملک ۷ مہینے یا ۴۰ دن لگانے کی غرض سے جاتا ہے کیا ہمارا اسلام اسے اپنی بیوی بچوں سے دوری کی اجازت دیتا ہے جب کہ میں نے سنا ہے کہ ۷ دن یا ۳ دن اپنی بیوی سے دور نہیں رہنا چاہئے جوابات شرعاً دے کر اپنی بچی کے نالج میں اضافہ کریں۔

جوب ۳ — اگر بیوی کی طرف سے اجازت ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔

چار شادیوں کی اجازت

سوال — کیا مرد کو دوسری شادی کے لئے پہلی بیوی سے اجازت لینا ضروری ہے؟

جواب — شرعاً ضروری نہیں مگر قانوناً ضروری ہے۔

سوال — اگر مرد دوسری شادی پر بضد ہو اور بیوی اجازت نہ دیتی ہو تو کیا صورت بنے گی؟

جواب — شادی نہ کرے یا جیل جائے۔

سوال — کچھ دوستوں کا خیال ہے کہ مرد پر چار شادیوں تک کوئی روک ٹوک نہیں جب اس کا دل چاہے چار شادیاں کرلے جب کہ کچھ کا خیال تھا کہ جب تک کوئی معقول وجہ نہ ہو مزید شادی نہیں کر سکتے صرف شہوت اور جنسی تسکین کے لئے کئی شادیاں کرنا صحیح نہیں؟

جواب — شرعاً چار شادیاں پر کوئی روک ٹوک نہیں۔ شرط یہ ہے کہ سب کے مساوی حقوق ادا کرے۔

سوال — کن صورتوں میں مرد کو ایک سے زائد شادیاں کرنے کی اجازت ہے؟

جواب — ہر صورت میں جب کہ حقوق ادا کر سکیں۔

سونا چاندی کے برتنوں کا استعمال

سوال — کیا سونے اور چاندی کے برتن استعمال کئے جا سکتے ہیں؟

جواب — سونے چاندی کے برتنوں کا استعمال ممنوع ہے مردوں کے لئے بھی اور عورتوں کے لئے بھی عورتیں زیور پہن سکتی ہیں لیکن برتن کا استعمال جائز نہیں۔

سوال — کیا ایسے برتن گلاس وغیرہ استعمال کئے جا سکتے ہیں جن پر سونے کا پانی پھرا ہو؟

جواب — یہ بھی جائز نہیں۔

سوال — کیا بوسنیا اور کشمیریوں کو زکواۃ کی رقم دی جا سکتی ہے؟

جواب — اگر اطمینان ہو کہ مستحقین تک پہنچ جائے گی ا

باقی ص ۲۵ پر

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا دورۂ دفتر ختم نبوت ماڈل کالونی

قادیانیوں کا مقابلہ ہر حال میں کرتا ہے۔ اس لئے کہ یہ اسلام دشمن ہیں اور نبی کریم ﷺ جو خاتم الانبیاء ہیں ان کے غدار ہیں۔ یہ باتیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر اول حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ العالی نے ماڈل کالونی میں دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے افتتاح کے موقع پر کہی۔ مولانا نے فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام سے نبوت کا سلسلہ شروع ہوا اور نبی کریم ﷺ پر نبوت ختم ہو گئی۔ جس طرح حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے کوئی نبی نہیں اسی طرح نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ نہ ظلی نہ بروزی نہ شرعی نہ غیر شرعی۔ جتنے بھی انبیاء آئے ان میں رسولوں کی تعداد ۳۱۳ ہے اور ان رسولوں میں سے پانچ رسول بہت ہی زیادہ عظمت والے ہیں۔ ان میں ہمارے نبی کریم ﷺ سرفہرست ہیں۔ قادیانی کہتے ہیں کہ تم کہتے ہو کہ نبوت بند ہے نبوت تو رحمت ہوتی ہے اگر نبوت بند ہو جائے تو رحمت بند ہو گی اس کا جواب ہے کہ اب نبوت آنی بند ہے اس لئے کہ قیامت تک نبی کریم ﷺ کی نبوت رہے گی۔ جب قیامت تک نبوت نبی کریم ﷺ کی ہے تو پھر رحمت بھی ہے اور اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو سراپا رحمت بنا کر ہی تو بھیجا ہے اور آپ ﷺ کو دونوں جہانوں کے لئے رحمت بنا دیا۔ اب کوئی کہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت جاری ہے تو اس کی مثال تو ایسی ہے جیسے سورج کے مقابلہ میں چراغ روشن کرنا۔ نبی کریم ﷺ کا آفتاب نبوت قیامت تک غروب نہیں ہو گا۔ جب آپ ﷺ کا آفتاب نبوت قیامت تک موجود ہے تو پھر مرزا قادیانی کی ضرورت ہی نہیں۔ قادیانی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آنا ہے۔ اے مسلمانو تم کہتے ہو جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آنا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تو نبی آ گیا تو نبوت ختم نہیں ہوئی مولانا نے اس کے جواب میں فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبوت مل چکی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو منصب نبوت نہیں مل سکتا۔ قادیانیوں کے اس اعتراض پر کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر موجود ہیں تو وہ کیا کھاتے ہوں گے' مولانا نے فرمایا کہ ہر جگہ کا قانون الگ ہوتا ہے جس علاقہ میں جائیں اسی علاقہ کے وقت کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ پاکستان میں ہیں تو یہاں کا' لندن میں ہیں تو وہاں کا۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر ہیں تو وہاں کا ایک دن یہاں کی دنیا کے ایک ہزار سال کے برابر ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گئے ہوئے تو دو دن بھی نہیں ہوئے تو قادیانی حضرات کو کیا فکر لاحق ہو گی۔ دریں اثناء حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کی قیادت میں دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے ایک وفد نے بھی ماڈل کالونی کا دورہ کیا جس میں کراچی کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی' رانا انور اور عمران الذکی بھی شامل تھے۔

بھکر میں سے قادیانیت کا جنازہ نکل چکا ہے' ڈاکٹر دین محمد فریدی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بھکر کے رہنما جناب ڈاکٹر دین محمد فریدی نے کہا ہے کہ بھکر سے قادیانیت کا جنازہ نکل چکا ہے اور اب قادیانیت بھکر میں ایک گالی بن چکی ہے جس طرح کامیاب تعاقب بھکر میں قادیانیوں کا ہوا ہے اسی طرح میرے مرشد حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ کی قیادت میں قادیانیت کے خلاف پوری دنیا میں ہو رہا ہے اور وہ وقت دور نہیں جب پوری دنیا میں قادیانیت ایک گالی بن جائے گی اور قادیانیت کی بدبو سے تمام جہان پاک ہو جائے گا۔ ڈاکٹر دین محمد فریدی نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام مبلغین کے کام کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ یہ حضرات بے سروسامانی کی حالت میں جس انداز سے قادیانیت کے دجل و فریب کا مقابلہ کر رہے ہیں اکابر امت کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مبلغین ختم نبوت کو اپنے حفظ و امان میں رکھے (آمین)۔

ناموس تحفظ رسالت کے قانون میں ترمیم بھی توہین رسالت کے مترادف ہے' صاحبزادہ طارق محمود

صاحبزادہ طارق محمود مدیر لولاک مورخہ ۶ر جولائی ۱۹۹۴ء کو کراچی میں تشریف لائے۔ انہوں نے جماعتی احباب کی میٹنگ میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ ناموس تحفظ رسالت کے قانون میں ترمیم بھی توہین رسالت کے مترادف ہے۔ صاحبزادہ طارق محمود نے وزیر قانون کے وضاحتی بیان پر عدم اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اگر اس قانون میں ترمیم نہیں کی گئی تو پھر تحفظ ناموس رسالت ایکٹ پر غور و خوض کرنے کے لئے قومی اسمبلی کے ممبران پر مشتمل کمیٹی کیوں تشکیل دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قانون میں ترمیم عیسائی اقلیت کی احتجاجی تحریک کے نتیجہ میں کی جا رہی ہے اور اس احتجاجی تحریک کے پس پردہ قادیانی جماعت کا ذہن کارفرما ہے۔ صاحبزادہ طارق محمود نے کہا کہ دفعہ ۲۹۵۔ سی تحفظ ناموس رسالت کا قانون قطعی اقلیتوں کے خلاف نہیں بلکہ یہ قانون تو انہیں تحفظ فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے حکومت کو متنبہ کیا کہ اگر اس قانون میں ترمیم کر کے اسے اس کی حقیقی روح سے محروم کیا گیا تو مسلمان سڑکوں پر نکل آئیں گے اور حکومت کے خلاف بھرپور تحریک چلائی جائے گی۔ صاحبزادہ طارق محمود' مولانا منیب الرحمٰن کے ہمراہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر تشریف لائے۔ جہاں انہوں نے مولانا محمد یوسف لدھیانوی نائب امیر مجلس تحفظ ختم نبوت' مولانا محمد جمیل خان' جناب رانا محمد انور' جناب محمد انور فاروقی' مولانا محمد علی صدیقی مبلغ ختم نبوت کراچی کے علاوہ مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے امیر مولانا احمد میاں حمادی سے بھی ملاقات کی اور جماعتی امور پر مشورہ کیا۔

خبریں اخبار ختم نبوت

شاتم رسول کے خلاف قانون میں ترمیم سازش ہے' موجودہ حکومت کو مزید برداشت نہیں کیا جا سکتا' مولانا عزیز الرحمان جالندھری

ملتان۔ توہین رسالت' کے قانون میں ترمیم اور وزیر قانون سید اقبال حیدر کے بیان پر علماء نے شدید رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے اسے تشویشناک قرار دیا ہے اور اس کی شدید مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ ایک بہت بڑی سازش ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ لوگ قانون کو خود ہاتھ میں لے کر شاتم رسول کو قتل کر دیں تاکہ مذہبی طبقات کو بدنام کیا جا سکے۔ جن علماء نے اپنے رد عمل کا اظہار کیا ہے ان میں علامہ حامد سعید کاظمی کنوینر مجلس عمل ملتان' سید عطاء المومن شاہ بخاری رابطہ سیکریٹری کشمیر مجلس عمل ملتان' ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان مولانا عزیز الرحمان' تحریک ملت اسلامیہ پاکستان کے صدر قاری محمد حنیف جالندھری' چیئرمین دعوت اخلاق نبوی پاکستان مفتی پیر عبدالرزاق قدوسی' سیکریٹری جنرل تحریک ملت اسلامیہ پاکستان مفتی عبدالقوی' قائد جماعت اسلامی ملک وزیر غازی ایڈووکیٹ' سیکریٹری جنرل جماعت اسلامی خواجہ عبید الرحمان' صدر آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس ملتان ڈویژن علامہ رشید احمد

ارشد' ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث ملتان علامہ سید خالد محمود ندیم' صدر جمعیت علمائے اسلام (س) ضلع ملتان مفتی منظور احمد' قائد مجلس احرار اسلام ملتان شیخ بشیر احمد' قائد سپاہ صحابہ ملتان محمد انور شاہ' صدر آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس ضلع خانیوال جاوید بٹ' جنرل سیکریٹری جمعیت علمائے اسلام (س) ضلع ملتان مولانا غلام فرید' سیکریٹری جنرل آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس ضلع خانیوال محمد نذیر' جنرل سیکریٹری جمعیت اتحاد العلماء ضلع ملتان مولانا عبدالرزاق' سیکریٹری اطلاعات و نشریات آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس ملتان شہر سید ضیاء الدین دعوت اخلاق نبوی ملتان سعادت اللہ' تحریک نفاذ فقہ جعفریہ پنجاب کے صوبائی کنوینر القائم آرگنائزیشن پاکستان کے مرکزی چیئرمین سید علی رضا گردیزی' انجمن سپاہ مصطفیٰ پاکستان ضلع ملتان کے صدر مولانا خدا بخش سعیدی اور عالمی مجلس علماء اہلسنت پاکستان کے مرکزی صدر مولانا شفیق الرحمان درخواستی' مولانا عبدالغفور حقانی شامل ہیں۔ ممتاز عالم دین جے یو پی کے رہنما اور سابق ایم این اے علامہ حامد سعید کاظمی نے شدید رد عمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ایک ایسے وقت میں جبکہ ملک کسی مزید محاذ آرائی کا متحمل نہیں ہو سکتا' اس قدر غیر دانشمندانہ اور مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے والا بیان ملک و قوم کے خلاف سازش کے مترادف ہے۔ شان رسالت' میں گستاخی کرنے والا مسلمانوں کے ہر مکتبہ فکر کے نزدیک واجب القتل ہے اور اس مسئلہ میں تمام امت مسلمہ کے درمیان کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا اگر اقبال حیدر کسی مفتی کی حیثیت سے یہ بیان دے رہے ہیں تو ظاہر ہے کہ وہ اس منصب کے اہل نہیں ہیں اور وزیر قانون کی حیثیت سے ان کا یہ بیان مزید قباحتوں کو دعوت دینے والا ہے اس لئے انہیں فوری طور پر اس بیان سے معذرت کرنی چاہئے ورنہ مذہبی بنیادوں پر کوئی اشتعال انگیزی موجودہ حکومت کے فوری خاتمے کا سبب بھی بن سکتی ہے۔ علماء نے کہا کہ صدر ضیاء الحق مرحوم نے آئین میں دفعہ ۲۹۵۔ سی کا اضافہ کیا تھا جس کے مطابق شاتم رسول کو سزائے موت یا عمر قید کی سزا دی جاسکتی ہے۔ قانون کے مطابق جس جرم کی سزا موت ہو یا عمر قید ہو وہ جرم قابل دست اندازی پولیس ہوتا ہے اور اس کا پرچہ درج کیا جاتا ہے اور پرچہ درج ہونے کے بعد قانون حرکت میں آتا ہے اور ملزم کو گرفتار کرکے تفتیش کی جاتی ہے لیکن موجودہ حکومت چونکہ مغربی تہذیب کی پروردہ ہے اور یہ اسلامی قوانین کو وحشی قرار دیتی ہے لہٰذا اس نے شاتم رسول کے قانون کو بے اثر کرنے کے لئے یہ فیصلہ کیا ہے کہ پرچہ تو درج ہو جائے لیکن اس کو گرفتار نہیں کیا جائے گا۔ علماء نے کہا کہ ہم اس کی شدید طور پر مذمت کرتے ہیں اور احتجاج کرتے ہیں کہ اگر وفاقی کابینہ کی جانب سے منظور کردہ یہ ترمیم واپس نہ لی گئی تو ہم پوری ملت اسلامیہ سے کہیں گے کہ وہ اس کے خلاف احتجاج کرے اور ہم پاکستانی عوام کے لئے یہ فتویٰ جاری کریں گے کہ شاتم رسول کو موقع پر ہی قتل کردیا جائے کیونکہ یہ ایک ایسا جرم ہے جس کی توبہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو حکومت اسلامی قوانین کو وحشی کہتی ہے ہم اسے اب زیادہ دیر تک برداشت نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ انسانی حقوق کے نام پر توہین رسالت کے مرتکب شخص کو رعایت دینا قطعاً مناسب نہیں ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پوری ملت اسلامیہ اس امر پر متفق ہے کہ توہین رسالت کے مرتکب شخص کو عبرتناک سزا دی جانی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ جدید ریاست کے نام پر مذہب اور عقیدے سے انحراف نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ ہم ناموس رسول کی خاطر ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسلام کے نام پر قائم ہونے والے ملک میں پیغمبر دو جہاں کے خلاف کھلنے والی زبان کو کاٹ دیا جائے گا۔ انہوں نے علماء سے اپیل کی کہ پہلے مرحلے پر وہ خطبات جمعہ میں موجودہ حکومت کے خلاف زبردست احتجاج کریں اگر حکومت نے ترمیم واپس نہ لی تو علماء نیا لائحہ عمل مرتب کرکے حکومت کے خلاف تحریک چلائیں گے۔

ضلع بدین میں قادیانیوں کا بھرپور تعاقب

ضلع بدین' ضلع تھر' ضلع عمرکوٹ' ضلع میرپور خاص میر صوفی محمد خان نیوز رپورٹر نے قادیانیوں کے چھکے چھڑا دیئے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق صوفی محمد خان نیوز رپورٹر و صدر پریس کلب شادی لارج تعلقہ ٹنڈو باگو ضلع بدین نے قادیانیوں کی خفیہ ملک دشمن سرگرمیوں کے پردے کو چاک کرکے ان کے سیاہ چہرے بے نقاب کردیئے ہیں کیونکہ مذکورہ اضلاع جو کہ سرحدی علاقوں پر محیط ہیں' کسی حکمران نے توجہ نہیں دی تھی جس کی وجہ سے ممانعت کے باوجود قادیانی کھلے عام جلسے' اجتماع اور خوبصورت لڑکیوں کی نمائش کرکے سادہ لوح مسلمانوں اور ہندوؤں کو اپنے شکنجے میں پھانستے رہے ہیں۔ ۱۹۹۲ء سے صوفی محمد خان نے سندھ کے ممتاز صحافیوں کی ایک ٹیم کے ہمراہ مذکورہ اضلاع کے دورے کئے اور ضلع تھر مٹھی کے مقام پر ان کے کروڑوں روپیہ کے پروجیکٹ جو کہ تعمیر کے آخری مراحل میں تھے کی فوٹوگرافی و رپورٹنگ کی۔ ضلع بدین میں پی اے ایف چک کے مقام پر دہشت گردی کے کیمپ اور تبلیغی کیمپ' مخصوص قسم کے ڈش انٹینا' طاقتور ٹرانسمیٹر اور دوسری کئی مشکوک ایجادات کو اوپن کرنے کے بعد ان علاقوں میں قادیانیوں کے چھکے چھوٹ گئے بالآخر ۱۹۹۳ء کے آخر میں ضلع بدین کینٹ میں قادیانی انچارج کی آمد کے بعد پھر سے قادیانیوں نے طاقت پکڑ لی اور مذکورہ فوجی افسر نے کئی مسلمانوں کو اپنی نگرانی میں پکڑوا دیا تاہم پریس کی آواز اور دینی تنظیموں کے سربراہان کی آواز حق پر چیف آف آرمی اسٹاف نے فوراً نوٹس لیا اور مذکورہ افسر کی ٹرانسفر کے احکامات صادر فرمائے جس سے مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی مذکورہ قادیانی افسر نے اپنی نگرانی میں بہت سے مسلمانوں کو قادیانی بنایا اور کھلے عام قادیانی پروگراموں کو اٹنڈ کیا۔

منڈی بہاؤالدین میں قبول اسلام

منڈی بہاؤالدین (نمائندہ ختم نبوت) منڈی بہاؤالدین کے قریبی گاؤں موضع مونگ کا ایک قادیانی خاندان جس کا سربراہ الہ بخش ولد خدا بخش قوم راجپوت کھوکھر نے جامع مسجد چمن مونگ کے خطیب حضرت مولانا بشیر احمد ولد مراد علی کے ہاتھ پر قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کرلیا۔ تمام نمازیوں کی موجودگی میں اعلان کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایک عرصے سے مذہب اسلام کی تحقیق کر رہے تھے اور اپنی ذاتی کاوشوں اور تحقیق کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اسلام اول و آخر اس عقیدے پر ہے کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں۔ اس کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے وہ مرتد اور کافر ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی مرتد تھا۔ میں اس پر لعنت کرتا ہوں۔ مرزا قادیانی کے پیروکار بھی دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ مجھے ہدایت دی ہے اور مجھے نبی آخرالزماں کی ختم نبوت پر غیر مشروط ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائی۔ ان کے ساتھ خاندان میں بیوی' ایک پوتی اور بہو بھی دائرۂ اسلام میں داخل ہو گئی ہیں۔ چار بچے جو ابھی چھوٹے ہیں وہ بھی اسلام میں داخل ہو گئے ہیں۔ اس خاندان کے مسلمان ہونے پر علاقہ بھر کے مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما ملک محمد یامین قادری' حضرت مولانا صوفی غلام نور منظری' الحاج جاوید اقبال چغتائی' چوہدری احمد موئس ایڈووکیٹ' مولانا اکرام اللہ خان' حضرت مولانا قاضی منظور الحق ایم اے خطیب شہر' جمعیت علماء اسلام کے ڈسٹرکٹ امیر حضرت مولانا قاری محمد خلیل آزاد نے الہ بخش کو اپنے خاندان کے ساتھ مسلمان ہونے پر مبارکباد دی ہے اور کہا کہ اس خاندان کے مسلمان ہونے سے مرزائیت کو بہت دھچکا لگا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ایمان پر استقامت دے۔ مرزائیت انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے۔ اس نے برصغیر میں مرزا غلام احمد قادیانی کو دعویٰ نبوت کرا کے اپنے مفادات کا تحفظ کرنا چاہا۔ مرزا طاہر قادیانی پیشوا نے لندن میں ہر جمعہ کو ڈش انٹینا پر کفریہ عقائد اور قادیانیت کی تبلیغ کرتا ہے۔ جس سے پاکستان کے آئین و قانون کے ساتھ مذاق بنا ہوا ہے۔ موجودہ حکومت نے قادیانیوں کے خلاف مقدمات واپس لئے تو یاد رکھے کہ حکومت کا وہ آخری دن ہوگا اور عاشقان رسول ﷺ سروں پر کفن پہن کر سراپائے احتجاج بن جائیں گے۔

قسط نمبر۳

از: محمد طاہر رزاق لاہور

قادیانی قاعدہ

(ز)۔ زبان

آپ نے بہت سی جھوٹی زبانیں سنی اور دیکھی ہوں گی لیکن کائنات میں سب سے جھوٹی زبان مرزا قادیانی کے منہ میں تھی۔ اس کی زبان سے جھوٹ کا پرنالہ گرتا تھا۔ وہ پے در پے اور تہہ در تہہ جھوٹ بولتا اور پھر ان جھوٹوں کو سچ ثابت کرنے کے لئے اسے مزید جھوٹ بولنے پڑتے۔ وہ صبح کچھ، دوپہر کچھ، شام کچھ اور رات کچھ کہتا۔ اس کی زبان تضادات کا مجموعہ تھی۔ کچھ تضادات آپ بھی پڑھئے اور بتائیے کہ کبھی آپ نے اپنی زندگی میں ایسا شخص دیکھا ہے۔؟

قول اول۔

"خدا وعدہ کرچکا ہے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے کوئی رسول نہیں بھیجا جائے گا"۔ (ازالہ اوہام' ص ۱۳۰' جلد دوم)۔

تردید۔

"سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا"۔ (دافع البلاء' ص ۱۱' ۱۹۰۲ء)

قول اول۔

"بعض احادیث میں عیسیٰ ابن مریم کا لفظ پایا جاتا ہے لیکن کسی حدیث میں یہ نہیں پاؤ گے کہ اس کا نزول آسمان سے ہوگا"۔ (حمامۃ البشریٰ' مطبوعہ ۱۸۹۳ء)۔

تردید۔

"صحیح مسلم کی حدیث میں یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا"۔ (ازالہ اوہام ص ۸۲۔۸۱' مطبوعہ ۱۸۹۱ء)۔

قول اول۔

"بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں میرے لئے نوکر رکھا گیا جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں"۔ (کتاب البریہ' ص ۱۴۹' مطبوعہ ۱۸۹۷ء)

تردید۔

"میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا یہی حال ہے کہ کوئی ثابت نہیں کرسکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہو"۔ (ایام صلح' ص ۱۴۷' مطبوعہ ۱۸۹۹ء)

قول اول۔

"یہ بالکل غیر معقول اور بے ہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان کوئی اور ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو کیونکہ اس میں تکلیف مالایطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے"۔ (چشمہ معرفت' ص ۲۰۹' مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

تردید۔

"بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے واقفیت نہیں جیسے انگریزی' سنسکرت' عبرانی وغیرہ۔ جیسا کہ براہین احمدیہ میں کچھ نمونہ ان کا لکھا گیا ہے"۔ (نزول المسیح ص ۵۷' مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

قول اول۔

"حضرت مسیح کی چڑیاں باوجودیکہ معجزہ کے طور پر ان کا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے' پھر بھی مٹی کی مٹی ہی تھیں"۔ (آئینہ کمالات اسلام' ص ۶۸' مطبوعہ ۱۸۹۳ء)۔

تردید۔

"اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان پرندوں کا پرواز قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا"۔ (ازالہ اوہام' ص ۳۰۷' طبع ۱۸۹۱ء)۔

قول اول۔

"قرآن شریف میں مسیح ابن مریم کے دوبارہ آنے کا تو کہیں ذکر نہیں" (ایام صلح اردو' طبع اول' ص ۱۴۶' مطبوعہ ۱۸۹۹ء)

تردید۔

"جب حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق و اقطار میں پھیل جائے گا"۔ (براہین احمدیہ' حصہ چہارم' ص ۴۹۸' قدیم ایڈیشن ۱۹۰۶ء)۔

قول اول۔

"عیسائیوں اور یہودیوں نے اپنے دجل سے خدا کی کتابوں کو بدل دیا"۔ (نور القرآن' حصہ اول نمبر۲)۔

"انجیل و توریت ناقص اور محرف اور مبدل کتابیں ہیں"۔ (دافع البلاء' ص ۱۹)۔

"چاروں انجیلیں نہ اپنی صحت پر قائم ہیں اور نہ سب اپنے بیان کی رو سے الہامی ہیں اور اس طرح انجیلوں کے واقعات میں طرح طرح کی غلطیاں پڑ گئیں اور کچھ کا کچھ لکھا گیا"۔ (براہین احمدیہ' حصہ چہارم' ص ۳۳۱' طبع قدیم)۔

تردید۔

"یہ کہنا کہ وہ کتابیں محرف و مبدل ہیں' ان کا بیان قابل اعتبار نہیں۔ ایسی بات وہی کرے گا جو خود قرآن شریف سے بے خبر ہے"۔

قول اول۔

"حضرت مسیح تو ایسے خدا کے متواضع اور حلیم اور عاجز اور بے نفس بندے تھے جو انہوں نے یہ بھی روانہ رکھا کہ کوئی ان کو نیک آدمی کہے"۔ (حاشیہ براہین احمدیہ' ص ۱۰۴)۔

تردید۔

"یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور خراب چال چلن"۔ (ست بچن' ص ۱۷۲)۔

قول اول۔

"حضرت عیسیٰ کی قبر بلدہ قدس میں ہے اور اب تک موجود ہے اور اس پر گرجا بنا ہوا ہے"۔ (اتمام الحجہ' مصنفہ مرزا قادیانی' شہادت محمد سعید طرابلسی' ص ۲۰)۔

کیوں قارئین! آپ نے زندگی میں کبھی ایسا منہ اور زبان دیکھی ہے۔ صد حیف ان لوگوں پر جو اس شخص کو نبی مانتے ہیں جو گھر میں نوکر رکھے جانے کے بھی قابل نہیں۔

ح۔ خاکی

خاکی بے ہودہ گفتگو یا بکواس کو کہتے ہیں۔ مورخین نے مرزا قادیانی کو اس فن کا امام مانا ہے۔ مرزا قادیانی صرف گالی باز ہی نہیں بلکہ گالی ساز تھا۔ اس نے عربی' فارسی' اردو اور پنجابی میں دنیا کو بہت سی گالیوں سے متعارف کرایا ہے۔

وہ صرف گالیاں بکتا ہی نہیں تھا بلکہ لکھتا بھی تھا۔ اس فن میں اس کی زبان کو شرم آتی تھی۔ نہ قلم کو حیا۔ اس کی گالیوں میں ایک عجیب روانی اور بے ساختگی پائی جاتی ہے۔ وہ پکار پکار کر اور چبا چبا کر گالیاں بکتا۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے اسے گالیوں کی جنم گھٹی دی گئی تھی۔ وہ نظم میں بھی گالیاں دے سکتا تھا اور نثر میں بھی۔ مرزا قادیانی نے اپنی امت کو بھی یہ فن خوب سکھایا اور سکھانے کا حق ادا کردیا۔ امت نے بھی انتہائی جانفشانی سے مشق کرکے سیکھنے کا حق ادا کردیا۔ جب مرزا قادیانی کا گالیاں لکھنے کا پروگرام ہوتا تو اپنی ہومیو شراب پی کر زبان کا سوئچ آن کردیتا۔ ٹیکی ٹیکی اس کی زبان پر ریڈی میڈ گالیاں رکھتا جاتا اور اس کی زبان گالیوں کی برسٹ مارتی جاتی۔ جب گالیاں لکھنے کا پروگرام ہوتا تو وہ اپنے جھاڑو نما قلم کو پکڑتا' دو چار مرتبہ قلم جھاڑتا' قلم کو پانچ سات گالیاں بکتا' پھر نوک قلم اپنے دماغ میں چبھوتا' گویا دماغ کو اسٹارٹ کررہا ہے' دماغ اسٹارٹ ہوجاتا اور وہ کسی بدنصیب کاغذ پر اپنے زہریلے قلم کے منہ سے گالیوں کی قے کرجاتا۔ نمونے

کے طور پر چند گالیاں پیش خدمت ہیں۔

"سعد اللہ لدھیانوی بے وقوفوں کا نطفہ اور کنجری کا بیٹا ہے"۔ (تتمہ حقیقتہ الوحی' ص ۱۴)۔

"خدا تعالیٰ نے اس کی بیوی کے رحم پر مہر لگادی" (تتمہ حقیقتہ الوحی' ص ۱۳)

"آریوں کا پرمیشر (خدا) ناف سے دس انگل نیچے ہیں۔ سمجھنے والے سمجھ لیں" (چشمہ معرفت' ص ۱۱۶)

"ہر مسلمان مجھے قبول کرتا ہے اور میرے دعویٰ پر ایمان لاتا ہے مگر زنا کار کنجریوں کی اولاد' جن کے دلوں پر خدا نے مہر کردی ہے' وہ مجھے قبول نہیں کرتے" (آئینہ کمالات اسلام' ص ۵۴۷-۵۴۸)۔

"جھوٹے آدمی کی یہی نشانی ہے کہ جاہلوں کے روبرو تو بہت لاف گزاف مارتے ہیں مگر جب کوئی دامن پکڑ کر پوچھے کہ ذرا ثبوت دے کر جاؤ تو جہاں سے نکلے تھے وہیں داخل ہوجاتے ہیں"۔ (حیات احمد' جلد نمبر ۳-۱' ص ۲۵)

"عبدالحق کو پوچھنا چاہئے کہ اس کا وہ مباہلہ کی برکت کا لڑکا کہاں گیا۔ کیا اندر ہی پیٹ میں تحلیل پاگیا یا پھر رجعت قہقری کرکے نطفہ بن گیا۔ اب تک اس کی عورت کے پیٹ سے ایک چوہا بھی پیدا نہ ہوگا" (ضمیمہ انجام آتھم' ص ۲۷)

(س)۔ سکندر مرزا

سکندر مرزا پرلے درجے کا بے دین اور عیاش تھا۔ مذہب سے اسے خدا واسطے کا بیر تھا۔ وہ میر جعفر کی اولاد سے تھا۔ اتنے بڑے غدار کی اولاد ہونے پر بھی وہ شرم کی بجائے فخر کیا کرتا تھا۔ اس کی بیوی ناہید سکندر مرزا اپنے خاوند سے بھی دو چار ہاتھ آگے تھی۔ اپنے وقت شباب میں اس ایرانی حسینہ کی رنگین داستانوں کے خوب چرچے تھے۔ سکندر مرزا بھی اس کی آنکھوں کے تیر کا شکار ہوا تھا اور پھڑک کر قدموں میں جاگرا تھا۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کو کچلنے کے لئے جب پاکستان میں پہلا مارشل لاء لگایا گیا تو سکندر مرزا اس وقت سیکرٹری دفاع تھے۔ قادیانیوں کے یار سکندر مرزا نے ختم نبوت کے پروانوں پر وہ ستم توڑے کہ شہر لاہور خون میں نہا گیا۔ سفاک سکندر مرزا فوجیوں سے پوچھتا کہ کوئی گولی خالی تو نہیں گئی۔ آج کتنے مولوی مارے؟ اس خدمت کے عوض قادیانی اس کے کمرے کو عیش و عشرت کے سامان سے آراستہ رکھتے۔ کبھی دوستوں کی محفل میں جام پہ جام لنڈھاتا' قہقہے لگاتا سکندر مرزا کہتا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں ساحل سمندر پر مولویوں کی دعوت کروں۔ ایک سونے کی بہت بڑی کشتی بناؤں اور مولویوں کو سمندر کی سیر کے لئے لے جاؤں اور پھر گہرے سمندر میں کشتی لے جاکر سارے مولویوں کو غرق کردوں۔ ختم نبوت کا غدار سکندر مرزا علمائے کرام کو غرق نہ کرسکا البتہ یہ سزا خود اس کو مل گئی۔ ایوب خان نے جب سکندر مرزا سے اقتدار چھینا تو سکندر مرزا کو ملک چھوڑ کر لندن پناہ لینی پڑی جہاں وہ ایک ہوٹل میں منیجر لگ گیا۔ کہاں پاکستان کا گورنر جنرل اور کہاں لندن کے ایک ہوٹل کا منیجر۔ لندن سرنے کے کچھ عرصہ بعد وہ ایران چلا گیا جہاں جلد ہی وہ مرگیا اور اسے ایران ہی میں دفن کردیا گیا۔ قدرت نے ابھی انتقام لینا تھا اور ختم نبوت کے غدار کو زمانے کے سامنے عبرت کا نشان بنانا تھا۔ شاہ ایران کے بعد جب ایران میں خمینی کی حکومت قائم ہوئی تو ایک طبقے نے آواز اٹھائی کہ امریکہ کا ایجنٹ سکندر مرزا ایرانی سرزمین میں کیوں دفن ہے؟ لہٰذا اس کی قبر اکھیڑ دی گئی۔ ہڈیوں کو نکال کر پاؤں تلے روندا گیا اور پھر ہڈیوں کو سمندر میں پھینک دیا گیا۔ یوں زمین نے ختم نبوت کے پروانوں کے قاتل کو اپنے پیٹ میں برداشت نہ کیا۔

مٹ گئے' مٹ جائیں گے اعدا ترے

نہ مٹا ہے' نہ مٹے گا چرچا تیرا

"نوائے وقت مارچ ۱۹۹۳ء کے جمعہ میگزین میں کسی صاحب نے سکندر مرزا پر ایک مختصر مگر جامع اور اثر انگیز مضمون لکھا۔ وہ انتہائی حقائق افروز مضمون آپ کی خدمت میں برائے مطالعہ پیش کیا جاسکتا ہے تاکہ آپ اس نشان عبرت کو دیکھ سکیں۔

"نشان عبرت عرف سکندر کا مقدر"

۱۹۵۴ء سے اکتوبر ۱۹۵۸ء تک سکندر مرزا پاکستان کے مطلع سیاست پر اس طرح چھائے رہے کہ ان کی ہیبت اور دبدبے کا شہرہ چار دانگ عالم میں تھا۔ ان کے اشارہ ابرو کے بغیر پاکستان میں کوئی پتا تک نہیں ہلتا تھا۔ وہ مشرقی پاکستان کی گورنری کے عہدے پر فائز رہے' پھر انہوں نے مرکزی حکومت میں سیکرٹری داخلہ اور دفاع کے فرائض انجام دیئے' پھر ایوان صدر کراچی کی غلام گردشوں میں کوئی ایسا کھیل کھیلا کہ مفلوج و معذور ملک غلام محمد کو نکال باہر کیا اور قائد اعظم کی کرسی پر متمکن ہوگئے۔ ان کی دور میں چودھری محمد علی' سہروردی' چندریگر اور پھر ملک فیروز خان نون کی چھٹی ہوئی۔ اس طرح پاکستان کی سیاست میں انہوں نے وزرائے اعظم کی تقرری اور برطرفی کا ایک ایسا ریکارڈ قائم کیا جس کی شکست کا مسئلہ کسی طالع آزما "صدر" کا منتظر ہے۔ وہ اپنے نامزد کردہ پانچویں (جنرل ایوب خان) وزیر اعظم کو بھی چھٹی دینے کے لئے تیار ہوگئے تھے لیکن ایوب خان اس کھیل میں ان سے بازی لے گئے اور انہیں بیک بینی و دوگوش ایوان صدر سے ہی نہیں بلکہ ملک سے بھی نکال باہر کیا۔ اپنے دور اقتدار میں ملک کی قسمت کا مالک بننے والے جنرل مرزا کو لندن کے ایک ہوٹل میں منیجر کا عہدہ ہی مل سکا اور اقتدار کے دور میں حاصل کردہ صرف ایک ہی چیز ان کی رفیق سفر رہی یعنی ان کی اہلیہ ناہید سکندر مرزا۔ بیگم ناہید جو پاکستان میں متعین ایک ایرانی پریس اتاشی کی اہلیہ تھیں' کسی تقریب میں سکندر کی نگاہ انتخاب کا معیار ٹھہریں اور جس طرح ایرانی شوہر سے انہوں نے نجات حاصل کی وہ ایک طویل کہانی ہے۔

سکندر مرزا نے ملک میں دو بار مارشل لاء لگائے۔ اس لحاظ سے بھی یہ ایک ریکارڈ ہے۔ تاحال کسی کو یہ "دوہری سعادت" حاصل نہیں ہوسکی۔ وہ ملک کے آخری گورنر جنرل اور پھر پہلے صدر مقرر ہوئے۔ یہ ایک ایسا منفرد ریکارڈ ہے جو کبھی بھی نہیں ٹوٹے گا۔ وہ چانکیہ اور میکاولی ازم کا معجون مرکب تھے اور ان سے کام لے کر وہ پاکستانی سیاست کے مرد آہن بن گئے۔ امریکی سفارت خانے اور ایوان صدر کے درمیان گہرے رابطے اتنی دنوں استوار ہوئے کہ ان کے صاحبزادے نے امریکی سفیر کی صاحبزادی کو اپنی زوجیت میں لیا اور پھر ان کی اولاد کو "اموجیہ لارنس مرزا" کا منفرد نام دیا گیا۔ "اموجیہ لارنس مرزا" آج کل کہاں ہیں' کوئی پتہ نہیں یا کم از کم عام لوگوں کو معلوم نہیں کہ ان کے مرد آہن کے "باقیات الصالحات" پر کیا گزری یا کیا گزر رہی ہے؟

سیکرٹری دفاع کی حیثیت سے ان کے حکم پر لاہور میں ۱۹۵۳ء کا مارشل لاء لگایا گیا اور پھر انہیں ہی یہ سعادت حاصل ہوئی کہ ۱۹۵۶ء میں انہوں نے اس آئین ہی کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیا جس کی انہوں نے منظوری دی تھی اور اسی آئین نے انہیں اسلامی جمہوری پاکستان کا پہلا صدر ہونے کا اعزاز بخشا۔ پھر ۲۶ر اکتوبر ۱۹۵۸ء نیم شب ان کو ایوان صدر سے نکال کر لندن کے ایک ہوٹل کی منیجری پر متعین کردیا گیا۔ سکندر مرزا کا عہد اقتدار ہماری تاریخ کا ایک ایسا حصہ ہے جس کی ایک ایک سطر عبرت کا مرقع ہے۔ انہوں نے اپنے اقتدار کو دوام بخشنے کے لئے کیا کیا تدبیریں اختیار نہ کیں' سازشوں اور ریشہ دوانیوں کی ایک نئی روایت کی داغ بیل ڈالی جو اب ایک تن آور درخت کی شکل اختیار

ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح

اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے

سُنارا جیولرز

آسمانوں کی زینت ستارے
خواتین کی زینت زیورات

صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲

فون نمبر : ۷۳۵۰۸۰

کر گیا ہے۔ انہوں نے راتوں رات رمی پبلکن پارٹی بنوائی جس کا سربراہ اپنے ایک قدیمی دوست ڈاکٹر خان صاحب کو بنایا اور پھر ان کی سادگی اور خلوص کو اپنے اقتدار کی مضبوطی کے لئے استعمال کیا۔ سکندر مرزا کے "کارناموں" کا جائزہ لیا جائے تو حیرانی ہوتی ہے کہ پاکستانی قوم نے اپنے مزاج کے خلاف کیسے کیسے حکمرانوں کو برداشت کیا یا کیسے کیسے حکمرانوں نے پاکستانی عوام کے صبر و ضبط کو آزمانے کی کوشش کی۔ اقتدار کے حصول کے لئے کیسے کیسے گھناؤنے کھیل کھیلے گئے اور ملک و عوام کے خلاف ایسی کون سازش تھی جو نہیں کی گئی۔ اور اگر قدرت کا دست غیب پاکستانی عوام کے سر پہ سایہ فگن نہ ہوتا تو پاکستان اور پاکستانی قوم کا کیا حشر ہوتا اس کے تصور ہی سے روح کانپ اٹھتی ہے۔ سکندر مرزا کے بارے میں ان گنت کہانیاں مشہور ہیں۔ ایک کہانی تو یہ ہے کہ اپنے زمانے کی معروف اسمگلر قاسم بھٹی نے ان کی اہلیہ کو ایک لاکھ روپے کی مالیت کا ہار بطور تحفہ پیش کیا اور اس کے بدلے ان سے سونے کی اسمگلنگ میں سرپرستی کی استدعا کی جو بارگاہ سلطانی میں قبول کی گئی۔ لیکن فوجی حکام نے اس زمانے میں ایک کروڑ روپے کا مالیتی سونا کراچی کے قریب سمندر سے برآمد کرلیا جس پر مرزا صاحب کی خفگی قابل دید تھی۔ اخبارات میں قاسم بھٹی اور سکندر مرزا کی ایک تصویر بھی شائع ہوئی تھی جس میں اپنے اپنے فن کے دو امام کھڑے مسکرا رہے تھے لیکن تقدیر ان پر مسکرا رہی تھی۔ ایک کو قید بامشقت اور دوسرے کو جلاوطنی کی سزا ملی۔ سکندر کو پھر اپنے پیشرو سکندر اعظم کی طرح اپنے وطن کا منہ دیکھنا نصیب نہ ہوا۔

باقی آئندہ شمارہ میں

بقیہ۔ آپ کے مسائل

درمیان میں ہضم نہیں ہوجائے گی) تو جائز ہے۔

سوال --- کیا ایدھی ٹرسٹ والوں کو زکوٰۃ کی رقم دی جا سکتی ہے آپ کی اس کے متعلق کیا رائے ہے؟

جواب --- اخبار پر سوال و جواب چھپ چکا ہے کہ یہ لوگ زکوٰۃ کی رقم بنک پر جمع کرکے اس کا سود استعمال کرتے رہتے ہیں اب خود فیصلہ کرلیں کہ ان کو زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ کیسے ادا ہوگی۔

سوال --- کیا کاروبار میں لگایا ہوا پیسہ جو کہ حصص (شیئرز) کی صورت میں ہو اس پر زکوٰۃ دینا ہوگی؟

جواب --- لازما"

سوال --- ہمارے ملک میں عید سعودی عرب سے دو دن بعد ہوتی ہے تو کیا قربانی پاکستان کی عید کے دوسرے دن مگر سعودی عرب کی عید کے مطابق تیسرے دن تک کرنی درست ہوگی یا کہ اپنے ملک کے قمری کلنڈر سے چلنا درست ہے؟

جواب --- اپنے ملک کی رویت کا اعتبار ہے۔

سوال --- کیا شوہر کے ماموں، چاچا اور بھانجے بھتیجے بیوی کے لئے محرم ہوں گے یا نہیں؟

جواب --- یہ سب نا محرم ہیں۔

بقیہ۔ قادیانیت کا پوسٹ مارٹم

بھاری ذریعہ رشتہ ناطہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لئے حرام قرار دیئے گئے۔ اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں کہ نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے۔"

(کلمۃ الفصل ج ۳ ص ۱۶۹ مصنفہ مرزا بشیر احمد پسر مرزا قادیانی)

باقی آئندہ شمارہ میں

بقیہ۔ عورتوں کا عالمی دن

شخص کی ایک بیوی موجود ہو اس کے حبالہ عقد آنے کو کسی قیمت پر بھی منظور نہ کیا کریں ظاہر ہے اس صورت میں مردوں کی ایک سے زیادہ شادی پر خود بخود پابندی لگ جائے گی اور ان محترم بیگمات کو حکومت سے مطالبہ کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔

رہا طلاق کا اختیار تو اس کا حل پہلے سے موجود ہے کہ جب بھی میاں بیوی کے درمیان ان بن ہو فورا" خلع کا مطالبہ کردیا جائے ظالم شوہر خلع نہ دے تو عدالت خلع دلوا دے گی بہرحال اس کے لئے بھی حکومت سے مطالبہ کی ضرورت نہیں رہا مرد کی برابری کا مسئلہ تو آج کل امریکہ بہادر اس مساوات کا سب سے بڑا علمبردار بھی ہے اور ساری دنیا کا اکیلا چودھری بھی۔ یہ مطالبہ کرنے والی خواتین امریکی ایوان صدر کا گھیراؤ کریں اور مطالبہ کریں کہ جب سے امریکہ مہذب دنیا کی برادری میں شامل ہوا ہے آج تک اس نے ایک خاتون خانہ کو بھی امریکی صدارت کا منصب مرحمت نہیں فرمایا۔

لہٰذا فی الفور امریکہ کے صدر کلنٹن صدارت کے منصب سے اپنی اہلیہ محترمہ کے حق میں دستبردار ہوجائیں اسی طرح امریکی حکومت کے وزراء اور ارکان دولت بھی اپنی بیگمات کے حق میں دستبردار ہوکر گھر ہی میں جا بیٹھیں پھر یہ خواتین فورا" یہ قانون وضع کریں کہ جتنا عرصہ مردوں نے امریکہ پر راج کیا ہے اتنے عرصہ کے لئے خواتین حکومت کریں گی اور اتنے عرصہ تک کسی مرد کو امریکی حکومت کے کسی منصب پر نہیں لیا جائے گا تاکہ مرد و زن کی مساوات کو ابتداء امریکہ بہادر سے ہو۔

اگر ان معزز خواتین نے اس معرکہ کو سر کرلیا تو دنیا میں عورت اور مرد کی برابری کی ایسی ہوا چلے گی کہ ان خواتین کو اخبارات کے اوراق سیاہ کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔

اللہ تعالیٰ ان خواتین کے حال زار پر رحم فرمائیں۔

الجواب

مولانا یوسف لدھیانوی کراچی

بقیہ۔ سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے لئے ترس گئی ہیں کان ذرا سے حرف دلبرانہ کے پیاسے ہیں۔ ہماری ناک رقاصہ ثقافت کے بدن سے اٹھنی والی بدبو سے پھٹی جا رہی ہیں۔ ہمارے گھروں میں دہشت تہذیب کے کانٹے ہیں ہمارے بدن سیاست کے تازیانے ہائے تشدد سے لہولہان ہیں۔ ہمارے دلان تار تار پر فحاد ادب "دروغ" فروغ نیات اور نفرت زدہ خطابت کی ہوئی گندگی کے چھینٹے چھلکے ہوئے ہیں۔ ہمارے پیٹ حلال کے ایک ایک لقمے کے لئے قرار زندگی کا شکار ہیں یہ ہمارے دماغ میں گرد و گرد سوالات بارہائے دیوان کی طرح اذیت دے رہے ہیں اور ہمارے

لب اظہار کا التا کہ اذن فغان بھی نہیں ایسے میں میرا تو جی چاہ رہا ہے کہ اگر میری آواز افق کے اس پار جا سکے اور اگر سنت الٰہی اس شہید جلیل کو اجازت دے تو سیدنا فاروق اعظمؓ کو پکاروں اور آوازدوں کہ خدارا!

اس فتنہ و شر کی دنیا میں ظہور کیجئے اپنا کوزا لہرا کر عدل و احسان کا وہی نظام ایک بار پھر ہمارے اوپر جاری فرمائیے جس میں انسان تو کیا بیت المال کے اونٹوں اور گھوڑوں تک کو بھی اطمینان تھا کہ ان کی خبرگیری کے لئے خلیفہ وقت بہ نفس نفیس خادمانہ کردار انجام دینے کے لئے موجود رہے۔

مگر پھر سوچتا ہوں کہ میرے پکارنے کے بعد اگر مشیت کی طرف سے اجازت بھی ممکن ہوجائے تو کیا عظمت فاروقی ہمارے درمیان ظہور کرنے پر راضی ہوجائے گی؟ نہیں ہرگز نہیں! کیونکہ ہماری شامت اعمال اب ہمیں اس مقام تک لے آئی ہے کہ ہم اپنے رسول مقدس کے عطا کردہ نظام حیات کے اصول و مقاصد سے منہ موڑ کر تہذیب الحاد کے دروازے پر نظریات کی بھیک مانگنے کے لئے دستک دے رہے ہیں ہم نے اپنی تاریخ کے روشن ترین ابواب سے ذہنی تعلق توڑ لیا ہے۔ فاروق اعظمؓ جیسی ان عظیم شخصیتوں کو فراموش کردیا ہے۔ جنہوں نے انسانی زندگی کو اس کی انتہائی رفعتوں تک پہنچایا۔ حالانکہ آج دنیا میں جہاں بھی کوئی خیر ہمیں باقی نظر آتی ہے اس کی بقاء میں ان کی قربانیوں اور جاں فشانیوں کا حصہ شامل ہے۔ آخر میں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں محسن انسانیت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے خلفائے محترم کے چلائے ہوئے نظام کا علم سربلند رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اغیار کی ذہنی غلامی سے بچائے اور عالمگیر طاغوتی طلسم، نظریات باطل کے اصنام کو پاش پاش کرکے دور فاروقی کا ایک ایک پہلو قوم اور ساری دنیا کے سامنے ابھار کر رکھنے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ

ضامن خوشحالی ملت ہے فیضان عمرؓ

رُوح افزا

بے شمار خوبیوں اور خواص کا حامل مشروب
مقابلتاً باکفایت بھی

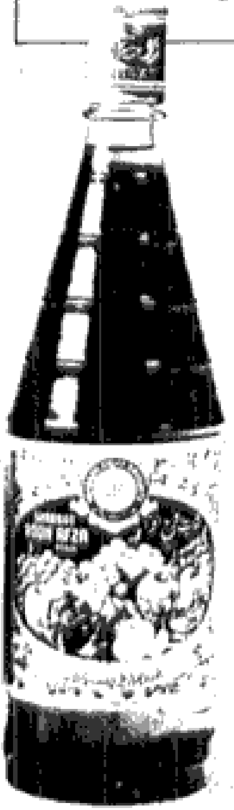

رُوح افزا ہماری تہذیب ہے!
رُوح افزا ہماری ثقافت ہے!

ہمدرد نے اس تہذیب و ثقافت کی عظمت اور حفاظت رُوحِ فکر کے ساتھ کی ہے۔ ہر حال میں بلند معیار کو برقرار رکھا ہے۔ اجزائے خام کی گرانی پاکستان کی ایک اقتصادی و معاشی مجبوری ہے، بایں ہمہ مقابلتاً ہمدرد کا منافع قلیل تر ہے اور یہ قلیل تر اور جائز منافع بھی الحمدُللہ مدینۃ الحکمت کی صورت میں قوم کو واپس کر رہے ہیں۔ مدینۃ الحکمت آج کی آواز بھی ہے اور کل کی حقیقت بھی، جب دنیا اعتراف کرے گی کہ سرزمینِ پاکستان پر ایک شہرِ علم و حکمت نے وجود حاصل کیا ہے جو ایک علمی و عالمی حیثیت رکھتا ہے۔ اور جسے اہلِ پاکستان نے بنایا ہے۔

رُوحِ پاکستان۔ رُوح افزا

راحتِ جان **رُوح افزا** مشروبِ مشرق ہمدرد

مدینۃ الحکمۃ تعلیم، سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ

Adcns-HPA-3/94

INTERNATIONAL CONSPIRACY OF QADIANI DOMINATION IN PAKISTAN

Is Govt. of Pakistan a party to this plan?

An Analysis in introspection

* USA is exercising pressure on Pakistan to withdraw legal and constitutional measures relating to Qadianis.

* Mirza Tahir Ahmed, head of Qadianis, invited the Indian High Commissioner to a Qadiani congregation in London and, in his presence, engineered slogans of "Long Live Bharat."

* Doctor Abdus Salam, Qadiani Scientist, has announced to hold an International Science Convention in Pakistan to undermine Pakistan's peaceful Atomic Energy project.

* Despite the declaration made by Pakistan Govt., that it would include a column of religion in Identity Cards, it stopped enforcement of its decision.

* Four Qadianis have been inducted as Ambassadors in important countries including Japan.

* Under cover of the proposed annulment of the Eight Amendment to Pakistan Constitution, secular lobbies have sprung into action to do away with the Presidential Ordinance, called the Anti-Islamic Activities of Qadianis (Prohibitions and Punishments) Ordinance of 1984.

* Qadianis have spread a net of International telecasts through dish antennae to misguide simple Musalmans.

IN VIEW OF THE ABOVE FACTS WHAT IS YOUR RESPONSIBILITY?

Seriously think over and do your soul-searching but before arriving at a decision do measure up the blood-shot sacrifices of those inviolable men of honour who underwent toil and tribulations for a century to uphold the cause of final Prophethood for the benefit of Muslim Ummah.

BEWARE, May not shame and disgrace permeate through us on Doomsday Course before the haloed audience of Janab Khatmul Mursaleen Muhammad-ur-Rasool Allah (Sall Allaho alaihe wasallam). KMS.

GOD FORBID *GOD FORBID* *GOD FORBID*

FROM: Central Body Majlis-e-Amal, Tahaffuz-e-Khatme Nubuwwat, Pakistan, Huzoori Bagh Road, Multan: Phone: 40978.

K.M. SALIM
RAWALPINDI

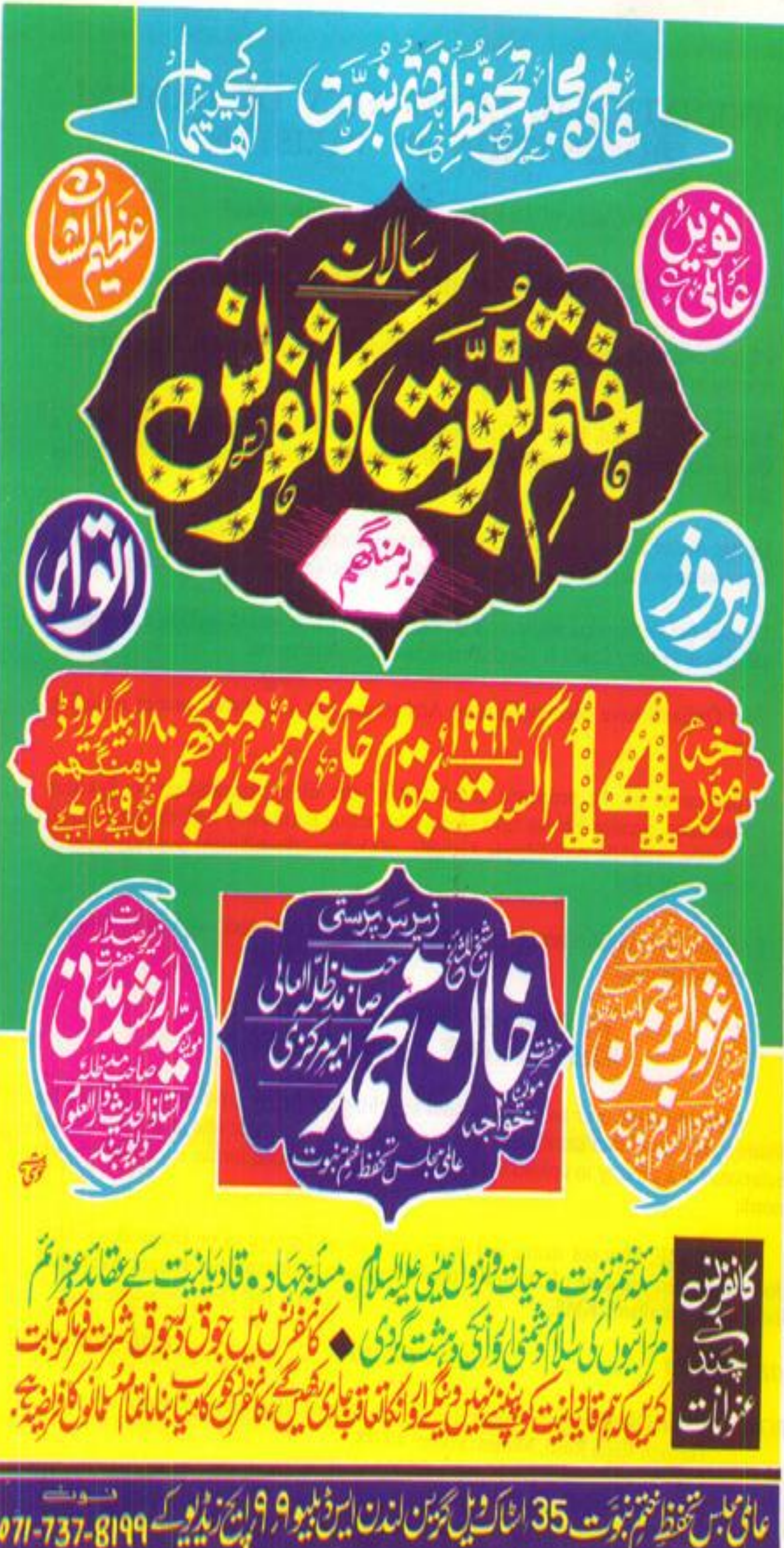

KHAT ME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160